هو الکریم

مقالات سعدی

یعنے

گلستان کے ان فقرات اور اشعار کا مجموعہ

جو بطور ضرب المثل زبان زد عام اور واجب العمل ہیں



مرتبہ

ہنمنت راو راجیشور راو

مددگار خزانہ عامرہ

مطبوعہ

عثمان شاہی اسٹیم پریس شاخ محبوب شاہی گورنمنٹ پریس

۱۳۳۳ھ

هو الکریم



مقالات سعدی

یعنے

گلستان کے اُن فقرات و اشعار کا مجموعہ

جو بطور ضرب المثل زبان زدِ عام اور واجب العمل ہیں

مرتبہ

ہنمنت راؤ راجیشر راؤ

مددگار خزانہ عامرہ

مطبوعہ

عثمان شاہی اسٹیم پریس شاخ محبوب شاہی گورنمنٹ پرنٹرس

سنہ ۱۳۳۳ھ

(نمبر طبع ۸۱)

EXCELSIOR PRESS SECUNDERABAD.

قیمت علاوہ محصول ڈاک ...... جملہ حقوق محفوظ ...... عاصم عثمانیہ

فہرست مضامین



حامداً و مصلیاً و مسلماً

تاریخ اس کی شاہد ہے کہ خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ سے سلطان محمود غزنوی کے وقت تک قوانین اور دفاتر و امثلہ و مناشیر عربی میں لکھے جاتے تھے اُس کے بعد عمید الملک ابو نصر وزیر الپ ارسلان بن چغر بیگ سلجوقی کے حکم سے کل احکام و امثلہ وغیرہ فارسی میں تحریر ہونے لگے جب سلاطین اسلام نے ہندوستان کو فتح کیا تو تا قیام حکومتِ شاہان اسلامیہ اور اُس کے بعد تیرھویں صدی ہجری کے آخر تک یہاں بھی فارسی زبان ہی کل دفاتر سرکاری میں مروج رہی ہے۔

قاعدہ کی بات ہے کہ جس زبان کو بادشاہ وقت کی سرپرستی حاصل ہوتی ہے عام لوگ بھی خواہ ملازمت کی ضرورت یا کاروبار کی مجبوری یا طبعی شوق سے اُسی زبان کی تحصیل کے طرف متوجہ رہا کرتے ہیں اسی بنا پر تخمیناً تیس بتیس سال پیشتر تک اس ریاست حیدرآباد دکن میں بہت کم لوگ ایسے پائے جاتے تھے جو فارسی پڑھے ہوئے نہوں یا جنکو تحصیل زبان فارسی کا شوق نہ رہا ہو کیونکہ اس زمانہ میں یہاں کی

دفتر ایسا نہ تھا جس میں کوئی خدمت خواہ وہ کسی حیثیت کی کیوں نہ ہو بدون فارسی جاننے کے مل سکتی ہو۔ تجارت پیشہ لوگوں کو بھی حسب ضرورت فارسی کے سیاق و سباق سے واقف ہونا ضروری ہوا کرتا تھا۔ حتیٰ کہ کل خانگی خط و کتابت بھی اکثر فارسی ہی میں ہوا کرتی تھی اگر کوئی شخص اپنی ملکی زبان میں کوئی خط وغیرہ لکھتا بھی تھا تو اس میں اکثر الفاظ فارسی ہی کے مستعمل ہوا کرتے تھے۔ غرض جبتک کہ یہاں کی دفتری زبان فارسی رہی ہر ادنےٰ و اعلےٰ شخص فارسی کے چند ابتدائی درسی کتابوں کے ختم کرنے کے بعد حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ کی گلستاں و بوستاں کو بھی تبرکاً یا علمی استعداد بڑھانے کی غرض سے ضرور پڑھا کرتا تھا اور اس میں جو نصائح اور اقوال لکھے گئے ہیں انکو ازبر کرکے موقع بموقع اپنی تحریر و تقریریں ان سے کام لیا کرتا تھا۔

۱۳۰۱ ہجری میں جب سے کہ دفاتر سرکاری کی زبان ہمکا اردو قرار دیگئی عام طور پر تحصیل فارسی کا شوق روز بروز کم ہو جانے سے اب اُسکی حالت یہ ہوگئی ہے کہ فارسی کلام کی خوبیوں کو جاننا اور اُس میں خط و کتابت کرنا تو کجا فارسی عبارت کا پڑھنا تک دشوار ہوگیا اور نتیجہ اس کا یہ دیکھا جا رہا ہے کہ فارسی کا مذاق باقی نرہنے سے یہاں کے لکھے پڑھے لوگوں نے اپنی تحریر و تقریریں بالعموم علمار مغرب و مشرق کے اقوال کا ترجمہ پیش کرنا شروع کردیا ہے لیکن اس سے اُن میں وہ اثر پیدا نہیں ہو سکتا جو مصنف کے اصل قول میں ہوا کرتا ہے خواہ کتنا ہی اچھا اور باقاعدہ ترجمہ کیوں نہ ہو۔

اس حالت کو دیکھکر میرے دل میں تحریک پیدا ہوی کہ جو لوگ کہ شیخ کا کلام اپنی تحریر و تقریریں لانے کا شوق رکھتے ہیں یا اُن پر عمل کرکے اپنے اخلاق کی

اصلاح کرنی چاہتی ہیں ان کیلئے ایک مجموعہ شیخ کے اقوال کا مرتب کروں جس کے مطالعہ سے وہ اپنا شوق پورا کر سکیں اور ہر ایک قول کا مطلب و ماحصل بھی اردو میں بیان کر دوں تاکہ اس کے پڑھنے کے بعد فارسی کلام کے تحصیل کی تحریک انہیں پیدا ہو۔ الحمد اللہ کہ میرے اس دلی خیال کو کچھ عرصہ کی محنت اور کوشش کے بعد کتاب کی صورت میں ظاہر ہونے کا موقع ملا۔

یہ کتاب درحقیقت گلستاں کے اُن اقوال کا مجموعہ ہے جو از قسم نصائح یا ضرب الامثال ہیں اور اکثر تقریر و تحریر میں ہمیشہ کار آمد ہوتے ہیں۔ ہر انسان کو چاہئے کہ ان نصائح پر ہر روز غور کرے۔ اُن پر کاربند رہے۔ اپنی زندگی کو بہتر کرنے کیلئے ہر قسم کے افعال کے نتائج کو نظر میں رکھے۔ بزرگوں کے مقولوں اور نصائح کی تلاش میں رہے۔ جب کوئی بات سمجھائی جائے تو یہ کہکر نہ ٹالدے کہ ہم تو اس سے واقف ہیں اس لئے تو واقف تو صدہا باتوں سے ہیں مگر ان سے فائدہ اٹھانا نہیں جانتے اس قسم کے لوگوں پر (چارپایہ بروکتابے چند) کی مثل صادق آتی ہے۔

اس غرض سے کہ مطلوبہ قول کے ملنے میں وقت نہ ہو ایک بالواری فہرست بھی بہ نسبت نشان قول وصفحہ حروف تہجی کے ترتیب سے اصل اقوال کے شروع میں لگا دیگئی ہے۔

اس میں کلام نہیں کہ شیخ سعدی کے نام نامی سے ہر فارسی داں واقف ہے مگر بہت کم لوگ ہونگے جو انکی زندگی کے عام حالات سے بھی آگاہ ہوں اس لئے شیخ کی ایک مختصر سوانح عمری کتب ذیل سے ماخوذ کر کے مع تصویر اس کے ساتھ شامل کر دیگئی ہے۔

(۱) حیات سعدی مولفہ مولوی الطاف حسین صاحب حالی مرحوم۔

(۲) سوانح عمری شیخ سعدی مولفہ مرزا حیرت دہلوی۔

(۳) انسائیکلوپیڈیا بڑٹانیکا۔

(۴) انگریزی ترجمۂ گلستان مترجمۂ جیمس راس صاحب۔

جب یہ کتاب مرتب ہوچکی اور اوس کو مولوی محمد عبدالجبار خاں صاحب صدر مدرس مدرسۂ اعزہ نے ملاحظہ فرمایا تو مولوی صاحب ممدوح کی یہ رائے ہوئی کہ شیخ نے گلستان کو آٹھ ابواب پر ہی کیوں حصر کیا اور ہر ایک باب کے حکایتوں میں ایک دوسرے کے ساتھ کیا ربط و تعلق ہے اس کا ذکر بھی دیباچہ کتاب کے بعد کردیا جائے کیونکہ عموماً یہاں کے لوگ ان خوبیوں سے واقف نہیں ہیں اور اس کے متعلق ایک مضمون بھی عنایت فرمایا جو مولوی محمد حسین صاحب انصاری کے طبع کرائی ہوئی کتاب گلستاں طبع اول میں چھپا تھا۔ لہذا صاحب موصوف کے اُس عنایتی اور قابل قدر فارسی مضمون کا خلاصہ شکریہ کے ساتھ اس کے بعد درج کردیا جاتا ہے۔

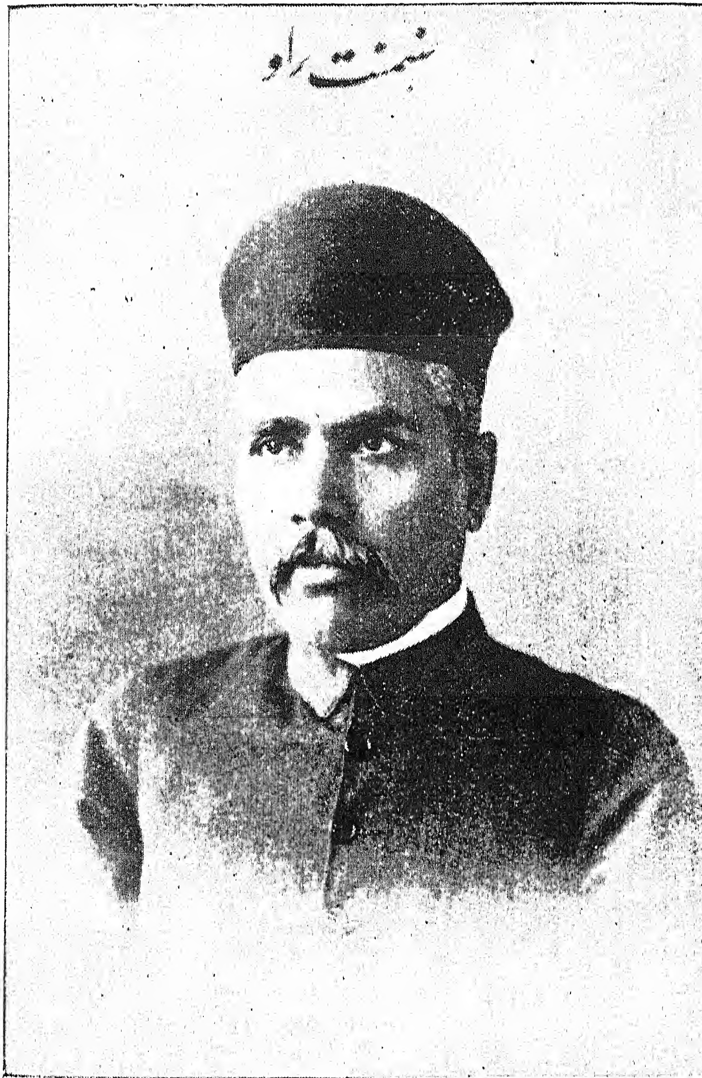
میں جناب مولوی سید کاظم حسین صاحب شیفتہ کنتوری کا تہ دل سے مشکور ہوں جنھوں نے ترجمہ و ماحصل اقوال و سوانح عمری کی اصلاح و نظر ثانی کرنے میں اپنا گرانمایہ وقت صرف فرمایا اور قیمتی مدد دی۔

اس کتاب میں کسی قسم کی غلطی یا کوئی سقم پایا جائے تو معزز ناظرین سے امید ہے کہ معاف فرمائینگے۔ غرہ رجب ۱۳۳۳ھ ہجری

ہمنت راو

(حیدرآباد دکن)

ہمنت


نبنت راو

خلاصۂ مضمون

وجہ حصر کتابِ گلستاں بر ہشت باب

(۱) گلستاں کی کتاب علم اخلاق میں لکھی گئی ہے۔ اور اخلاق سے مراد ہے خصائل حمیدہ کا حاصل کرنا اور رذائل ناپسندیدہ سے باز رہنا۔ جن کا حُسن وقبح شرعاً وطبعاً ہے۔ لہٰذا شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے اس کتاب کو تین حصّوں میں (یعنے۔ دیباچہ۔ آٹھ باب۔ خاتمہ) پر منقسم کیا۔ تین حصّوں پر حصر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں جو مضامین لکھے گئے ہیں وہ یا تو مقدمات ہیں یا مضامین مقصود بالذات یا ذکر کتاب وطلب دعا۔

(الف) مقدمات کا ذکر مضامین مقصود بالذات پر مقدم ہوتا ہے اس لئے مصنف نے ان کا ذکر دیباچہ میں کیا۔

(ب) مضامین مقصود بالذات کا بیان ملحقات کتاب اور طلب دعا سے پیشتر ہوا کرتا ہے اس لئے ان کو دیباچہ کے بعد لکھا۔

(ج) ملحقات کتاب اور طلب دعا کا ذکر آخر پر لکھا جاتا ہے اس لئے اُن کو مضامین مقصود بالذات کے بعد خاتمہ میں درج کیا۔

(یہ تو مضامین کتاب کی عام تقسیم ہوئی اب یہ بتلایا جاتا ہے کہ مضامین حصّہ دوم یعنی مقصود بالذات کو آٹھ ابواب پر حصر کرنے کی وجہ کیا ہے)

(۲) اخلاق دو حال سے خالی نہ ہونگے یعنے وہ یا تو شخص واحد سے متعلق ہونگے یا جماعت متعدد سے

جبتک شخص واحد اپنے کو اخلاق حسنہ سے درست نہ کرے وہ جماعت کو مہذب نہیں کرسکتا اس لئے شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے بمقتضائے مناسبت نصائح متعلق بہ جماعت متعددہ کو شروع کے ساتوان ابواب کے بعد (جن میں اخلاق متعلق بہ شخص واحد سے بحث کی گئی ہے) باب ہشتم میں بیان کیا جو اداب صحبت و موعظت و حکمت پر شامل ہے۔

(۳) اخلاق متعلق بہ شخص واحد میں جو مواعظ و نصائح بیان کئے گئے ہیں وہ دو قسم پر منقسم ہیں۔ ایک متعلق بہ ذات خود۔ دوسرے متعلق بہ ذات دیگراں۔ جو اخلاق کہ دوسروں کے واسطے ہیں اُن کو اوائل کے چھ باب کے بعد باب ہفتم میں بیان کیا۔ اس لئے کہ تا وقتیکہ خود کوئی شخص اخلاق درست نہو وہ دوسروں کو کیا تعلیم دے سکیگا۔

(۴) اخلاق متعلق بہ شخص واحد جو ذات کے لئے ہیں وہ یا تو مقید بہ سن ہونگے یا بلا قید سن۔

(۵) جو اخلاق کہ مقید بہ سن ہیں اس کو دو زمانوں پر منقسم کیا۔ ایک بہ سن شباب دوسرے بہ سن پیری وضعیفی۔ اس لئے کہ سن طفلی زمانۂ لہو ولعب ہوتا ہے اور چنداں قابل تخلق نہیں ہوتا۔ اور اخلاق متعلق بہ سن شباب کو باب پنجم میں بیان کیا اور اخلاق متعلق بہ سن پیری وضعیفی کو باب ششم میں۔ اس وجہ سے کہ سن شباب مقدم ہوتا ہے سن پیری وضعیفی پر۔ اور یہ دونوں باب (یعنے باب پنجم و ششم) اس لحاظ سے ابواب متعلق بہ اخلاق بلا قید سن کے بعد رکھے گئے ہیں کہ مطلق عام مقدم ہوتا ہے مقید خاص پر۔

(۶) جو اخلاق کہ متعلق بلا قید سن (یعنی وہ مواعظ و نصائح جو مطلقاً شخص واحد سے متعلق ہیں یعنی کسی خاص عمر کے شخص کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں) وہ عام ہیں سلاطین ومساکین دونوں کے لئے یا دونوں میں کسی خاص ایک طبقہ سلاطین یا مساکین کے لئے۔

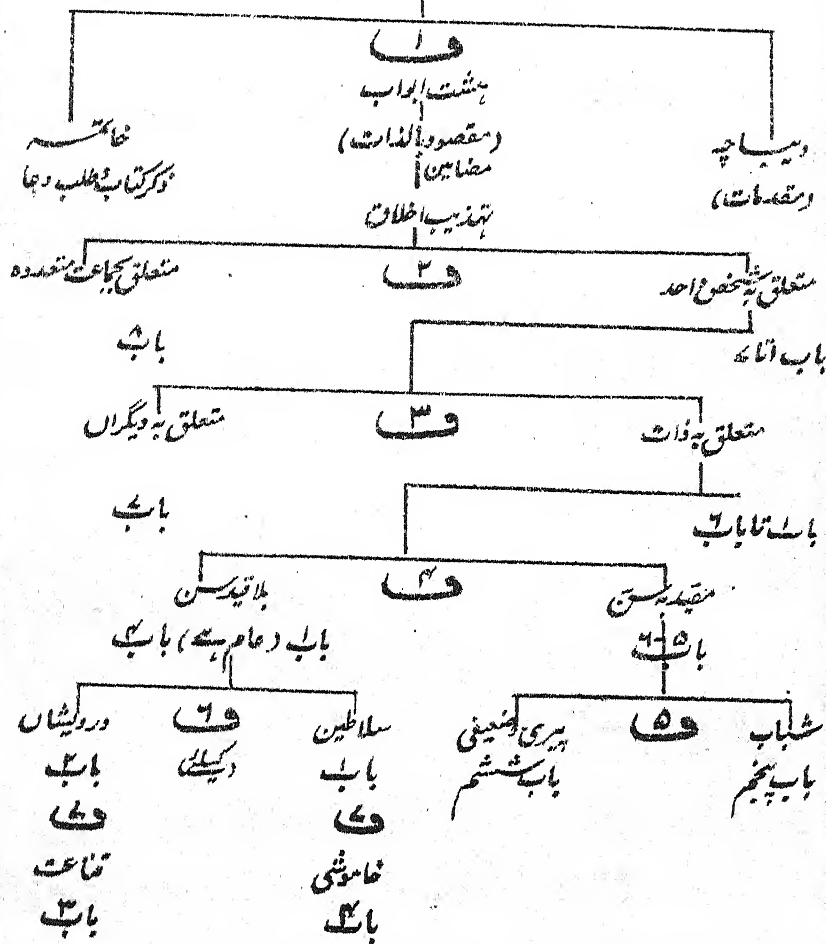
بہترین اخلاق وہ ہیں جو خواہش وارادات نفسانی سے ہوں یا خاص عضو لسانی سے اور

ان دونوں کی (یعنے نفسانی ولسانی کی) تہذیب اہم ہے اس لئے اخلاق نفسانی کو باب سوم میں اور اخلاق لسانی کو باب چہارم میں بیان کیا۔ کیونکہ تہذیب نفس مقدم ہے تہذیب زبان پر۔ قطع نظر اس کے چونکہ قناعت وخاموشی ہر ایک فرع ہے تخلق بہ اخلاق درویشاں۔ درویشوں کے لئے اور تخلق بہ اختیار سیرت بادشاہاں۔ بادشاہوں کے لئے لہذا باب سوم در قناعت اور باب چہارم در خاموشی۔ ان دونوں ابواب کو ترتیباً باب اول ودوم کے بعد رکھا ہے۔

(۷) جو اخلاق کہ مقید بہ حسن نہیں ہیں اور خاص سلاطین یا مساکین کے لئے ہیں ان کو بالترتیب باب اول ودوم میں ذکر کیا اور ان میں بھی چونکہ سلاطین کی صلاح ودرستی درحقیقت تمام عالم کی صلاح وبہتری ہے اس لئے باب اول کو باب دوم پر مقدم کرنا مناسب سمجھا اور سب سے پہلے باب اول کو رکھا جو متعلق ہے بادشاہوں کی سیرت سے۔

نوٹ

اس شجرہ میں یہ بتلایا گیا ہے کہ گلستان کے مضامین کی تقسیم و ترتیب کس طرح کی گئی ہے۔ ناظرین اس تقسیم مضامین پر خوب غور کریں اور فقرات حوالہ کے ساتھ مطابقت کرلیں تاکہ مضمون کے مطالب جلد اور بہ آسانی معلوم ہوجائیں۔



روابطِ حکایات

باب اوّل

در سیرتِ بادشاہان

(سیرت سے یہاں بادشاہوں کے خصائل عادات حالات اور طریقے مراد ہیں)

حکایت اوّل۔ بادشاہے راشنیدم کہ بکشتن اسیرے اشارت کرد۔ الخ

ماحصل اس حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہوں کے اخلاق میں سب سے اہم اور اصل اخلاق یہ ہے کہ وہ رعایا کے بیہودہ باتوں پر نظر نہ ڈالیں اور ان کے واہی تباہی باتوں سے چشم پوشی کیا کریں۔ چونکہ کلمات نازیبا سے چشم پوشی کرنا اسوقت تک ممکن نہیں جب تک کہ موت کا خیال ہر لحظہ اور ہر آن نہ رہے اس لئے حکایت (۲) سلطان محمود۔ کو اس کا ضمیمہ بنایا تاکہ وہ اس بات کو سمجھ لیں کہ خاص بادشاہوں کے لئے سب سے عمدہ عبادت یہ ہے کہ وہ موت کو اپنے دل سے نہ بھولیں۔ اس باب میں اس حکایت کو لانے کی وجہ یہی ہے۔

حکایت (۲) یکے از ملوک خراسان سلطان محمود سبکتگین را بخواب دید۔ الخ

اس کے ربط کا ذکر حکایت اول میں آگیا ہے۔

حکایت (۳) ملک زادہ را شنیدم کہ کوتاہ بود و حقیر۔ الخ

اس حکایت میں عجیب و غریب نصائح مضمر ہیں مگر اس کا تعلق عنوان باب کے ساتھ اس طرح پر ہے کہ بادشاہوں کے جملہ خصلتوں میں سے ایک خصلت یہ ہونی چاہئے کہ

وہ کسی کو محض اس وجہ سے بنگاہ نفرت نہ دیکھیں کہ اُس کا جسم چھوٹا سا ہے یا وہ ضعیف ہے۔ اس لئے کہ معلوم نہیں کہ کس شخص میں کیا جوہر ہے۔ اسی مناسبت سے حکایت (۴) طائفہ دزدان عرب کو اس کے بعد بیان کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ دشمنوں کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں جیسا کہ وزیر سے بادشاہ نے فرمایا اور وزیر نے اس پر عمل نہ کرنے سے نقصان اٹھایا

حکایت (۴) طائفہ دزدانِ عرب بر سر کوہے نشستہ بود۔ الخ

اس حکایت کا تعلق اس سے پہلی کی حکایت کے ساتھ کیا ہے اور یہ حکایت کیوں اس باب میں لائی گئی ہے وہ حکایت سابقہ کی کیفیت سے ظاہر ہو چکی۔

حکایت (۵) سرہنگ زادہ را دیدم بر در سرائے اغلمش کہ عقل و کیاست۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے اس بات کی طرف اشارہ کرنا منظور ہے کہ بادشاہوں کو نہ چاہئے کہ اگر کوئی شخص کسی کے نسبت کسی کام میں خیانت کرنے کی شکایت کرے تو معًا غضب میں آجائیں اور اس کو ذلیل و معزول کر دیں بلکہ پوری پوری تحقیقات کر کے اس کی اصلیت کو دریافت کیا کریں جیسا کہ اس حکایت میں بادشاہ نے بعد دریافت حقیقت و ثبوت لغویت پوچھا کہ اس کے ساتھ تیری عداوت رکھنے کی وجہ کیا ہے۔ الخ۔ حکایت سابق کے ساتھ اس حکایت کا تعلق ہونے کی وجہ مشترک ہے۔ دونوں اپنے ہمجنس بیگناہ کے مارنے میں ساعی رہے مگر پہلے فتح پائے اور بعد میں ذلیل و بے عزت ہوئے۔

حکایت (۶) یکے از ملوک عجم حکایت کنند کہ دست تطاول بمال رعیت دراز کردہ بود۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے کی وجہ یہ ہے کہ سب سے بدتر خصلت ظلم ہے جس سے دنیا میں تو سلطنت ہاتھ سے نکل جاتی ہے اور آخرت میں اپنے گناہوں کی سزا بھگتنی پڑتی ہے۔ اس حکایت کا تعلق حکایت سابقہ کے ساتھ اس طرح پر ہے کہ دشمن ایسے شخص پر غالب نہیں آسکتا جس کا دامن

فریب اور ظلم سے صاف ہو اور جس شخص کا ہاتھ ظلم کے خس وخاشاک سے آلودہ ہو اس کی حمایت کرنے پر کوئی شخص آمادہ نہیں ہوتا۔

حکایت (۷) بادشاہے با غلامے عجمی در کشتی نشستہ وغلام دیگر دریا را ندیدہ بود۔ الخ

اس حکایت کی ایراد اس طرح پر ہے کہ بادشاہوں کا مزاج بہت نازک ہوا کرتا ہے اور ہر شخص ان کے مصاحبت کے لائق نہیں ہوتا اس لئے غلام نے دیکھا جو کچھ کہ دیکھا۔ اس کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ اس طریق پر ہے کہ آدمی کو چاہئے کہ زمانہ حالت سلامتی میں راحت و عافیت کی قدر کرے اور اس حالت میں نعمت حقیقی کے بخشنے والے کا شکر بجالائے۔ دیکھو۔ اگر بادشاہ عجم اپنے ملک و مال کی قدر جانتا ظلم نہ کرتا اور شکر خدا بجالاتا تو کیوں اس کا ملک دوسروں کے ہاتھ جاتا۔ اسی طرح اگر غلام کشتی کی قدر جانتا اور بیہودہ شور و غل نہ مچاتا تو دریا میں ڈوبنے کی تکلیف کیوں اٹھاتا اور کیوں موجوں کے طپانچے کھاتا۔

حکایت (۸) یکے از ملوک عجم رنجور بود در حالت پیری و امید زندگانی قطع کردہ۔ الخ

اس حکایت کی ایراد اس بات پر ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ ملک و مال اور قلعہ جات کے فتح پر غرور نہ کریں اور نازک مزاجی سے کام نہ لیں کیونکہ حاکم مرگ سامنے اور داعی اجل پیچھے ہے پس اس بیان سے اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ بھی ظاہر ہے۔

حکایت (۹) ہرمز را گفتند کہ از وزیران پدر چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی۔ الخ

ماحصل اس حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ احتیاط اور عاقبت اندیشی کو اپنا شیوہ بنائیں اور حکماء کے قول پر کاربند رہیں۔ ظاہرا اس کا تعلق حکایت سابقہ کے ساتھ یہ ہے کہ سلطنت کے اہلکاران سابق پر اعتماد نہ کرے۔ پس جو خوشخبری سنائی گئی تھی کہ جملہ سپاہ اور رعیت اُس کی مطیع اور فرماں بردار ہو گئی ہے ان کی اطاعت قابل اعتماد نہیں ہے۔

جیسا کہ ہرمز نے اپنے باپ کے وزیروں کی اطاعت پر اعتماد نہیں کیا۔

حکایت (۱۰، ۱۱) بربالین تربت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام معتکف بودم در جامع دمشق۔ الخ

یہ اور اس کے بعد کے ہر دو حکایت (۱۱ و ۱۲) کو اس باب میں لانے کی وجہ یہ ہے کہ دعا کا مقبول ہونا مظالم کے منحصر ہے مظالم کے رفع کرنے پر۔ پس جبتک کہ سلاطین مظالم کے رفع کرنے پر ہمت نہ باندھیں مقبولیت دعا کے متوقع نہوں کیونکہ دعائے خیر۔ ظالموں کے حق میں موت ہوتی ہے۔ چاروں حکایتوں کا اشتراک اخیر بیت کے اس مضمون سے ظاہر ہے کہ (تو کز محنت دیگراں بیغمی)

حکایت (۱۳) یکے را از ملوک شنیدم کہ شبے در عشرت روز کردہ بود۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ فقیروں کے مانگنے پر بددل نہوں اور انکو سختی کے ساتھ نہ نکالدیں۔ کیونکہ بادشاہ مثل چشمۂ شیریں کے ہے جہاں چیونٹیاں اور چڑیاں وغیرہ جمع ہوا کرتے ہیں۔

حکایت سابق کے ساتھ اس حکایت کا ربط اس طرح پر ہے کہ وہ ظلم کے بیان میں ہے اور فقیر کو نکلوا دینا بھی ایک قسم کا ظلم ہے۔

حکایت (۱۴) یکے از بادشاہان پیشیں در رعایت مملکت سستی کردے۔ الخ

اس حکایت میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ بادشاہوں کو امور مملکت میں رعایت کرنا اور فوج کو روپیہ سے مدد دینا واجب ہے۔ ورنہ بوقت ضرورت غنیم سے مقابلہ نہ کرے گی اور اس سے شکست فاحش اٹھانی پڑیگی۔ اور سپاہ و رعیت کو اپنے رد بروسے بہ قہر و غضب نہ نکالدیں اور آپ عیش و عشرت میں مشغول نہ رہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ کیا ہے۔

حکایت (۱۵) یکے از وزرا معزول شدہ بحلقہ درویشاں آمد۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انتظام امور مملکت میں مشغول رہنے سے ہمیشہ خدا کی یاد کرتے ہوئے گوشہ عافیت میں بیٹھنا بہتر ہے کیونکہ رعایا کی خبرگیری نہ کرنے اور ان کو پیسہ نہ دینے کے سبب سے سلاطین اور وزرا ہمیشہ مورد طعن و تشنیع رہا کرتے ہیں۔ پس جس شخص نے گوشہ نشینی اختیار کرلی اس نے حرف گیروں کے زبان وقلم سے نجات پائی۔ اس تقریر سے اس حکایت کا تعلق حکایت سابقہ کے ساتھ کیا ہے ظاہر ہے۔

حکایت (۱۶) سیاہ گوش را گفتند کہ ترا ملازمت شیر بچہ وجہ اختیار افتاد

اس حکایت کا خلاصہ اس کے اخیر فقرات میں ہے۔ یعنی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بادشاہ (جیسا کہ اس حکایت میں لکھا ہے) خلعت عنایت کرتے ہیں۔ یہ اور اس کے بعد کے حکایت کو اس باب میں لانے سے دوسروں کو اس امر کی نصیحت کرنا مدنظر ہے کہ بادشاہوں کی تلون مزاجی سے ڈرتے رہیں اور ان کی قربت اختیار نہ کریں کیونکہ معلوم نہیں کس وقت سر کٹ جائیگا۔ یہی وجہ ہے کہ وزیر نے (جس کا ذکر حکایت سابق میں ہوا) معزولی کے بعد بخیال تلون مزاجی بادشاہ۔ عہدۂ وزارت کے قبول کرنے سے انکار کیا اور رفیق مصنف (جس کا ذکر بعد میں آئے گا) جب امرا و سلاطین کا تقرب اختیار کیا تو ان کی تلون مزاجی سے نقصان اٹھایا۔ حکایت سابق کے ساتھ اس کا تعلق یہی ہے۔

حکایت (۱۷) یکے از رفیقاں شکایت روزگار نامساعد بنزد من آورد

یہ حکایت اس باب میں کیوں لائی گئی اور اس کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ کیا ہے اس کی وجہ سابق میں بیان کیگئی۔

حکایت (۱۸) تنی چند از روندگان در صحبت من بودند۔

اس حکایت کو اس باب میں بیان کرنے کی وجہ (در سیر وزیر و سلطان) الخ۔
اس قطعہ کے مطلب سے ظاہر ہے اور حکایت سابق کے ساتھ اس کا ربط اس طرح
پر ہے کہ دونوں کو بارگاہ امارت میں پہونچانے کے باعث شیخ سعدی تھے۔

حکایت (۱۹) ملک زادہ گنج فراوان داشت از پدر میراث یافت۔

اس حکایت کو اس باب میں لانے کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ سخاوت
اور بخشش کیا کریں نہ کہ جو کچھ ملے اس کو جمع کریں اور کسی کو نہ دیں اور دوسروں کے لئے چھوڑ جائیں
غریبوں کو فیض نہ پہونچانا ایک بری خصلت ہے جیسا کہ ایک بزرگ کے حال سے معلوم
ہوا ہوگا جس نے غریبوں کے ساتھ سخاوت کرنے سے ہاتھ روک لیا تھا۔ اس بیان سے
اس کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ ظاہر ہوا۔

حکایت (۲۰) آوردہ اند کہ نوشیروان عادل را در شکارگاہے صید کباب کردند

اس میں اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ بادشاہوں کو معمولی تھوڑے سے ظلم سے بھی احتراز
کرنا چاہئے اس لئے کہ مال بیت المال مستحقین کا حق ہوتا ہے اس کو جمع کرکے آپ خزانہ کا
سانپ نہ بنے جیسا کہ ملک زادہ نے کیا بلکہ مستحقین کو دیا کریں کیونکہ مستحقین کو نہ دینا
بھی ایک قسم کا ظلم ہے۔ اس سے اس حکایت کا ربط بھی حکایت سابق کے ساتھ ظاہر ہوا۔

حکایت (۲۱) عاملے را شنیدم کہ خانہ رعیت خراب کردے۔

خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ جو شخص کہ بادشاہوں کی خوشنودی و خیر خواہی کیلئے
خلائق کی دل آزاری کو جائز رکھتا ہے وہ اس کا ثمرہ بہت برا دیکھتا ہے۔ کیونکہ ظلم کا ثمرہ

بہت ہی بدہوا کرتا ہے اسی لئے نوشیرواں نے اُسے منع کیا اگرچہ ظلم تھوڑا ہی کیوں نہو۔ اس بیان سے اس حکایت کا ربط حکایت سابق سے ظاہر ہوا۔

حکایت (۲۲) مردم آزاری حکایت کنند کہ سنگے بر سر صالح زد۔ الخ

خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ اہلکاروں کو چاہئے کہ بادشاہوں کے دئے ہوئے خدمات اور حکومت پر مغرور ہوکر مردم آزاری اختیار نہ کریں اس لئے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ زمانہ ایکساں نہیں رہتا۔ جب وہ بادشاہوں کے عتاب میں معتوب اور خدمات سے معزول ہو جاتے ہیں تو ظلم رسیدہ لوگ اپنا بدلہ لیتے ہیں اور بہت ہی رسوا کرتے ہیں۔ دونوں حکایتوں کا ربط ظلم اور ظالم کے ذکر سے ہے۔

حکایت (۲۳) یکے را از ملوک مرضے ہائل بود۔ الخ

حاصل اس حکایت کا یہ ہے کہ اپنی سلامتی کے لئے دوسروں پر ظلم نہ کرنا چاہئے اور یہی امر باعث سلامتی کا ہے کیونکہ ظلم کرنے سے کبھی کسی قسم کا فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ حکایات سابقہ سے ظلم کرنے کا حال ظاہر ہے۔

حکایت (۲۴) یکے از بندگان عمرو لیث گریختہ بود۔ الخ

خلاصہ اس کا یہ ہے کہ دوسروں پر ظلم کرنے کو جائز رکھنا آخر پر ندامت اٹھانا ہے اسی لئے بادشاہ مریض نے دوسرے پر ظلم کرنا جائز نہیں رکھا۔ اس بیان سے دو حکایتوں میں باہم ربط ظاہر ہوا۔

حکایت (۲۵) ملک زوزن را خواجہ بود کریم النفس۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے کی وجہ اس بات سے ظاہر ہے کہ وعدہ کا ایفاء اور حقوق

سابق کی محافظت کرنا خاصکر بادشاہوں کے حضور میں ایک شیوۂ پسندیدہ اور خصلت حمیدہ ہے کیونکہ بادشاہوں کے مہربانی میں اکثر لوگوں کی بہتری ہوتی ہے اور ان کے غضب میں عالم کی تباہی۔ اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ رضا وتسلیم میں ہے جن کا ذکر دونوں حکایتوں میں ہوا ہے۔

حکایت (۲۶) یکے را از ملوک عرب شنیدم کہ با متعلقان میگفت۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے مطلب یہ ہے کہ ہوشیار آدمی کو چاہئے کہ لوگوں کے باہمی معاملات سے خصوصًا ایسے اُمور سے جو بادشاہوں سے (کہ ظل اللہ کہلاتے ہیں) متعلق ہیں ان کو خدا کے طرف منسوب کرے اور ان کارخانوں کو مجاز محض سمجھے۔ اتنے ہی پر حصر نہ کرے بلکہ جسطرح کہ سلاطین بہت سے خدمات کے بجالانے سے خوش ہوکر اپنے ملازموں کو سرفراز کرتے ہیں اسی طرح اللہ تعالےٰ بھی اپنے بندوں کو ان کی اطاعت سے راضی اور خوش ہوکر بڑے بڑے رتبوں پر پہونچاتا ہے۔ اس حکایت کا تعلق حکایت سابقہ کے ساتھ ظاہر ہے کہ بادشاہ نے اُس قیدی کے حُسن عقیدت سے خوش ہوکر اس کو قید سے رہا کردیا۔

حکایت (۲۷) ظالمے را حکایت کنند کہ ہیزم درویشاں خریدے۔ الخ

ظاہر ہے کہ یہ ظالم کوئی امیر تھا نہ بادشاہ۔ اس لئے کہ لکڑیاں خریدتا اور اُن کو مالداروں کے ہاتھ فروخت کرتا۔ اور یہ امر بادشاہوں کے شان سے بعید معلوم ہوتا ہے۔ پس اس حکایت کو اس باب میں (جو بادشاہوں کے خصلت سے متعلق ہے) لانے کی وجہ وہ لطیفہ ہے جو اس حکایت کے آخر میں ہے یعنی (بر تاج کیخسرو نوشتہ بود) اور اس صورت میں حکایت اور لطیفہ کا ماحصل یہ ہوگا کہ بادشاہوں کو مال وملک دنیا پر غرور نہ کرنا چاہیے

کیونکہ موت ہر ایک کے لئے درپیش ہے اور نہ ظلم کرنا چاہئے ۔ اور اہل خدمات کے ساتھ احسان وحسن سلوک سے اغماض نہیں کرنا چاہیئے اس لئے کہ یہی باتیں باعث بقائے سلطنت ہیں ورنہ دنیا کے مال و دولت کا کچھ اعتبار نہیں ۔ پس اس مضمون سے اس حکایت کا تعلق حکایت سابقہ سے ظاہر ہوا ۔

حکایت (۲۸) یکے در صنعت کشتی گرفتن سر آمدہ بود ۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے اس بات کی تنبیہ کرنا مقصود ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ شیخی بگھارنے والوں اور بیہودہ بکنے والوں کو سزا دیں تاکہ وہ لوگ دروغ گوئی وبیہودہ سرائی کرنا چھوڑ دیں ۔ چونکہ پند ونصیحت کرنا صاحبدلوں کا کام ہے لہذا جو تاریک دل اور ظالم شخص کہ صاحبدلوں کے نصیحت کو نہیں سنتا آخر وہ بستر نرم سے خاکستر گرم پر بیٹھتا ہے ۔ اسی طرح جو شخص کہ بادشاہوں کے تادیب پر کاربند نہیں ہوتا وہ رسوا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا ۔ اسی وجہ سے یہ حکایت ۔ حکایت ظالم کے بعد لائی گئی ۔

حکایت (۲۹) درویشے مجرد بگوشہ صحرائے نشستہ بود ۔ الخ

اس حکایت میں اس بات کا اشارہ کیا گیا ہے کہ بادشاہ فقیروں کا نگہبان ہوا کرتا ہے اس کو نہ چاہئے کہ ان لوگوں سے اپنی تواضع وتکریم کا خواہاں ہو بلکہ ہمیشہ ان کی حالت اور تربیت کی اصلاح کرتا ہے اور رعایا کو لازم ہے کہ اپنے بادشاہ کی اطاعت کرے ۔ اشخاص ذیل واجب التعظیم ہوتے ہیں ۔

(۱) بادشاہ (۲) والدین ۔ (۳) عالم ۔ (۴) استاد ۔ (۵) مرشد ۔ پس مناسبت ہر دو حکایات ۔ بزرگان واجب التعظیم کی اطاعت سے ہے ۔

حکایت (۳۰) یکے از وزراء پیش ذوالنون مصری رفت ۔ الخ

اس حکایت کے ایراد سے اس بات کی تنبیہ کرنا مقصود ہے کہ بادشاہوں کے کارخانے (اس وجہ سے کہ وہ ظل اللہ ہوتے ہیں) کارخانہ ہائے الٰہی کے نمونے ہیں لہٰذا انکو چاہیئے کہ بجائے ان کے ۔ کارخانجات کے اللہ جل شانہ کے طرف دل لگائیں جیساکہ ذوالنون علیہ الرحمہ وزیر کے حالت کو دیکھکر متنبہ ہوئے ۔ اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ اس طرح پر ہے کہ وزیر کے لئے سزاوار یہ تھا کہ خدمت کو ترک کر کے اللہ تعالےٰ کی عبادت کے واسطے گوشہ نشینی اختیار کرتا جیساکہ فقیر گوشۂ تنہائی میں بیٹھا ہوا تھا تاکہ سلطان کے ہیبت سے نجات پاتا ۔

حکایت (۳۱) بادشاہے بہ کشتن بیگناہے اشارت کرد ۔ الخ

خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہیئے کہ اگر احیاناً بمقتضائے قوتِ غضبانی کوئی صریح ظلم سرزد ہو جائے تو نصیحت آمیز باتوں کو اچھی طرح سنکر اس ظلم سے درگذر کرے بلکہ بندگان خدا کے ساتھ شفقت سے پیش آئے تاکہ ہر شخص اس کے رحمت کا امیدوار رہے کوئی ایسا کام نہ کرے کہ مخلوق خدا اس کے عقوبت سے ترساں ولرزاں رہے جیساکہ حکایت سابق میں وزیر کی حالت سے ظاہر ہوا ۔ (۲۹)

حکایت (۳۲) وزرائے نوشیرواں در مہمے از مصالح مملکت اندیشہ ہمی کردند ۔ الخ

اس حکایت میں اشارہ ہے اس بات پر کہ بادشاہ جب کسی امر میں رائے طلب کرے یا مشورہ چاہے تو جسقدر ممکن ہو بادشاہ کے رائے سے ہی اتفاق کرنا چاہیئے تاکہ اگر نتیجہ خلاف نکلے تو عتاب شاہی سے محفوظ رہیں ۔ اُس وقت یہ خیال نہ کریں کہ ایسا کرنا راستی یا حق کے خلاف ہوگا ۔ (کیونکہ رائے صائب کا اظہار ہونا چاہیئے نہ کہ اپنے نجات کے لئے بادشاہ کے

رائے ناصواب کو بھی درست اور بُری بات کو بھی نیک تسلیم کرلیں اور کہدیں کہ یہی عین صواب ہے) چنانچہ طرز عبارت سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کی رائے نیک یا کتنی ہی ضعیف کیوں نہو اس کو اوروں کی رائے پر ترجیح دینی چاہئے۔ اس حکایت کو حکایت بے گناہ کے بعد لانے کا مطلب یہ پایا جاتا ہے کہ اگر رائے میں کوئی خطائے فاحش پائی جائے تو اس کو سرزنش نکریں کیونکہ وہ بالکل بیگناہ ہے اُس کے سمجھ میں جو بات آئی اس کو اس نے ظاہر کردیا۔

حکایت (۳۳) شیادے گیسو بافتہ باقافلہ حجاز بشہر درآمد۔ الخ

اس حکایت میں اس بات کا اشارہ کیا گیا ہے کہ سچائی نجات دلاتی ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے اس لئے ہر جگہ سچائی ہی اختیار کرنی چاہئے خصوصًا بادشاہوں کے پاس۔ اس لئے کہ وہاں نفع ونقصان جلد پہونچتا ہے۔ اسی طرح مشورہ کے دینے میں بھی اُن ہی کی رائے کے تابع رہنا چاہئے۔ کیونکہ اگرچہ یہاں نفع ونقصان تو جلد نہیں پہونچتا مگر اُس کے عتاب میں آجاتا ہے۔ غالبًا اسی وجہ سے ہردو کا ربط ثابت ہوا ہوگا۔

حکایت (۳۴) یکے از پسر ہارون الرشید پیش پدر آمد خشم آلودہ۔ الخ

خلاصہ اس حکایت کا عدل وانصاف ہے جو خاصکر بادشاہوں کے لئے نہایت ہی ضروری ہے اس کا ربط حکایت سابق کے ساتھ حکایت ہذا کے اس مصرع اخیر کے مطلب سے ظاہر ہے کہ (کہ چوں خشم آیدش باطل نگوید) یعنی جس طرح پر کہ حکایت شیادے گیسو بافتہ میں بادشاہ غصہ کے وقت کلمات سخت وسست زبان پر نہیں لایا بلکہ لطیفہ پر خوش ہو کر انعام واکرام سے سرفراز فرمایا۔ اسی طرح سرہنگ زادہ کو چاہئے تھا کہ کلام

ناشایستہ زبان پر نہ لاتا۔

حکایت (۳۵) با طائفہ بزرگان بکشتی نشستہ بودم۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے کی وجہ معلوم نہیں ہوتی مگر ممکن ہے (یکے از بزرگان سے مراد شاید بادشاہ ہو یا عنوان باب میں لفظ بادشاہان عام ہو بادشاہ اور امیر دونوں سے) لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ اگرچہ سلطان کا ذکر اس حکایت میں نہیں ہے لیکن یہ نصیحت بادشاہوں کے لئے زیادہ تر ضروری ہے اس لئے کہ بادشاہوں کے پاس معاملات ملک کثرت سے رجوع رہنے سے اکثر ایسا اتفاق ہو جاتا ہے کہ کسی کو نفع پہونچتا ہے کسی کو ضرر۔ اس لئے انکو چاہئے کہ کسیکو ضرر نہ پہونچائیں کیونکہ شاید کبھی ایسا بھی اتفاق پڑ جائے کہ وہ دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہو جائے اور اس کے ہاتھ سے جان چلی جائے۔ اس حکایت کا ربط اس مصرعہ سے ظاہر ہے کہ (ناتوانی درون کس مخراش) مطلب ان دونوں حکایتوں کا گویا یہی مصرعہ ہے۔

حکایت (۳۶) دو برادر یکے خدمت سلطان کردے و دیگر بسعی بازو۔ الخ

خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہوں کی صحبت و خدمت مثل سانپ کے زہر کے ہے حتی الامکان اُن سے علیحدہ رہنا چاہئے اس واسطے کہ ان کی صحبت مثل بھنور کے ہے کہ وہاں سے صحیح وسلامت نکل آنا بدوں تائید ایزدی نہیں ہو سکتا۔ اس حکایت کو حکایت دو برادر و مغروق کے بعد لانے کی وجہ یہی ہے۔

حکایت (۳۷) کسے مژدہ پیش نوشیروان عادل برد و گفت۔ الخ

اس میں اس بات کے طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ اپنے موت سے غافل نہ رہیں تاکہ بادشاہت میں بھکر اولیا کے رتبہ کو پہونچیں اور ان کی خدمت

کرتے رہیں کیونکہ اُن کی خدمت میں رہنا ہی جملہ عبادتوں سے ایک عبادت ہے نہ کہ مثل زہر قاتل ہوں۔ اس حکایت کا حکایت سابق کے ساتھ ربط و تعلق رہنے کی یہی وجہ ہے۔

حکایت (۳۸) گروہے حکما در بارگاہ کسریٰ بمصلحتے درسخن ہمی گفتند۔ الخ

اس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ لغو باتوں میں زبان نہ کھولیں اور بلا ضرورت بات نکریں خاصکر بادشاہوں کے پاس۔ دیکھو کہ خوشخبری کے پہونچانیوالے نے بلا استفسار نوشیروان کو خبر سنا کر کیسا جواب سُنا ہر دو حکایتوں کے ربط کی یہی وجہ ہے یا اشتمال ہر دو کا نوشیروان کے ذکر میں ہو سکتا ہے۔

حکایت (۳۹) ہارون الرشید را چوں ملک مصر مسلم شد۔ الخ

خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ جب رزاق مطلق نادانوں اور بے وقوفوں کو رزق دینا چاہتا ہے تو ان کے رزق کے لئے کوئی نہ کوئی سبب پیدا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب خدا کو منظور ہوا کہ خصیب حبشی کو سلطنت عطا کرے تو ویسا ہی خیال ہارون الرشید کے دل میں پیدا کیا ورنہ حقیقت میں یہ رائے مبنی بر صواب نہ تھی کیونکہ حاکم نادان کے وجہ سے رعایا تکلیف و اذیت میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اس حکایت کا ربط حکایت سابق کے ساتھ شاید اس طرح پر ہوگا کہ ہارون کو چاہئے تھا کہ اس معاملہ میں اپنے وزیروں سے مشورہ کرتا۔

حکایت (۴۰) یکے را از ملوک کنیزک چینی آوردند۔ الخ

اس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ غصہ کی حالت میں جلدی کو کام میں نہ لائیں کیونکہ جب تیر کمان سے چھوٹ جاتا ہے تو بعد میں پچھتانے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ اور ہر دو کا اتفاق۔ اس طرح پر ہے کہ بادشاہ کو

بلا مشورت اپنے وزراء کے جلدی کرنے سے کیا نتیجہ ہوا۔

حکایت (۴۱) اسکندر رومی را پرسیدند۔ الخ

یہ حکایت جو باب کے خاتمہ پہ ہے اس میں اس امر کے طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ بادشاہوں کے خصائل میں سب سے اعلےٰ خصلت یہ ہے کہ عدل کریں۔ رعایا کو نہ ستائیں کیونکہ اس سے ملک کی آبادی ہوتی ہے اور خیر و بخشش بھی کیا کریں جو موجب نجاتِ آخرت ہے۔ اس کا ربط حکایت سابقہ کے ساتھ اس طور پہ ہے کہ لوگوں کے دلوں کو آزردہ نکرنا بھی سلطنت ہفت اقلیم کے دستیابی کا باعث ہے پس اگر کنیزک چینی کے دل کو آزردہ نہ کیا جاتا تو وہ کیوں ہاتھ سے نکلجاتی اور کیوں اس کے قبضہ میں نہ آتی۔

نوٹ

نمونتاً صرف اس ایک باب کے روابط کا ماحصل یہاں اردو میں بیان کر دیا گیا ہے۔ جنکو گلستان کے کل حکایات کے روابط کے مطالعہ کا شوق ہو وہ اُن کو نسخہ گلستان مطبوعہ مطبع محمدی۔ طبع اول یا (۱۲۶۴ھ ہجری) میں ملاحظہ فرمائیں۔ فقط

مختصر سوانح عمری حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ

شیخ سعدی علیہ الرحمہ کے بزرگوں کا ابتدائی مسکن مکہ معظمہ تھا اس لئے اُن کا خاندان مکی کہلاتا ہے جب فتوحاتِ عرب کا سیلاب دیگر ممالک کے جانب پہنچا اس وقت شیخ کے بزرگ بھی شیراز میں پہنچے اور وہاں ایسے بس گئے کہ اسی کو اپنا وطن مالوفہ قرار دیا اور اسی وجہ سے شیخ شیرازی مشہور ہیں۔

آپ کے بزرگوں کا پیشہ سپاہیانہ تھا اور ان کو جنگی معاملات میں بڑی دلچسپی تھی جب تک کہ اُن کی توجہ ملکی معاملات کیطرف رہی اُن کا تمول بہت اچھا رہا اور کل ایران کی تعظیم و عزت کیا کرتا تھا ایران کے پُرفضا مناظر اور وہاں کے خوشگوار آب و ہوا اور فرحت افزا مقامات نے اُن پر ایسا کچھ اثر کیا کہ وہ فرائض اداے خدمات فوجی کے متحمل نہ رہ سکے اور مشایخ بن گئے۔

آپ کے دادا کا نام شرف الدین تھا جو دین کے حامی اور بڑے متقی شخص اور صوفیانہ طریقہ رکھتے تھے۔

والد کا نام عبداللہ تھا اور وہ ایک ولی صفت آدمی تھے۔ ان کا طرز معاشرت بالکل تارک الدنیا گروہ سے ملتا تھا۔ ان کو موسیقی میں خوب مہارت تھی۔ خوش گلو اور ماہر فن تھے۔ حال و قال کے مجلسوں میں شریک ہو کر روحانی لذتیں حاصل کیا کرتے اور ہمیشہ عبادت الہٰی میں مشغول اور جمعہ کے روز وعظ بیان کیا کرتے تھے۔ اُن کی وعظ گوئی کا طریقہ ایسا با اثر تھا کہ سامعین اُن کے نصیحت آمیز کلام کو سُنکر سر دُھنتے تھے۔ اُن میں تعصب بالکل نہ تھا۔ سعد اُن کا بہت ادب کرتا تھا اور کچھ وظیفہ بھی اپنے

حبیب خاص سے مقرر کر دیا تھا تاکہ اُن کا کُنبہ فارغ البالی سے اپنی زندگی بسر کرے اور وہ خود بھی کبھی کبھی عبداللہ سے ملا کرتا تھا۔

عبداللہ کی رسائی دربار فارس تک تھی اور وہاں اُن کی بڑی توقیر ہوا کرتی تھی۔ مظفر الدین تکلہ بن زنگی بعض بعض ملکی معاملات میں اُن سے رائے لیا کرتا تھا اور وہ بہت ہی صائب اور کارگر ہوتی تھی ہر چند بادشاہ چاہتا تھا کہ ان کو اپنا مشیر سلطنت بنائے اور خلعت وزارت عطا کرے مگر وہ معاملات سلطنت میں پڑنا اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

شیخ کی والدہ (یعنی عبداللہ کی بی بی) کا نام فاطمہ تھا جو ایران کے ایک رئیس کی بیٹی تھی اگرچہ عبداللہ کو لڑکیاں تھیں مگر اُن کی آرزو ایک ایسے نونہال بچہ کے لئے تھی جو اُن کے خاندان کے نام کو دنیا سے مٹنے نہ دے اور صفحہ ہستی پہ قایم رکھے۔

سعدی علیہ الرحمہ کی ولادت ۵۸۹ھ ہجری میں شیراز کے ایک قصبہ میں ہوی جس کو اُس زمانہ میں طوس کہتے تھے۔ یہ قصبہ شیراز سے ۱۱ میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ اُس وقت شیراز کا فرماں روا اتابک مظفر الدین تکلہ بن زنگی تھا۔ سعدی کی ولادت سے عبداللہ کو جو غیر معمولی خوشی ہوی وہ کبھی نہیں جا سکتی کیونکہ ایک زمانہ دراز کے بعد نخل امید بارور ہوا تھا۔ آپ کا نام شرف الدین آپ کے دادا کے نام پہ رکھا گیا اِس عقیدہ سے کہ دادا کی برکت اِس نونہال بچہ میں آجائے۔

آپ کی پرورش آپ کی با لیاقت والدہ نے اعلیٰ درجہ کے مہذب طریقہ پر کی۔ اپنے معصوم مگر ذہین و ہونہار بچہ کے طفلانہ سوالات کا جواب وہ اِس عمدگی سے دیتی تھی کہ بچپن ہی میں کہ ابھی مکتب میں تعلیم پانے کے لئے بستہ بھی بغل میں نہیں سنبھالا تھا بہت سے ضروری باتیں آپ کو آگئیں تھیں۔ یہ جتنی باتیں تھیں وہ عموماً مذہبی یا کسی قدر

بزرگوں کے کارنامے تھے۔

آپ کے ابتدائی معلم یا اتالیق آپ کے والد عبداللہ تھے جو اپنے لخت جگر کے عادات اطوار اور اخلاق اور گفتار کی بہت سخت نگرانی کرتے تھے اور عیدین وغیرہ میں اور حال وقال کے مجلسوں اور مشایخوں کی صحبت میں لیجایا کرتے تھے۔

جب آپ کا سن چھ یا سات سال کا ہوا عبداللہ نے آپ کو شیخ مصلح الدین سے مشرف کرایا جو دینی اور دُنیوی علوم میں علما کے سرتاج ۔صوفی منش ۔حافظ ۔شیخ زماں اور متقی اوّل ۔عالم باعمل اور فاضل اکمل تھے کیونکہ خود عبداللہ نے بھی پہلی بیعت انہیں کے ہاتھ پہ کی تھی شیخ مصلح الدین ۔سعدی کو دیکھکر بہت خوش ہوئے ۔اپنے گود میں بٹھالیا اور دُعا دی کہ جیسی صورت ظاہری اچھی ہے صورت باطنی بھی جمیل اور حسین ہوئے۔ سعدی نے قران شریف ۔مصلح الدین سے پڑھا تھا اور حفظ بھی انہیں نے کرایا تھا جس وقت سعدی کی عمر گیارہ سال کی ہوی اسی وقت مصلح الدین کا انتقال ہوگیا اور سعدی کا لقب مصلح الدین انہیں بزرگ کے نام پر رکھا گیا ۔سعدی کے والد عبداللہ بھی اُسی زمانہ میں بعارضہ مرض القلب رحلت کر گئے عبداللہ کے انتقال کے بعد سعدی چندے اپنی والدہ کے سایہ شفقت میں رہے ۔پندرہ سال کی عمر کو پہنچنے تک سعدی کو جن چیزوں میں دست گاہ حاصل ہوی وہ صرف یہ تے۔

(الف) شیخ مصلح الدین سے قران شریف پڑھ چکے تھے اور اس کو عام مجمع میں آزادانہ طور پر بہت ہی خوش الحانی کے ساتھ اور درد انگیز لہجہ میں پڑھتے تھے۔

(ب) اپنے والد سے کچھ عربی کی صرف ونحو سیکھی تھی اور موسیقی کی بھی تعلیم پائی تھی۔

(ج) حدیث اور فقہ اور تفسیر میں مہارت پیدا کرلی تھی اور مذہب کے فروری مسائل سے بھی واقف ہو گئے تھے۔

(د) گفتگو میں متانت و سنجیدگی و حاضر جوابی کا مادّہ پیدا ہو گیا تھا۔

مگر کسی علم دینی و دنیوی میں کمال حاصل نہیں ہوا تھا۔ چونکہ قاعدہ ہے کہ بزرگوں اور کاملوں کے دیکھنے یا ان کی شہرت اور ذکر خیر سننے سے ہونہار لڑکوں کے دل میں خود بخود اُن کی ریس اور پیروی کرنے کا خیال پیدا ہوتا ہے اس لئے سعدیؒ کو تحصیل علم کا شوق دامن گیر ہوا اور اپنی زندگی کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کا خیال کرنے لگے۔

سب سے پہلے آپ جس مدرسہ میں داخل ہوئے وہ شیراز کا مدرسہ عضدیہ تھا جس کو عضد الدولہ دیلمی نے قایم کیا تھا۔ اس مدرسہ میں اوّل اوّل آپ کا اُستاد سید علی قاری تھا جو ایک اچھا نحوی اور صرفی اور علم ادب میں بھی طاق تھا مگر اُس میں سعدیؒ نے دو عیب پائے۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنی ہکلاتی ہوئی زبان سے طلبا کو مطالب مضمون صاف نہیں سمجھا سکتا تھا۔ دوسرے یہ کہ وہ اپنے آپ کو بڑا عالم اور ایک زمانہ کو جاہل جانتا۔ چند روز تک سعدیؒ نے اُس سے عربی پڑھی لیکن عیوب مرقومۂ بالا کے باعث اُس سے متنفر ہو کر وہاں سے علحدگی اختیار کی۔

اس مدرسہ میں آپ نے تعلیم تو کسی قسم کی نہیں پائی لیکن شاعر البتہ بن گئے اس وجہ سے کہ مدرسہ عضدیہ میں شعر و شاعری کا چرچا بہت تھا اور وہاں کا ہر طالب علم کچھ نہ کچھ شوق شاعری کا ضرور رکھتا تھا۔ جو اشعار آپ نے اوّل اوّل

اسی مدرسہ میں کہے وہ محمد میں تھے۔ چونکہ شیخ نے سعد زنگی کے عہد میں شعر کہنا شروع کیا تھا اس لئے آپ نے اپنا تخلص سعدی قرار دیا۔

ایک اور بڑی وجہ مدرسہ عضدیہ کو چھوڑنے پر مجبور ہونے کی یہ بھی تھی کہ اُس وقت وہاں ابتری اور خرابی بہت پھیلی ہوئی تھی۔ اہل شیراز کو دم بھر کے لئے اطمینان نہ تھا۔ مدرسہ عضدیہ کا انتظام ملّاؤں کے ہاتھ میں دے دیا گیا تھا ان لوگوں نے فلسفہ ریاضی اور تمام روشن علوم کی تعلیم کو یک لخت موقوف کر دیا تھا اور جو لوگ کہ ان کے سرپرست تھے مثلاً احمدی باشندۂ اندلس پروفیسر طبعیات وغیرہ اُن کو یا تو زہر دیکر مار ڈالا یا قید کر دیا اور خوب دھوم دھام سے کفر کے فتوے شائع کئے غرض اس گروہ نے وہ وہ مظالم و جور برپا کئے تھے کہ کہا نہیں جا سکتا۔ حکومت کی کمزوری کے باعث شیراز کی رعایا ملاؤں کی زیادتیوں کو برداشت نہ کر کے پہلے اتابک ازبک پہلوان اور بعد میں غیاث الدین سے پناہ چاہی اور ان دونوں نے شیراز کو ایسا تاخت و تاراج کیا کہ اُس کی تباہی اور بربادی میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا۔ وہ امیرزادے اور نوجوان شہزادے جن سے سعدیؒ کو محبت تھی تہ تیغ ہو گئے اور ان کے عالیشان عمارتیں ڈھا دی گئیں تھیں۔ ہر شخص خستہ حال تھا کوئی کسی کا شریک درد نہیں بن سکتا تھا سب کے سب یکساں مصیبت میں گرفتار تھے۔ نہ باپ کو بیٹے کی خبر نہ بیٹے کو باپ کی خبر تھی۔ ہر شخص کو اپنی اپنی پڑی تھی۔ اِن حالات سے سعدیؒ کا دل وطن کی صحبت سے بھر گیا تھا اور وہ اُس کی قابل رحم حالت دیکھ نہیں سکتے تھے۔ غرض ایک طرف تو واقعات مندرجہ بالا نے آپ کو مغموم بنا دیا تھا دوسرے طرف اُسی پُر آشوب زمانہ میں آپ کے والد مشفق بھی عالم بقا کو سدھاریں۔

ہرچند کہ حالاتِ وقت ایسے برگشتہ تھے کہ آپ کو تعلیم کی طرف مطلق رجوع ہونے نہیں دیتے تاہم تحصیل علم کا شوق آپ کے دل میں موجزن تھا اور آپ کی دلی آرزو تھی کہ کسی طرح دنیا کے مختلف علوم اور زبان کو سیکھیں۔ اس شوق کی تکمیل کے لئے چندروز تک آپ غور کرتے رہے کہ شیراز سے نقل مقام کر کے کہاں جائیں اور کس طرح اپنی مراد پائیں۔ اگرچہ اس زمانہ میں بیشمار مدرسے بلاد اسلام میں جابجا کھلے ہوئے تھے جہاں دور دور سے طالبعلم آکر تحصیل علم کیا کرتے تھے۔ ہرات۔ نیشاپور۔ اصفہان۔ بصرہ اور بغداد میں خواجہ نظام الملک طوسی وزیر الپ ارسلان کے بنائے ہوئے مدرسے آباد اور معمور رہتے تھے ان کے سوا شام۔ عراق اور مصر وغیرہ میں بھی جابجا مدرسے جاری تھے۔ لیکن سب سے زیادہ شہرت مدرسئہ نظامیہ بغداد نے حاصل کی تھی جس کو خواجہ نظام الملک طوسی نے ۵۹ھ میں بنوایا تھا۔ اس وقت یہ مدرسہ اسقدر مشہور تھا کہ جو علما یہاں کے پڑھے ہوئے مشہور ہوجاتے تھے اُن کے مستند اور ذی اعتبار ہونے میں کسی کو شبہ نہیں رہتا تھا۔ چونکہ سعدی کا ہموطن شیخ ابو اسحاق شیرازی جس کا علم و فضل شہرہ آفاق تھا مدت تک اس مدرسہ کا متولی رہا اور اسی سبب سے اہل شیراز کو اس مدرسہ سے ایک خاص نسبت اور لگاؤ بھی تھا اس لئے سعدیؒ نے بھی مدرسہ نظامیہ بغداد میں تحصیل علم کرنے کا قطعی تصفیہ کر لیا۔

سعدیؒ کی شیریں کلامی۔ ہر دلعزیزی اور مروت پسندی نے اہل شیراز کے ہر طبقہ کے لوگوں کو کیا امرا کیا فقرا کیا صوفی اسقدر گرویدہ کر لیا تھا کہ انہوں نے سعدیؒ کو اپنے اس خیال سے باز رہنے پر بہت کچھ کوشش کی مگر سعدیؒ بڑے ضبط و استقلال کے ساتھ یہ شعر پڑھتے ہوئے کہ۔

ماحصل در اردو	فارسی
میرا دل شیراز کی صحبت سے تنگ آگیا اب	دلم از صحبتِ شیراز بکلّی بگرفت ۔
وہ وقت ہے کہ مجھ سے بغداد کا حال پوچھو	وقت آنست کہ پرسی خبر از بغدادم ۔
اے سعدی وطن کی محبت اگرچہ صحیح بات ہے	گرچہ حبِّ وطنِ خویش حدیث است صحیح
مگر اس ضرورت سے کہ میں یہاں پیدا ہوا ہوں سختی میں مرنا نہیں چاہتا ۔	نتواں مُرد بہ سختی کہ من اینجا زادم

اپنے دوستوں سے رخصت ہو کر ایک قافلہ کے ساتھ بغداد کو روانہ ہوے ۔ آپ کے ہمراہ صرف ایک قران شریف تھا جس کو مولانا شیخ مصلح الدین نے یہ وصیت کر کے دیا تھا کہ اسکو اپنے پاس سے جُدا نہ کرنا اور چند کتابیں جن کو آپ عزیز رکھتے تھے ۔ باقی تمام کُل اپنا سامان بجز نقدی کے جو شاید آپ کے اخراجاتِ سفر کے لئے بھی مکتفی تھی یا نہیں اپنے رشتہ داروں اور رفیقوں اور دوستوں میں تقسیم کر دیا اور منزلیں طے کرتے ہوے چند دنوں کے بغداد کے قریب ایک سرا میں ٹہرے جو دریائے تیگرس کے مغربی کنارے دو تین فرسنگ (۶ یا ۹ میل) کے فاصلہ پر واقع ہے اور دوسرے روز ایک کشتی پر سوار ہو کر بغداد پہنچے اور وہاں چند روز تک علامہ سلطان الدین احمد شیرازی کے مہمان رہے ۔

جس زمانہ میں آپ بغداد پہنچے ہیں اس وقت اُس شہر کی رونق ویسی تو نہ تھی جیسی کہ ہارون الرشید کے وقت میں تھی اس وجہ سے کہ حکومت عباسیہ کی ناو کنارے آلگی تھی اور اس کا چراغ ٹمٹما رہا تھا تاہم شیراز کے مقابلہ میں اس کی حالت بہت اچھی تھی کیونکہ عباسیہ کا آخیر خلیفہ مستعصم باللہ سریر سلطنت پر متمکن تھا اور اس کی ظاہری شان و شوکت

ہارون اور ماموں کے عہد کو یاد دلاتی تھی اطراف کے عالم اکابر و اشراف اور ہر علم و فن کے ماہر اور ارباب حرفت وصنعت مدینۃ السلام بغداد میں جمع تھے تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری تھا اور تجارت کی بھی خوب گرم بازاری تھی۔ اگرچہ شیراز کے مشہور مشہور لوگوں سے سعدیؒ کی جان پہچان تھی مگر اُن کا زیادہ تعلق علامہ سلطان احمد شیرازی سے تھا جو کئی سال سے مدرسۂ نظامیہ میں پڑھتے تھے۔

مدرسۂ نظامیہ اُس زمانہ میں ایک مشہور مدرسہ تھا اور اُس کی عمارت بڑی عالیشان اور اس قدر وسیع تھی کہ اُس کے ایک ایک ہال میں ہزارہا طلبا بآسانی بیٹھکر تعلیم پا سکتے تھے اور ہر آٹھویں یا دسویں روز تقریریں اور مباحثے ہوا کرتے تھے۔ آرایش عمارت و نقش و نگار طلائی قابل دید تھا۔ لاکھوں روپیہ کا سونا دروازوں پر پھیرا گیا تھا۔ فرش و فروش کا سامان کثرت سے تھا ہزاروں جلیل القدر عالم اور حکیم اس مدرسہ میں تعلیم پا کر نکلے تھے جن کے تصنیفات اب تک مسلمانوں میں موجود ہیں۔ اُس وقت یہ مدرسہ اسقدر نامور تھا کہ جو علما یہاں کے پڑھے ہوئے مشہور ہو جاتے تھے پھر اُن کے مستند اور ذی علم ہونے میں کسی کو شبہ نہیں رہتا تھا۔ امام ابو حامد غزالی۔ شیخ عراق عبد القادر سہروردی استاد الائمہ ابو حامد عماد الدین موصلی اور اور بڑے جلیل القدر عالموں نے اس مدرسہ میں تعلیم پائی تھی۔ غرض جس وقت سعدیؒ اس مدرسہ میں داخل ہوئے ہیں اُس وقت سات ہزار (۷۰۰۰) طلبہ اس مدرسہ میں تعلیم پاتے تھے۔ وہاں کے مدرس بڑے لائق اور قابل شخص تھے اور ہر قسم کے علوم بڑی قابلیت اور عمدگی سے پڑھاتے تھے۔ مدرسہ کا ہر ایک طالبعلم تہذیب

اور شائستگی کے سانچہ میں ڈھلا ہوا تھا۔ ہر ایک جماعت کے لئے معلموں کے سوا ایک ایک اتالیق بھی مقرر تھا جو طلبا کی چال چلن کی نگرانی کیا کرتا تھا۔ وہاں صرف علوم ہی کا سبق نہیں ہوتا تھا بلکہ تعطیل کے وقت تیر اندازی۔ بھالا ہلانا۔ تلوار چلانا۔ گھوڑے کی سواری وغیرہ فنون بھی سکھائے جاتے تھے غیر ممالک کے طلبہ کو وظیفہ بھی دیا جاتا تھا۔ الحاصل چند روز تک علامہ سلطان احمد شیرازی کے یہاں رہنے کے بعد سعدی مدرسہ نظامیہ میں شریک ہوئے اور وہاں ایک وظیفہ بھی آپ کے لئے مقرر ہوگیا۔

اوّل اوّل سعدی نے یہاں علم تفسیر پڑھا اور امتحان سالانہ میں اُن طلبا سے جو سالہا سال سے تحصیل کر رہے تھے بہت اچھے رہے۔ اس کے بعد تین سال یا اس سے کم عرصہ میں دینیات سے فارغ ہوکر یورپ کے زبانوں کی تحصیل کی طرف رجوع ہوئے کیونکہ سعدی کو شوق تھا کہ ہر ملک کے طرز معاشرت اور تہذیب کا علم حاصل کریں۔ اس شوق کے پیروی میں آپ نے پہلے لاطینی زبان پڑھی جب وہ خوب آگئی اور اس میں بے تکلف گفتگو کرنے اور لکھنے پڑھنے لگے تو یونانی زبان کی طرف متوجہ ہوئے جو اس زمانہ میں کسی قدر وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھی۔ اس زبان میں آپ کو اتنی قدرت حاصل ہوگئی تھی کہ ہومر کے نظم پر قیمتی نوٹس لکھدئے پھر عبرانی پڑھی اور اس کو بھی پانی کردیا۔ اس مدرسہ میں علاوہ مختلف زبانوں کے فزکس (طبیعات) اسٹرانومی (ہیئات) اسٹرالوجی (نجوم) فلسفہ۔ منطق۔ ریاضی۔ علوم مروجہ بھی تحصیل کئے۔

منجملہ اور اُستادوں کے سعدیؔ کے سب سے زیادہ مشہور اور نامور اُستاد

علامہ ابو الفرح عبدالرحمٰن ابن جوزی ملقب بہ جمال الدین سے تھے جو حدیث اور تفسیر میں اپنے وقت کے امام مانے جاتے تھے اور بیشمار کتابوں کے مصنّف تھے۔

سعدیؒ کا قاعدہ تھا کہ وقت مقررہ تک مدرسہ میں تعلیم پاتے اور باقی ماندہ اوقات کو صوفیوں کے وجد انگیز صحبتوں میں بسر کرتے کیونکہ وہ جیسے علوم عقلی کے حاصل کرنیکے شایق تھے ویسے ہی وہ روحانی تعلیم حاصل کرنے اور روحانی قوتوں کے بڑھانے کا بھی بیحد شوق رکھتے تھے۔ اسی مقصد کے حاصل کرنے کے لئے آپ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے جو ۶۳۲ھ ہجری میں انتقال کئے مرید ہوئے اور اُن سے علم تصوف اور طریق معرفت وسلوک حاصل کئے۔

سعدیؒ کو بچپن ہی سے سفر وسیاحت کا شوق تھا جب وہ سات یا دس سال کی عمر کے تھے اُس کم عمری کے زمانہ میں ہی اپنے باپ عبداللہ کے ساتھ جبکہ وہ قافلہ حج کے شیخ مقرر کئے گئے تھے بیت اللہ شریف گئے۔ یہ پہلا سفر آپ کے لئے گویا سیاحت ہائے آئندہ کے لیے پیش خیمہ تھا۔ اس سفر میں وہ خوشی خوشی قلقاریاں مارتے ہوئے بعض بعض وقت پا پیادہ بھی اپنے باپ کی سواری کے اونٹ کی نکیل پکڑ کر چلتے تھے۔ باوجود صغر سنی کے وہ نہ تو آفتاب کی تمازت کی شکایت زبان پر لاتے نہ کبھی اپنے وطن کو یاد کرتے۔ جب قافلہ منزل پر قیام کرتا تو وہ باوجود مسافت دور دراز طے کرنے کے آفتابہ ہاتھ میں لیکر اپنے باپ کو وضو کراتے بعض بعض وقت شب بیداری میں بھی وہ اپنے باپ کا ساتھ دیا کرتے۔ اتنے بڑے عظیم اور سخت سفر میں بھی آپ کی کوشش ہمیشہ یہی رہی کہ کبھی کسلمندی غالب نہ ہو اور تکان یا سستی نہ معلوم ہو۔ خنگل کے

ناقابل برداشت گرم ہوا جو موسم گرما میں دوپہر کے وقت چلتی ہے ہونٹوں پر پپڑیاں جما دیتی تھی لیکن شوق کے دھن میں وہ کبھی پست نہیں ہوتے تھے۔ اس سفر سے واپس ہونے کے چند روز بعد ہی سعدی کے والد عبداللہ مرض القلب سے انتقال کر گئے۔

دوسرا سفر وہ تھا جب سعدی شیراز سے نکلکر بغداد گئے۔

تیسرا سفر۔ بیت اللہ شریف کے حج کا تھا جو شیخ شہاب الدین سہروردی کے ساتھ کیا اس سے پیشتر سعدیؒ نے کبھی بحری سفر نہیں کیا تھا بایں ہمہ اول ہی اول جوں ہی آپ نے ناؤ میں قدم رکھا آپ کو بحری تر و تازہ ہواؤں کے جھونکوں سے زیادہ فرحت حاصل ہوئی جب کبھی دریا کی موجوں سے صورت بچنے کی معلوم نہ ہوتی تو آپ بڑے دلیری کے ساتھ کام لیتے شکستہ خاطر نہ ہوتے کیونکہ راہ میں دو بار آپ کو طوفان سے سابقہ پڑا تھا۔

حج سے فارغ ہو جانے کے بعد شیخ شہاب الدین سہروردی کا خیال بغداد واپس ہونے کا نہ تھا اس لئے سعدیؒ اپنے روحانی مرشد سے اجازت لیکر مصر چلے گئے چونکہ وہاں اس وقت تک ملکی زبان عبرانی تھی۔ سعدیؒ نے وہاں تقریباً ڈیڑھ برس قیام کر کے یہودیوں سے عبرانی پڑھی اور اس زبان میں مہارت حاصل کر کے وہاں شام چلے گئے مگر وہاں لڑائی جھگڑے پھیل رہے تھے اس لئے وہاں کے خونی نظاروں کو دیکھنا گوارا نہیں کیا۔ من بعد ایک عرصہ تک ایران۔ عرب۔ شام۔ دمشق ایشیائے کوچک۔ بربر۔ اسپین۔ اتلی۔ آرمینیہ۔ ہندوستان (۱۲۲۴/۱۲۲۵ء) چین کی سیاحت کرتے رہے۔ یعنی آپ نے عرب کا ایک ایک کونہ دیکھ ڈالا

متعدد بار پاپیادہ حج کئے۔ افریقہ کے معلوم حصص میں خوب پھرے اور وہاں کے دلچسپ حالات قلمبند کئے۔ چین کے ضلع ضلع میں گشت لگایا اور اِن کی طرز معاشرت بود و باش ممالک اور شہروں کا نقشہ اپنے ضخیم سفرنامہ میں نہایت عمدگی سے لکھا۔ جہادی جنگی کو بھی آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ یورپ کے اُن حصوں کو بھی ملاحظہ کیا جو اُس وقت مہذب کہلاتے تھے۔ ہندوستان بھی وہ دو ایکبار آئے تھے آپ نے اپنی زندگی کا تقریباً ایک ثلث حصہ (۱۳۲۵ء سے ۱۳۵۵ء تک) جو سیاحت میں گذارا وہ کسی کی اعانت و امداد پر نہیں بلکہ ہمیشہ بے سروسامانی اور متوکل درویشوں کی طرح۔ ان سیاحتوں میں آپ کو بڑے بڑے صعوبتیں اٹھانی پڑیں بہت سے صحرائے لق و دق پاپیادہ طے کئے اور وہ مصائب اٹھائے کہ اُن کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ برسوں قزاقوں کی غلامی کی اور مدتوں عیسائیوں کے جیلخانہ میں رہے۔

ایکبار آپ نے اہل دمشق سے ناراض ہو کر بیابان قدس یعنی فلسطین کے جنگلوں میں رہنا اختیار کیا تھا اور آدمیوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا تھا۔ آخر وہاں کے عیسائیوں نے آپ کو پکڑ کر قید کر لیا اُس وقت مشرقی تریپولی میں شہر کے استحکام اور حفاظت کے لئے خندق تیار ہو رہی تھی اور یہودی اسیروں سے (جن کو یورپ کے عیسائی بلگیریا اور ہنگیری وغیرہ سے گرفتار کر کے ساتھ لائے تھے) مزدوری کا کام لیا جاتا تھا۔ شیخ کو بھی یہودیوں کے ساتھ خندق کے کام پر لگایا گیا مدت کے بعد حلب کا ایک معزز آدمی جو شیخ کا واقف کار تھا اُس طرف سے گذرا اور شیخ کو پہچان کر اُس نے پوچھا کہ یہ کیا حالت ہے۔ شیخ نے کچھ درد انگیز

اشعار پڑھے اور یہ کہا کہ خدا کی قدرت ہے جو شیخ یگانوں سے کوسوں بھاگتا تھا وہ آج بیگانوں کے پنجہ میں گرفتار ہے۔ رئیس حلب کو اُن کے حال پر رحم آیا اور دس دینار دیکر شیخ کو قید فرنگ سے چھوڑایا اور اپنے ساتھ حلب میں لے گیا اس کی ایک بیٹی ناکتخدا تھی شیخ کا نکاح سو دینار مہر مقرر کر کے اُس کے ساتھ کر دیا۔ کچھ مدّت وہاں گذری مگر بیوی کی بدمزاجی اور زبان درازی سے شیخ کا دم ناک میں آگیا ایکبار اُس نے شیخ کو یہ طعنہ دیا کہ کیا آپ وہی نہیں ہیں جن کو میرے باپ نے دس دینار دیکر خریدا ہے شیخ نے کہا۔ ہاں بیشک میں وہی ہوں۔ دس دینار دیکر مجھے خریدا اور سو دینار پر آپ کے ہاتھ بیچا۔

شیخ نے سعد زنگی کے (جو چھٹی صدی کے آخر میں تخت نشیں اور ۶۲۳ھ ہجری میں فوت ہوا) ابتدائی حکومت میں تحصیل علم کے لئے ترک وطن اختیار کیا تھا اُس وقت آپ نے شیراز کی حالت نہایت ابتر و خراب دیکھی تھی یعنی اتابک ازبک پہلوان اور سلطان غیاث الدین کے حملے اور شہر کا تاخت و تاراج ہونا اپنے آنکھ سے دیکھ لیا تھا مگر جب سعد زنگی کا بیٹا قتلغ خاں ابوبکر (۱۲۲۶ء / ۶۲۳ھ - ۱۲۶۰ء / ۶۵۸ھ) اپنے باپ کی جگہ تخت سلطنت پر متمکن ہوا اور اُس نے فارس کو جو دو سو برس سے مورد آفات و حوادث تھا چند روز میں سرسبز و شاداب کر دیا اور اُس کے خوبیوں اور نیکنامیوں کا شہرہ دور و نزدیک برابر ہوا اور وطن کا بھی اشتیاق حد سے گذر گیا اور وطن میں قرار واقعی امن ہو گیا تب سعدیؒ (جو بہت ضعیف ہو چکے تھے یعنی جن کی عمر ستّر سال کی ہو چکی تھی) شام سے عراق اور عجم ہوتے ہوئے اور اصفہان ٹھہرتے ہوئے شیراز میں (۱۲۵۵ء / ۶۵۳ھ) واپس آئے

مگر ابو بکر کے دربار میں بہت کم جاتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ شیخ میں علم و فضل شاعری۔ لطیفہ گوئی و بذلہ سنجی فقر و درویشی وغیرہ کے اکثر صفات ایسے جمع تھے کہ اُن کے سبب سے انکا مرجع خلائق بننا ایک ضروری امر تھا۔ قطع نظر اسکے شیخ کا اصلی مقصد ہمیشہ سے یہ ہوا کرتا تھا کہ بادشاہوں اور حاکموں کے چال چلن پر خوردہ گیری کریں۔ ریاکار فقیروں اور جاہل درویشوں کی قلعی کھولیں اور اسی طرح کے اور بہت سے مفید خیالات اپنے نظم و نثر میں ظاہر کریں اور ابو بکر اہل علم کے مرجع خلائق بننے سے ہمیشہ خائف رہتا تھا۔ البتہ سعد بن ابو بکر کو سعدی سے ارادت و عقیدت تھی جس کے نام گلستان لکھی گئی اور جس کا نہایت دردناک مرثیہ شیخ کے کلیات میں موجود ہے شیخ کا تمام کلام نظم۔ نثر۔ فارسی اور عربی جو اس وقت متداول ہے اور جس کو شیخ علی ابن احمد ابن ابی بکر نے (۷۲۶ھ / ۱۳۲۶ء - ۷۴۴ھ / ۱۳۴۴ء) شیخ کے وفات سے بیالیس برس بعد علی الترتیب جمع کیا ہے حسب تفصیل ذیل ہے۔

(۱) نثر میں چند مختصر رسالے۔ جن میں سلوک اور تصوف کے مضامین اور مشائخوں وغیرہ کے حکایتیں اور ملوک و حکام کے لئے نصیحتیں لکھی ہیں۔

(۲) گلستان جو ۶۵۶ھ / ۱۲۵۸ء میں تصنیف ہوئی۔

(۳) بوستان جو ۶۵۵ھ / ۱۲۵۷ء میں تصنیف ہوئی۔

(۴) پندنامہ (جس کو عرف عام میں کریما کہتے ہیں)

(۵) قصائد فارسی جن میں مرثئے۔ ملمعات۔ مثلثات اور ترجیعات بھی شامل ہیں۔

(۶) قصائد عربیہ۔

(۷) غزلیات کا پہلا دیوان موسوم بہ طیبات۔

(۸) ،، دوسرا دیوان موسوم بہ بدائع۔

(۹) ،، تیسرا دیوان موسوم بہ خواتیم۔

(۱۰) غزلیات قدیم جو غالباً عنوان شباب کے لکھے ہوسے ہیں۔

(۱۱) مجموعہ موسوم بہ صاحبیہ جس میں شیخ نے قطعات مثنویات رباعیات اور مفردات کو خواجہ شمس الدین صاحب دیوان کے فرمایش سے ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔

(۱۲) مطائبات و ہزلیات۔

مگر یہ کہنا کہ شیخ کے تصنیفات اس سے بڑھکر نہیں ہیں محض لاعلمی ہے اس وجہ سے کہ تصنیفات ذیل بھی شیخ ہی کے مصنّفہ ہیں۔

(۱) تاریخ ششصد سالہ حکومتِ سلاطین عباسیہ۔ یہ کتاب آٹھ جلدوں میں ہے اور اس میں اول سے آخر تک اُن کا تفصیلی حال خوب شرح وبسط سے لکھا گیا ہے اور ہاروں اور ماموں کے سلطنت و انتظامی معاملات اور ان کے علم وفضل کی کیفیت اس میں بہت وضاحت کے ساتھ درج ہے اس تاریخ کا ترجمہ ۱۶۸۱ء میں بزبان لاطینی پہلے ڈیوڈ ہوبی نے کیا تھا اسکے بعد ایلیڈن نے بمقام پیرس ۱۷۱۱ء میں ترجمہ کیا بعد ازاں اور بھی زبانوں میں اس کے ترجمے ہوسے۔

(۲) حالاتِ جزایر آفریقہ جس کے چار جلد ہیں۔

(۳) ایک لاجواب کتاب اُن ہیأتی مشاہدات پر ہے جو شیخ نے ہندوستان میں

کئے تھے۔

(۴) رسائل تصوف جو شیخ نے اپنے باپ کے پیر شیخ مصلح الدین کی یادگار میں تحریر کئے تھے اس کا بھی ترجمہ مختلف زبانوں میں ہوا ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ شیخ کے تصنیفات کی تعداد ڈیڑھ سو (۱۵۰) سے بڑھی ہوئی تھی ان میں بہت سے ضائع گئیں اور اکثروں کو بعض کم بضاعت لوگوں نے اپنے نام سے شہرت دیدی کلیات میں جو کتاب کہ ہزلیات کے نام سے شریک ہے اس کا نام و نشان تک پہلے شیخ کے تصنیفات میں نہ تھا نور جہاں نے اس کو شیخ کے تصنیفات میں شریک کرا دیا۔ علی نقی اور علی حیدر یہ دو شخص اس کام میں شریک تھے اُن کے اور نیز ایک اور بڑی جماعت کے کوشش اور مشورہ سے یہ ہزلیات بنائے گئے تھے اور بہ صرف زر خطیر اس کی نقل کرائی گئی اور مختلف ممالک میں تقسیم کئے گئے۔ ملا حمید الدین سیالکوٹی جو لاہور میں عالمگیر کے بیٹے بہادر شاہ کا معتمد خانگی تھا اُس نے نور جہاں کے اُن خطوں کی نقلیں بڑے حکمت سے حاصل کیا جو اس واقعہ کے متعلق تھے۔ جو مضمون ان خطوں میں لکھا تھا حسب ذیل ہے۔

"میں چند باتوں میں مشورہ کرنا چاہتی ہوں اور میری غرض یہ ہے کہ سُنّی علما جو در اصل خارجی ہیں اپنی عظمت کا ہمارے علما کے نسبت زیادہ ڈنکا بجایا ہے خصوصاً شیخ سعدی اور حافظ نے اپنی خوش خاصی پیدا کر لی ہے میں چاہتی ہوں کہ اُن کے نام کے ساتھ کچھ ایسا کلنک کا ٹیکا لگے کہ دُنیا میں ہمیشہ اُن کے نام پر گالیاں پڑتے رہیں"۔

شیخ کے تصنیفات میں گلستان اور بوستان کو اُن کے کلام کا خلاصہ اور لب لباب

مانا گیا ہے اسلئے اِن دونوں کتابوں میں جو جو خوبیاں ہیں وہ ذیل میں بیان کیجاتی ہیں۔
شیخ کے زمانہ تک فارسی نثر لکھنے کی کوئی عام شاہ راہ مقرر نہیں ہوئی تھی۔ اکثر سیدھی سادی عبارت روزمرہ اور بول چال کے موافق لکھی جاتی تھی یا اہل علم کسی قدر خواص کے روزمرّہ میں تحریر کرتے تھے مگر شاعرانہ شوخی اور رجاوٹ پیدا کرنا اور اُس کے فقروں میں ایک خاص قسم کے وزن اور تول کا لحاظ رکھنا جاری نہیں ہوا تھا۔ خصوصاً کوئی اخلاقی کتاب عمدہ نثر میں شیخ کے زمانہ تک ایسی نہیں لکھی گئی تھی جس میں اخلاق کا بیان واقعاتِ نفس الامری کے ضمن میں کیا گیا ہو۔ اس قسم کے طرز تحریر نثر کا موجد شیخ ہی ہو گذرے ہیں اور انہی پر اس کا خاتمہ بھی ہو گیا۔ ظاہرا کوئی کتاب فارسی زبان میں گلستان اور بوستاں سے زیادہ مقبول و مطبوع خاص و عام نہیں ہوئی۔ ایران۔ ترکستان۔ تاتار۔ افغانستان اور ہندوستان میں ان دونوں کتابوں کی تعلیم ساڑھے چھ سو برس سے برابر جاری ہے۔ بچپن میں ان کی تعلیم شروع ہوتی ہے اور بڑھاپے تک مطالعہ کا شوق رہتا ہے۔ لاکھوں استادوں نے انہیں پڑھایا اور کروڑوں شاگردوں نے انہیں پڑھا۔ ان کے بیشمار نسخے خوشنویسوں کے قلم سے لکھے گئے اور بے انتہا ایڈیشن ٹائپ اور پتھر پر چھاپے گئے۔ مشائخ اور علما نے ان کی عزت کی۔ بادشاہوں نے ان کو سلطنت کا دستور العمل بنایا۔ منشیوں اور شاعروں نے ان کی فصاحت کے آگے سر جھکایا اور اُن کی تتبع سے عاجز رہنے کا اقرار کیا۔ ان کا نام جس طرح ایشیا میں مشہور رہا ہے اسی طرح یورپ میں عزت سے لیا جاتا ہے۔

اگرچہ یہ دونوں کتابیں حُسن قبول ۔ فصاحت بلاغت تہذیب اخلاق پند و نصیحت اور اور اکثر خوبیوں کے لحاظ سے باہمدگر ایسی مشابہت رکھتے ہیں کہ ایک کو دوسرے پر ترجیح دینی مشکل ہے لیکن اگر بعض وجوہ سے گلستاں کو بوستاں پر ترجیح دیجائے تو کچھ بیجا نہیں ہے کیونکہ فارسی نثر میں ظاہرا کوئی کتاب شیخ سے پہلے اور اُن کے بعد ایسی نہیں لکھی گئی جو گلستاں کے برابر مقبول ہوی ہو جس کی بنیاد محض اخلاقی پند و موعظت پر رکھی گئی ہے ۔

گلستاں کے ابواب کی عمدہ ترتیب ۔ اُس کے فقروں کی برجستگی ۔ اُس کے الفاظ کی شُستگی ۔ اُس کے استعارات کی خبرالت ۔ اُس کے تمثیلات و تشبیہات کی طرفگی ۔ اور پھر باوجود اِن تمام باتوں کے عبارت میں نہایت سادگی اور صفائی اسبات پر دلالت کرتی ہے کہ شیخ نے اپنی عمر عزیز کا ایک معتد بہ حصہ اُس کے تصنیف میں صرف کیا تھا اور اس کی تنقیح و تہذیب میں اپنے سلیقہ اور فکر سے پورا پورا کام لیا اس لئے جس سلیقے سے اس کی ترتیب شیخ نے کی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انکو اس کام میں بہت دقّت اٹھانی پڑی ہوگی ۔ اُس میں آپ نے زیادہ تروہ واقعات لکھے ہیں جو خود اُن پر گذرے ہیں یا اُن کے سامنے پیش آئے ہیں اور ہر ایک بات کی تکمیل کے لئے کسی قدر حکایتیں ایسے بھی لکھی ہیں جو کسی سے سنیں یا کتابوں میں پڑہیں تمثیلاً ملاحظہ ہوں گلستاں کے ابواب و حکایات ذیل ۔

(۱) سنے ہوے واقعات ۔ باب اول حکایت ۱ و ۳ و ۱۳ و ۲۱ و ۲۶ باب سوم حکایت ۳ و ۲۲ و ۲۸ باب چہارم حکایت ۷ ۔ باب ششم حکایت ۹ باب ہفتم حکایت ۷ ۔

(۲) دیکھے ہوے واقعات ۔ باب اول حکایت ۵ باب دوم حکایت ۲ و ۳ ا باب سوم

حکایت ۱۶ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۵ باب پنجم حکایت ۳ و ۹ و ۱۶ باب ہفتم حکایت ۴ و ۸ و ۱۸-

(۳) ذات پر گذرے ہوئے واقعات - باب اوّل حکایت ۱۰ و ۱۴ و ۱۷ و ۱۸ و ۳۵ باب دوم حکایت ۵ و ۷ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۶ و ۱۹ و ۲۳ و ۲۵ و ۲۶ و ۳۰ و ۳۴ باب سوم حکایت ۱۸ باب چہارم حکایت ۱ و ۹ باب پنجم حکایت ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ باب ششم حکایت ۱ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ باب ہفتم حکایت ۱۱ و ۱۷ و ۱۹-

اس تمام مجموعہ کو مصنف نے (۸) باب پر تقسیم کیا ہے اور ہر ایک باب میں اُس کے مناسب حکایتیں درج کی ہیں بلحاظ ہو وجہ حصر کتاب بر یکہ دیباچہ و خاتمہ و ہشت باب و ربط و تعلق حکایات متعلق ہر ہر باب جو اس کتاب کے دیباچہ کے بعد لکھی گئی ہے -

ظاہراً علم اخلاق کی کوئی فرع ایسی نہیں ہے جو بقدر ضرورت اُن میں بیان نہ کی گئی ہو - اس ترتیب کی قدر اُس وقت معلوم ہو سکتی ہے کہ اصل حکایتوں کو نامرتب کر کے ہر ایک حکایت سے جو نتیجے استخراج کئے گئے ہیں وہ اُن میں درج نہ کئے جائیں اور پھر تمام مجموعۂ حکایات کو جُدا جُدا بابوں پر تقسیم کر دیا جائے اور پوچھا جائے کہ وہ حکایت کون سے باب سے علاقہ رکھتی ہے اور یہ کون سے باب ہے -

گلستاں کا ترجمہ اسوقت تک جن زبانوں میں ہوا ہے ان کی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے -

نام زبان جس میں ترجمہ ہوا	نام مترجم	مقام جہاں ترجمہ ہوا	سنہ	کیفیت
لاطینی	جینٹس	امسٹرڈم	.	اصل کتاب معہ حواشی کا ترجمہ
عربی	فضل اللہ بن عبداللہ شیرازی	.	.	صرف وہی قطعوں کا ترجمہ

۲ عربی	جبرئیل	مصر	۔	نظم کا نظم نثر کا نثر میں ترجمہ
۳ ترکی	رشاد پادشاہ برادر سلطان عبد الحمید خاں	۔	۔	۔
۴ فرنچ	ڈوورائیر	پیرس	۱۶۳۴ء	۔
رر	گاڈین	۔	۱۷۸۹ء	۔
رر	سیمالیٹ	۔	۱۸۳۴ء	۔
رر	ڈیفریمری	۔	۱۸۵۸ء	۔
۵ جرمن	اولی ایریس	سلیزوک	۱۶۵۴ء	معہ تصاویر
رر	گراف	۔	۱۸۶۴ء	۔
۶ ڈچ	۔	امسٹرڈم	۱۶۵۴ء	۔
انگیریزی	گلیڈون	لنڈن	۱۸۰۸ء	۔
رر	جیمس راس	رر	۱۸۳۲ء	۔
رر	ایسٹوک	ہرٹفورڈ	۱۸۵۲ء	نظم کا نظم نثر کا نثر میں ۔
رر	پلاٹس	۔	۱۸۷۳ء	
رر	جس ڈیمولین	کلکتہ	۱۸۰۷ء	
۸ اردو	میر شیر علی افسوس	ہندوستان	بزمانہ مارکوئیس ولزلی گورنر جنرل ہند	رر
۹ بھاشا	پنڈت مہر جی داس	دہلی	۱۸۸۸	موسوم بہ پشپ باٹیکا ۔
۱۰ مرہٹی	مہاجن سیٹھ تاؤ ہوراؤ ونکٹس نے لے ۔	بمبئی	۱۸۹۱ء	رر پشپ دن

بنگالی اور گجراتی میں بھی اس کا ترجمہ ہونا سنا گیا ہے ۔

شیخ کی خانقاہ جو ایک پہاڑ کے نیچے گوشۂ شمال و مغرب میں شہر سے ملا ہوا ہے

وہ خواجہ شمس الدین صاحب دیوان کے روپیہ سے سعدی کی زندگی ہی میں بنی جس کے لئے صاحب دیوان موصوف نے پچاس ہزار دینار شیخ کو بہت ہی منت و سماجت کے ساتھ راضی کر کے دئے تھے۔ آخر عمر تک شیخ وہیں عزت نشین رہے۔ جب سے کہ شیخ نے سفر ترک کر کے شیراز میں اقامت اختیار کی اُن کے تمام اخراجات اور خانقاہ کے مصارف کے متکفل شمس الدین اور خواجہ علاء الدین رہے۔ شیخ کو دو بیبیاں ہونا اُن کے تصنیفات سے ظاہر ہوتا ہے ایک وہ جو حلب کے امیر کی لڑکی تھی جس کا ذکر اوپر ہو چکا (گلستان باب ۲ حکایت ۳۰)۔ دوسری وہ جس کے بطن سے ایک لڑکا تھا جس کے مرنے کا رنج سعدی نے بوستاں کے باب ۹ حکایت ۵۲ میں کیا ہے۔

شیخ کی وفات شیراز میں واقع ہوی جبکہ اتابکان فارس کے خاندان کا خاتمہ ہو چکا تھا اور ولایت فارس خانان تاتار کے حکومت میں آگئی تھی۔ آپکے وفات کی تاریخ کسی شاعر نے اسطرح کہی ہے۔

دُر بحر معارف شیخ سعدیؔ۔ کہ در دریائے معنی بود غواص۔ مہ شوال روز جمعہ رحش۔ بدان درگاہ رفت از دو دی اخلاص حق
یکے پرسید سالِ فوت گفتم۔ زخاصان بود ازاں تاریخ شد خاص۔
سنہ ۶۹۱ ہجری

شیخ کا مزار مقام دلکشا سے ایک میل جانب شرق پہاڑ کے نیچے واقع ہے۔ عمارت اس کی بہت بڑی اور مربع ہے اور قبر سنگین بنی ہوی ہے جس کا طول چھ فٹ اور عرض اڑھائی فٹ ہے قبر کے تمام ضلعوں پر کچھ عبارت قدیم نسخ خط میں کندہ ہے جس میں شیخ کا اور اُن کے تصنیفات کا حال درج ہے قبر ایک سیاہ رنگ کے چوبی قبر پوش سے جس پر سنہری کام ہے ڈھکی رہتی ہے اور اسپر شیخ ہی کا ایک شعر خط نستعلیق میں لکھا ہوا ہے۔

کریم خان زند نے اپنی حکومت میں شیراز کے قریب ایک احاطہ بنوایا ہے جو ہفتن کے نام سے مشہور ہے۔ اس احاطہ کے دروازہ پر شیخ سعدی اور حافظ کے شبیہیں نصف قد کے لگی ہوی ہیں۔ کپتان کلارک نے جو بوستان کا انگریزی ترجمہ کیا ہے اس میں شیخ کے اُس تصویر کا فوٹوگراف بھی چھپا ہے۔ شیخ کے شبیہ میں ایک کشکول اُن کے ہاتھ میں ہے اور تبر اُن کے کندھے پر ہے جو کہ اُس ملک کے سفر کرنے والوں کی خاص علامت ہے۔

فہرست اقوال — **الف** — اقوال سعدی

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ	نمبر شعر
۱۶۵	پرہیزگار اور نیک مرد سمجھ جس کا لباس پارساؤں کا سا ہو۔	۱۹۲	۴۱
۱۶۶	پرہیزگار کو لچوں کی صحبت مثل قیدخانہ کے ہے۔	۴۰۳	۹۵
۱۶۷	پیشہ ور اگر غیر ملک میں جائے گا تو بھوک کی تکلیف نہ اٹھائیگا (ہنر جاننے کے سبب سے)	۳۴۱	۷۸
۱۶۸	پھول تو جاتا رہا اور کانٹے رہ گئے۔	۴۰۵	۹۵
۱۶۹	پھول کے ساتھ کانٹا شراب کے ساتھ نشہ۔ خزانہ کے ساتھ سانپ ضرور ہوتا ہے۔	۵۰۴	۱۲۲
۱۷۰	پیاسا آدمی چشمہ کے پاس پہنچنے کے بعد مست ہاتھی کا بھی خوف نہ کرے گا۔	۱۸۵	۳۹
۱۷۱	پیاسے کے منہ میں موتی اور سیپی دونوں برابر ہیں۔	۳۰۹	۶۹
۱۷۲	پیاسے کو خواب میں بھی پانی کے چشمہ دکھائی دیتے ہیں۔	۴۹۲	۱۱۹
۱۷۳	پیٹ بہت بڑا بے صبرا ہے۔	۳۶۸	۸۴/۸۵
۱۷۴	پیٹ بھرے ہوئے آدمی کے نظر میں بھنے ہوئے مرغ کی کوئی قدر نہیں ہوتی۔	۳۱۳	۷۰
۱۷۵	پیٹ بھرے کو تو کی روٹی اچھی نہیں معلوم ہوتی مگر وہی روٹی بھوکے کے حق میں نعمت ہے۔	۸۲	۱۶
۱۷۶	پیٹ کے قیدی کو نیند نہیں آتی جب معدہ میں گرانی ہوتی یا بھوک لگتی ہے۔	۶۲۷	۱۰۱

(ت)

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر قول	نمبر صفحہ
۱۹۱	تکلیف کا حال اُس شخص کے روبرو کہنا بے سود ہے جس نے کبھی تکلیف نہ اُٹھائی ہو۔	۴۱۵	۹۷
۱۹۲	تکلیف کی سختی سے عاجز ہو کر نہ بیٹھ جاؤ دشمنوں سے مقابلہ کر۔	۲۱۷	۴۷
۱۹۳	تلوار پر ہاتھ لیجانا اُس وقت روا ہے جب تدبیر سے کام نہ چلے	۵۵۲	۱۳۴
۱۹۴	تنگ آنت ایک روٹی سے بھر جاتی ہے مگر تنگ آنکھ نعمت روئے زمین سے بھی نہیں بھر سکتی۔	۵۸۸	۱۴۲
۱۹۵	تندرستی کا اعتبار نہیں اور نہ مرض مہلک کو بالکلیہ موت کہا جا سکتا ہے۔	۴۲۴	۱۰۰
۱۹۶	تو یہ نکرے تو کیا کرے۔ عمر رسیدہ بڑھیا بد رفتاری سے اور قاضی معزول مردم آزاری سے۔	۷۳۷	۱۸۰
۱۹۷	توشہ بغیر آدمی کو مسافرت کے لئے قدم نہ اٹھانا چاہئے۔	۳۱۰	۶۹
۱۹۸	تونگر جو تجھکو نہیں کرتا اُس میں اللہ تعالےٰ کی تیرے مفید کوئی مصلحت ضرور ہے۔	۳۰۸	۶۹
۱۹۹	تین چیزیں بدون تین چیزوں کے پائدار نہیں رہ سکتیں۔ مال بے تجارت۔ علم بے بحث۔ ملک بے سیاست۔	۵۲۶	۱۲۸
	(ج)		
۲۰۰	جان ایک دم کی حفاظت میں اور دنیا دو نیستیوں کے درمیان ایک وجود ہے	۶۶۶	۲۶۰

(ح)

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر قول	نمبر صفحہ
۲۶۲	خوش نصیب وہی ہے جو نیکنامی اپنے ساتھ لے گیا۔	۱۱	۳
۲۶۳	خوشی کے ساتھ غم لگا ہوا ہے۔	۵۰۵	۱۲۲
۲۶۴	خوف لگا ہوا ہے لذت ہائے عیش کے ساتھ موت کا۔	〃	〃
۲۶۵	خوف نہ ہوتا جان کا اور کانٹوں کا تو دریا کے فوائد اور پھولوں کی صحبت اچھی ہوتی۔	۳۱۴	۹۷
۲۶۶	خون تیرا جائز ہے۔ فقیروں کے پاس۔ اگر تیرے مال میں سبیل نہ ہو۔	۶۸۹	۱۶۷
	(د)		
۲۶۷	دانہ دانہ ملکر ہی غلہ کا انبار ہو جاتا ہے۔	۶۶۱	۱۵۹
۲۶۸	درخت بے ثمر پر کوئی پتھر نہیں مارتا۔	۱۳۲	۲۷
۲۶۹	درخت زیادہ بڑھ جانے کے بعد اکھاڑا نہیں جا سکتا۔	۵۱	۱۰
۲۷۰	دسترخوان امراء سے اپنی جھونپڑی کا ٹکڑا زیادہ عزیز ہوتا ہے۔	۶۹۱	۱۶۷
۲۷۱	دشمن بدلہ لینے کے لئے موقع تاکتا رہتا ہے۔	۶۶۰	۱۵۹
۲۷۲	دشمن جب عاجز ہو جاتا ہے تو دوستی کرنے لگتا ہے۔	۵۷۲	۱۳۸
۲۷۳	دشمن جس بات کے کرنے کے لئے کہے اُس سے بچ اور اُس کے برعکس کر۔	۵۶۰	۱۳۵
۲۷۴	دشمن دوست نما پر اعتبار نہ کر۔	۳۶۰	۸۲
۲۷۵	دشمن سے اپنی تکلیف نہ بیان کر۔	۳۷۳	۸۷

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر شمار	صفحہ نشان
	غالب آجایا کرتی ہے ۔		
	(ر)		
۳۴۱	راحت اور آرام کی قدر وہی جانے جو کسی مصیبت میں پھنسے	۸۱	۱۶
۳۴۲	رازِ دل سچے دوست سے بھی نہ کہو ۔	۵۳۱ / ۵۳۲	۱۳۰
۳۴۳	رازِ دل کے ظاہر کرنے سے خاموش رہنا ہی اچھا ہے ۔	۵۳۴	۱۳۱
۳۴۴	راستی خدا کی خوشنودی کا باعث ہے ۔	۱۱۵	۲۴
۳۴۵	رحم اُس شخص پر نکرنا بجا ہے جو اپنے پر رحم نکرتا ہو ۔	۳۱۵	۷۱
۳۴۶	رحم کر مگر ظالم پر نہیں ۔	۵۵۷	۱۳۵
۳۴۷	رحم کرنا بُرے لوگوں پر اور معاف کرنا ظالموں کو گویا نیکوں اور مظلوموں پر ظلم کرنا ہے ۔	۵۲۸	۱۲۹
۳۴۸	رحم کرنا سانپ پر گویا آدم کے اولاد پر ظلم کرنا ہے ۔	۵۵۸	۱۳۵
۳۴۹	رحم کرنا شیر پر گویا بکریوں پر ظلم کرنا ہے ۔	۶۲۹	۱۵۱
۳۵۰	رحم کر غریب رعیت پر تاکہ تو دشمن سے تکلیف نہ اُٹھائے	۸۸	۱۸
۳۵۱	رحم نکر اُس بیل پر جو زیادہ کھاتا اور بہت سوتا ہو ۔	۷۱۲	۱۶۳
۳۵۲	رزق ضرور خداوند کریم پہنچائے گا خواہ کوشش کرے یا نکرے ۔	۴۶۵	۱۱۲
۳۵۳	رزق کے پیدا کرنے میں کاہلی نکرنی چاہیے ۔	۳۶۱	۸۳

نمبر سلسلہ		نمبر مصری	صفحہ نمبر
۴۱۳	شکر بجا لا خداوند کریم کا جس نے تجھے نیکی کرنے کی توفیق عطا کی ۔	۵۱۵	۱۲۶
۴۱۴	شکر کی قیمت اُس کے ذاتی جوہر کی وجہ سے ہے ۔	۶۴۴	۱۵۵
۴۱۵	شہوت پرستی سے بچنے کے متعلق باپ کی ایک نصیحت ۔ شہوت کی آگ سے بچنا چاہیئے تاکہ دوزخ کے عذاب میں گرفتار نہ ہو ۔	۵۸۹	۱۴۳
۴۱۶	شہوت جو مقبول خلائق ہونے کی غرض سے ترک کیجائے وہ حرام ہے ۔	۶۵۷	۱۵۸
۴۱۷	شیخی بگھارنا چھوڑ دے ۔	۲۶۵	۵۸
۴۱۸	شیریں کلامی سے ہاتھی بھی ایک بال میں کھینچا جا سکتا ہے ۔	۳۵۳	۸۱
	(ص)		
۴۱۹	صبر جس میں نہیں وہ عقلمند نہیں ۔	۲۸۰	۶۳
۴۲۰	صبر سے کام بنتا ہے اور جلدی سے بگڑتا ہے ۔	۵۹۶ / ۵۹۷	۱۴۴
۴۲۱	صبر کر اگر تو کسی کو آسودہ اور کسی کو رنجیدہ پائے یہانتک کہ وہ آسودہ فنا ہو جائے ۔	۱۶۶	۳۵
۴۲۲	صبر کر اگر کسی سے تکلیف پہنچے ۔	۲۶۲	۵۸
۴۲۳	صبر کرنا تیرانداز کا تیر چھوڑنے کے قبل عقلمندی ہے ۔	۶۳۴	۱۵۳

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر حکایت	صفحہ کتاب
۵۳۳	قطروں سے ہی دریا بنتا ہے۔	۶۵۹	۱۵۹
۵۳۴	قناعت اختیار کر اگر خوشگوار دولت کا خواہاں ہے۔	۲۳۷	۵۲
۵۳۵	قناعت سے زیادہ اور کوئی نعمت نہیں ہے۔	۲۷۹	۶۳
۵۳۶	قوت بازو سے روٹی کمانیوالا کسی کا احسان نہیں اٹھاتا۔	۳۰۴	۶۸
۵۳۷	قوت داد بازو رکھنے والے کے لئے یہ ضرور نہیں ہے کہ وہ اپنی جوانمردی عاجزوں پر جتلائے۔	۶۲۵	۱۴۶
۵۳۸	قوم کی بے آبروئی ہو جاتی ہے اگر اس میں کا ایک شخص ہی بیوقوفی کرتا ہے۔	۲۰۴/۲۰۵	۴۳
۵۳۹	قیامت کے دن اعمال پوچھے جائیں گے۔ حسب ونسب نہیں	۴۶۷	۱۱۳
۵۴۰	قیامت کے دن بڑی حسرت ہوگی جب نیکبخت غلام بہشت میں اور بدکار آقا دوزخ میں بھیجا جائے گا۔	۴۷۹	۱۱۶
۵۴۱	قیمت لعل اور پتھر کی ایک ہوتی۔ اگر بدخشاں کے سب پتھر لعل ہوتے۔	۶۱۲	۱۴۷
	(ک)		
۵۴۲	کار مفوضہ کے کرنے میں نہ گھبرا۔	۱۲۵	۲۶
۵۴۳	کتا احسان فراموش نہیں ہوتا۔	۷۱۰	۱۶۲
۵۴۴	کتے (دو) ایک مردار پر لڑ مرتے ہیں۔ مگر دس آدمی	۵۸۵	۱۴۲

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر حکایت	نمبر صفحہ
	ایک دسترخوان پر کھاتے ہیں۔		
۵۴۵	کتے کو اگر ڈھیلا مارو تو ہڈی سمجھ کر خوش ہوتا ہے۔	۵۰۰	۱۲۱
۵۴۶	کتے کو کتنا ہی دھوؤ پلید کا پلید رہے گا۔	۴۴۴	۱۰۵
۵۴۷	کتے کو گوشت ملجائے تو وہ تمیز نہیں کرتا کہ وہ اونٹ کا ہے یا گدھے کا۔	۵۰۲	۱۲۱
۵۴۸	کچے کھیت کو جو شخص کھا دالے گا۔ اُس کو کھلے کیوقت خوشے چننا پڑے گا	۱۳	۴
۵۴۹	کتے نے آدمی کا مرتبہ پایا (نیکوں کے ساتھ رہنے سے)	۵۸	۱۲
۵۵۰	کسی کام کو کرنے میں تشویش پیدا ہو تو وہ پہلو اختیار کرو جو بلا ضرر کے انجام پائے۔	۵۴۸	۱۳۳
۵۵۱	کمزوروں کو نہ ستانا۔	۷۲۶	۱۷۶
۵۵۲	کمینہ اور بے ایمان ہے وہ شخص جو اپنے مالک قدیم کے تھوڑے سے تغیر پر قدیمی حقوق کو بھولجائے۔	۱۰۵	۲۱
۵۵۳	کمینہ۔ دولتمند ہوجانے کے بعد چانٹی کھانے کا محتاج ہوجاتا ہے۔	۳۰۶	۶۹
۵۵۴	کمینہ۔ جب کسی ہنر میں سر بر نہیں ہوتا تو غیبت کرنے لگتا ہے۔	۶۲۴	۱۵۰
۵۵۵	کمینہ کے دروازہ میں سونے کے میخیں بھی جڑی ہوں تو وہ شریف نہیں کہا جاسکتا۔	۳۲۴	۷۳

(گ)

صفحہ نمبر کتاب	مکتوب نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر شمار
۱۰۵	۴۴۵	گدھا اگر مکہ کو بھی جاکر آئے تو گدھا ہی رہے گا۔	۵۶۹
۲۹	۱۴۰	گدھا صرف بوجہ اُٹھانیکی وجہ سے عزیز ہے۔	۵۷۰
۱۶۳	۴۷۶	گدھے کا بوجھ زمین پر گرا ہوا دیکھ پائے تو دل سے اُس پر مہربانی کر۔	۵۷۱
۲۶	۱۲۶	گردشِ زمانہ سے رنجیدہ مت ہو۔ صبر کا ثمرہ شیریں ہوتا ہے۔	۵۷۲
۹۶	۴۱۱	گردشِ زمانہ نے اچھے اچھے عیش کئے ہوئے لوگوں کی قبروں کے اطراف میں بھی کانٹے اُگا دئے۔	۵۷۳
۱۶۰	۶۶۴	گناہ بُرا ہے خصوصاً عالم کیلئے تو بہت ہی بُرا۔	۵۷۴
۴۱	۱۹۳	گنہگار توبہ کرتے ہیں عارف بخشش چاہتے ہیں۔	۵۷۵
۵۷	۲۶۰	گنہگاروں کو بھی شفقت کی نظر سے دیکھو۔	۵۷۶
۲۳	۱۰۸	گوشہ عافیت اختیار کرنے سے کوئی عیب جوئی اور حرف گیری نہیں کر سکتا۔	۵۷۷
۸۰	۳۴۷	گھر چھوڑنیکے بعد کل دنیا اپنی ہی جگہ ہے۔	۵۷۸
۱۰۰	۴۲۵	گھر تو گرنے کو ہے اور صاحب مکان اُس کے نقش و نگار وغیرہ کی فکر میں ہے۔	۵۷۹
۹	۴۱	گھوڑا دُبلا ہی کیوں نہ ہو گدھے سے اچھا۔	۵۸۰
۹	۴۴	گھوڑا ہی لڑائی میں کام آتا ہے (دُبلا کیوں نہ ہو) بیل کام نہیں آتا۔	۵۸۱

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر قول	صفحہ
۵۸۲	گھوڑے سوار کو کیچڑ میں دھنسے ہوئے گدھے کا خیال بھی ضرور ہے۔	۶۷۳	۱۶۲
	(ل)		
۵۸۳	لالچ کی گردن اونچی ہوا کرتی ہے۔	۳۶۷	۸۴
۵۸۴	لالچی ایک جہان لیکر بھی بھوکا ہی رہتا ہے اور قانع ایک روٹی سے سیر ہوتا ہے۔	۵۰۶	۱۳۱
۵۸۵	لالچی کی سیری کبھی نہ ہوگی۔	۴۹۹	۱۳۱
۵۸۶	لالچی فرش کو بھی دسترخوان سمجھتا ہے۔	۵۰۱	۱۳۱
۵۸۷	لالچ کا دروازہ اپنے اوپر کھولنے کے بعد پھر اُس کو سختی سے بند کر دینا چاہیے۔	۱۰۲	۳۱
۵۸۸	لذیذ چیزیں بھی فائدہ نہیں دیتیں۔ جب معدہ بھرا ہوتا ہے۔	۲۹۰	۶۵
۵۸۹	لڑائی جو دو شخصوں میں ہوتی ہے وہ مثل آگ کے ہے اور چغلخور اس میں لکڑیاں ڈالنے والا ہوتا ہے۔	۵۴۲	۱۳۲
۵۹۰	لڑائی کا موقع دکھائی دے تو نرمی اختیار کر۔	۳۵۴	۸۱
۵۹۱	لڑائی کے ہتیار نامردوں کے جسم پر بے سود ہیں۔	۲۰۲	۴۳
۵۹۲	لڑائی مکر ست ہاتھی سے۔	۶۱۸	۱۴۹
۵۹۳	لڑائی دمنڈھے سے) کریگا تو جلد اپنا سر ٹوٹا ہوا دیکھے گا۔	۶۱۶	۱۴۸

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ	[illegible]
۵۹۴	لڑکے میں نرمی اور دلیری کی صفت ہو تو اُس کو کوئی اندیشہ نہیں ہے۔	۳۳۸	۷۷
۵۹۵	لڑائی نکر اُس سے جو صلح چاہے۔	۵۵۰	۱۳۴
۵۹۶	لڑنے میں جو چُست نہو وہ معاملہ کا بھی ٹھیک نہ ہوگا۔	۶۰۹	۱۴۷
۵۹۷	لڑتو ایسے شخص سے جس پر غالب آسکو یا اپنے کو بچا سکو۔	۱۸	۵
۵۹۸	لعل کو (جو پتھر ہے مگر برسوں کے بعد لعل بنتا ہے) دم بھر میں نہ توڑ۔	۶۵۱	۱۵۷
۵۹۹	لکڑی سوکھ جانے کے بعد موڑی نہیں جا سکتی۔	۴۵۲	۱۰۸
۶۰۰	لنگڑا گدھا منزل طے کر جاتا ہے اور تیز گھوڑا رہ جاتا ہے	۲۲۰	۴۸
۶۰۱	لوہے کا جوہر ہی اچھا نہ ہو تو کوئی صیقل گر اُس کو اچھا نہیں بنا سکتا۔	۴۴۲	۱۰۵
۶۰۲	لیاقت دولت کے جمع کرنے میں نہیں ہے بلکہ لوگوں کے دلوں کو اپنے قبضہ میں لانے میں لیاقت ہے۔	۴۷۵	۱۱۵
۶۰۳	لیلی کو مجنوں کی آنکھ سے دیکھا جائے تو اُس کے دیکھنے کا بھید کھلے گا۔ (م)	۴۱۴	۹۷
۶۰۴	مارتے ہیں جوانمرد دشمن کو زور سے اور معشوق عاشق کو محبت سے (م)	۳۹۲	۹۲
۶۰۵	مال آرام کے لئے ہے نکہ زندگی مال جمع کرنیکے لئے	۵۱۰	۱۲۵

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر مقولہ	صفحہ
	امیر ہوں یا غریب۔		
۶۲۰	مرد بے مروت مثل عورت کے ہے۔ اور لالچی پرہیزگار مثل لٹیرے کے۔	۶۸۷	۱۶۶
۶۲۱	مرد کی زینت مردمی ہے اور عورتوں کی زینت خوبروئی اور خوش لباسی۔	۴۳۱	۱۰۱
۶۲۲	مردم آزار فقیر سے نیک خو سپاہی اچھا۔	۶۸۶	۱۶۶
۶۲۳	مردم آزار کا مددگار مصیبت کے دن کوئی نہیں ہوگا۔	۵۹۱	۱۴۳
۶۲۴	مردم آزار انسان سے گدھے اور بیل اچھے ہیں۔	۱۴۱	۲۹
۶۲۵	مردوں کو کوشش کرنا چاہیئے۔	۴۵	۹
۶۲۶	مرض جب بڑھ جاتا ہے تو گنڈا اور تعویذ کچھ کام نہیں آتے	۴۲۷	۱۰۰
۶۲۷	مرنا تخت پر ہو یا زمین پر یکساں ہے۔	۳۶	۸
۶۲۸	مرنیوالا تو مر رہا ہے اور اُس کی عورت اُسکو صندل مل رہی ہے۔	۴۲۶	۱۰۰
۶۲۹	مسافر کی کمر میں بھوک کے وقت اشرفی اور ٹھیکری یکساں ہے	۳۱۰	۶۹
۶۳۰	مسافر کو جان کی امید چھوڑ دینی چاہیئے اگر وہ رات کے وقت جنگل میں سو جائے۔	۲۱۵	۴۶
۶۳۱	مشتاق رکھنا بیزار کر دینے سے اچھا ہے۔	۳۹۹	۹۴
۶۳۲	مشک وہ ہے جو خود ہی خوشبو دے نہ کہ عطار اُس کو	۶۴۷	۱۵۶

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر قول	صفحہ
۶۴۷	مقسوم بغیر شکار۔ اور قضا کے بغیر موت نہیں آتی۔	۳۲۱	۷۳
۶۴۸	ملامت اپنے اوپر کرتا رہے گا تو کسی کی جھڑکی تو نہ سنے گا	۲۴۰	۵۳
۶۴۹	ملک اور دین کے دشمن ہیں۔ بادشاہ بے حلم اور زاہد بے علم۔	۵۶۵	۱۳۷
۶۵۰	ملک رانی کے قبل۔ تمیز۔ تدبیر۔ اور عقل ضرور ہے۔	۶۵۵	۱۵۸
۶۵۱	ملک کی رونق اور دین کی ترقی۔ عقلمندوں اور پرہیزگاروں سے ہوتی ہے۔	۵۲۳	۱۲۸
۶۵۲	منت ہمسایہ اٹھا کر بہشت میں جانا اور دوزخ کا عذاب سہنا دونوں برابر ہے۔	۲۸۳	۶۳
۶۵۳	موت آنے کے بعد بادشاہ اور فقیر میں تمیز باقی نہیں رہتی	۱۶۷	۳۵
۶۵۴	موت آئے بغیر آدمی نہیں مرتا پھر بھی آدمی اژدہے کے منہ میں عمداً نہ جانا چاہیئے۔	۳۴۶	۷۹
۶۵۵	موت جب آپہنچتی ہے تو بھاگنے والے کے پاؤں کو بھی باندھ دیتی ہے۔	۳۲۲	۷۳
۶۵۶	موت سے پہلے مرنا اور مقسوم سے بڑھکر کھانا بعید از عقل ہے	۶۷۷	۱۶۳
۶۵۷	موت کے آئے بغیر شیر بھی نہیں کھائے گا۔	۶۸۱	۱۶۴
۶۵۸	موتی جو اچھا ہوتا ہے ہر شخص اُس کا خریدار ہوتا ہے۔	۳۳۹	۷۸
۶۵۹	موتی کی نفاست نہیں جاتی اگر وہ کیچڑ میں بھی گر پڑے۔	۶۴۱	۱۵۵

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر حکایت	نمبر صفحہ
۶۷۲	ناداں لڑکے سے بھی بعض وقت نشانہ لگجاتا ہے۔	۳۷۵	۸۴
۶۷۳	ناداں سے لڑنیوالے عقلمند کو۔ اپنی عزت کی امید نہ رکھنی چاہیے۔	۶۳۵	۱۵۴
۶۷۴	نازک آدمی کی مجال نہیں کہ بہادر سے لڑے۔	۶۲۰	۱۴۹
۶۷۵	نازنکر اپنی خوشس بیانی۔ نادانوں کی خوشامد اور اپنے غرور پر۔	۵۸۴	۱۴۲
۶۷۶	ناشکر گذار انسان سے شکر گذار کتا اچھا۔	۷۰۹	۱۷۲
۶۷۷	ناعاقبت اندیش آخر پر نقصان اٹھاتا ہے۔	۴۲۱	۹۹
۶۷۸	نالائق اولاد کے پیدا ہونے سے سانپ کا پیدا ہونا اچھا	۴۶۸	۱۱۳
۶۷۹	نالائق عقلمندوں پر سبقت نہیں لیجا سکتے۔	۴۲	۹
۶۸۰	نالائقوں کو تعلیم و تربیت کرنا بیفائدہ ہے۔	۶۴۴	۱۵۵
۶۸۱	نام اُس شخص کا مرنے کے بعد نہیں لیا جاتا جس سے کچھ فائدہ نہ پہنچا ہو۔	۶۷۰	۱۶۱
۶۸۲	نامعلوم بات کے پوچھنے میں شرم نکرنا دانائی کی علامت ہے	۶۹۵	۱۶۸
۶۸۳	نشان کسی کا زمین کے اوپر باقی نہیں رہا کتنے ہی اچھے اچھے نامور ہو گذرے۔	۳۷	۸
۶۸۴	نشہ اُس شخص کا جو کسی کے حسن پر فریفتہ ہو کر مست ہو گیا ہو روز قیامت کے صبح کو اُتر سکے گا۔	۴۰۸	۹۵

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر حکایت	صفحہ نمبر
۶۹۹	نوکروں پر بیجا خفگی نکرنی چاہئے۔	۴۸۰	۱۱۶
۷۰۰	نوکری کرکے سنہری پٹکہ باندھے رہنے سے جَو کی روٹی پر بسر کرنا اچھا	۱۷۸	۳۷
۷۰۱	نوکری کرنے سے بیکار رہنا اچھا۔	۱۰۷	۲۲
۷۰۲	نیکبخت وہی ہے جس نے کھایا اور فائدہ اٹھایا اور بدبخت وہ ہے جس نے جمع کیا اور مرگیا۔	۵۱۱	۱۲۵
۷۰۳	نیک روش اختیار کرتا کہ دشمن تیرے عیوب نہ بیان کرسکے۔	۲۳۳	۵۱
۷۰۴	نیک شخص کا نام ہمیشہ زندہ رہتا ہے مثل نوشیروان عادل کے	۱۳۵	۲۸
۷۰۵	نیک نامی کو گذشتہ لوگوں کے نہ مٹا۔	۱۹۱	۴۰
۷۰۶	نیکی جو مرفہ الحالی میں نہیں کرتا وہ مفلسی کے زمانہ میں سختی اُٹھائیگا۔	۵۹۰	۱۴۳
۷۰۷	نیکی کچھ نہ کچھ اپنے مرنے کے قبل ہی کرلے۔	۳۸	۸
۷۰۸	نیکی کر اگر خدا کی مہربانی چاہتا ہے۔	۱۴۳	۲۹
۷۰۹	نیکی کے باعث ہی حاتم کا نام مشہور رہے۔	۲۷۶	۶۲
	(و)		
۷۱۰	وزیر فرشتہ بنجاتا اگر خدا سے بھی اُتنا ہی ڈرتا جتنا کہ وہ اپنے بادشاہ سے خوف کرتا ہے۔	۱۷۰	۳۶
۷۱۱	وزیر مثل طبیب کے ہوتا ہے۔	۱۸۱	۳۸
	(ھ)		

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل	باب
	دیباچہ	**دیباچہ**	
	بیت	**بیت**	
۱	از دست و زبانِ کہ برآید کز عہدۂ شکرش بدر آید	کس کی زبان اور کس کا قلم ہے جو اس کے (خداوند کریم کے) شکریہ کا حق ادا کر سکے۔	دیباچہ
	قطعہ	**قطعہ**	
۲	بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش عذر بدرگاہِ خدائے آورد ورنہ سزاوار خداوندیش کس نتواند کہ بجائے آورد	بندہ وہی اچھا جو اپنے گناہوں کی درگاہ ایزدی میں معافی چاہے ورنہ کس کی قدرت ہے کہ اس کی خداوندی کے لائق (خدمات بجالا سکے۔	رر
۳	پردۂ ناموسِ بندگان بگناہِ فاحش نہ دڑود وظیفہ روزی بہ خطائے منکر نہ بڑو۔	بندوں کے گناہوں کے شرمناک پردہ کو فاش نہیں کرتا۔ اور خطائے بد کے سرزد ہونے پر کسی کی روزی بند نہیں کرتا۔	رر
	قطعہ	**قطعہ**	
۴	اے کریمے کہ از خزانۂ غیب	اے کریم جبکہ نصاریٰ اور آتش پرستوں	رر

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۴	گبر و ترسا وظیفہ خور داری دوستاں را کجا کنی محروم تو کہ با دشمناں نظر داری	کو بھی تو اپنے خزانہ غیب سے رزق پہونچاتا ہے۔ اور دشمن پر نظر عنایت رکھتا ہے تو اپنے دوستوں کو کیونکر ناامید کریگا۔	دیباچہ
	قطعہ	**قطعہ**	
۵	ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری	ابر۔ ہوا۔ آفتاب۔ ماہتاب اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں تاکہ تجھے آب و دانہ میسر ہو۔ اور تو ان کو غفلت کے ساتھ (خدا کی یاد کے بغیر) نہ کھائے (جبکہ) وہ سب تیرے لئے سرگرداں اور خدا کے فرماں بردار ہیں تو انصاف سے بعید ہے کہ تو خدا کا حکم بجا نہ لائے۔	؍؍
	بیت	**بیت**	
۶	کرم بیں و لطف خداوندگار گنہ بندہ کردست و او شرمسار	خداوند کریم کے مہربانیوں اور بخششوں کو دیکھ (کہ) گناہ تو بندہ کرتا ہے اور وہ شرمندہ ہوتا ہے۔	؍؍
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۷	کانرا کہ خبر شد خبرے باز نیامد	جن کو (اصل حال معلوم ہوگیا) ان کو اس	؍؍

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
		طرف کا خیال ہی نہیں رہتا۔	دیباچہ
	از رباعی	**از رباعی**	
۸	ہر عیب کہ سلطاں بہ پسندد ہنر است	ہر عیب جس کو بادشاہ پسند کرے ہنر ہے	〃
	نظم	**نظم**	
۹	ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت رفت و منزل بدیگرے پرداخت واں دگر پخت ہمچنیں ہوسے ویں عمارت بسر نبرد کسے	جو آیا اُس نے نئی عمارت بنائی مر گیا اور عمارت دوسروں کے لئے خالی کر رکھا۔ اُس دوسرے نے (بھی) ایسی ہی ہوس کی (مگر) یہ عمارت کسی کے ساتھ نہیں گئی۔	〃
۱۰	یار ناپائدار دوست مدار دوستی را نشاید ایں غدار	جو دوست دوستی پر قائم نہیں رہتا اُس سے دوستی نہ رکھ۔ یہ بے وفا دوستی کے لائق نہیں ہوتا۔	〃
۱۱	نیک و بد چوں ہمی بہ باید مرد خنک آں کس کہ گوئے نیکی برد	نیک اور بد دونوں کو بھی آخر مرنا ہے دگر خوش نصیب وہی ہے جو نیکنامی کی بازی لے گیا۔	〃
۱۲	برگِ عیش بگور خویش فرست کس نیارد ز پس ز پیش فرست	اپنی قبر پر عیش و آرام کا سامان آپ ہی پہلے بھیج۔ تیرے بعد تیرے لئے وہاں کوئی نہیں بھیجے گا۔	

نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل	[illegible]
۱۳	ہرکہ مزروع خود خورد بخوید وقت خرمنش خوشہ باید چید	جس شخص نے کہ اپنی کچی کھیتی کھائی کھلے کے وقت اُس کو خوشے چننا پڑے گا	
	قطعہ	قطعہ	
۱۴	کنونت کہ امکان گفتار ہست بگوائے برادر بلطف و خوشی کہ فردا چو پیک اجل در رسد بحکم ضرورت زباں در کشی	اب کہ تجھکو بات کرنیکی قدرت ہے اے بھائی لطف و خوشی سے باتیں کر (کیونکہ) جب کل موت کا پیام پہونچیگا توخود بخود زبان بند رہے گی۔	دیباچہ
	قطعہ	قطعہ	
۱۵	زباں در دہانِ خردمند چیست کلیدِ درِ گنج صاحب ہنر چو در بستہ باشد چہ داند کسے کہ جوہر فروش است یا پیلہ ور	عقلمند کے منہ میں زبان کیا ہے (گویا) خزانہ صاحب ہنر کے دروازہ کی کنجی ہے۔ جب دروازہ بند ہو تو کوئی کیا جانے کہ جواہر فروش ہے یا بساطی۔	〃
	قطعہ	قطعہ	
۱۶	اگرچہ پیش خردمند خامشی ادبست بوقت مصلحت آں بہ کہ در سخن کوشی	اگرچہ خاموش رہنا عقلمند کے پاس ادب ہے مگر مصلحت کے وقت یہی بہتر ہے کہ بات کرنے کی کوشش کیجائے۔	〃

نمبر	اقوال		ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۱۷	دو چیز طیرۂ عقل است دم فروبستن بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی		دو باتیں عقل کے خلاف ہیں بات کرنے کے وقت خاموش رہنا۔ اور خاموش رہنے کے وقت بات کرنا۔	دیباچہ
	بیت		**بیت**	
۱۸	چو جنگ آوری باکسے برستیز کہ از وے گزیرت بود یا گریز		جب لڑنا ہے تو ایسے شخص سے لڑ کہ تو اُس پر غالب آسکے یا بھاگ جاسکے	رر
۱۹	ہر چہ نپاید دلبستگی را نشاید۔		جو چیز کہ بہت دن ٹکنے والی نہو اُس پر دل نہ لگانا چاہئے۔	رر
	از قطعہ		**از قطعہ**	
۲۰	دولتِ جاوید یافت ہر کہ نکو نام زیست کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را		جس شخص نے کہ اپنی زندگی نیکنامی سے بسر کی اُس نے دولت جاوید پائی کیونکہ اُس کے مرنے کے بعد ذکر خیر اُس کے نام کو زندہ کرتا رہیگا	رر
۲۱	حاجت مشاطہ نیست روئے دلارام را		دل کو فرحت بخشنے والی حسین عورت کے لئے مشاطہ کی ضرورت نہیں ہے	رر
	مثنوی		**مثنوی**	
۲۲	سخنداں پروردہ پیر کہن بیندیشد آنگہ بگوید سخن		جو شخص کہ گفتگو مناسب و نامناسب کو جانتا ہو۔ جس کی ساری عمر تقریر کرنے	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نام باب
		میں گذری ہوا ور زمانہ دیدہ ہو وہ سوچنے کے بعد بات کرتا ہے ۔	دیباچہ
	از نظم	از نظم	
٢٣	مزن بے تامل بگفتار دم نکو گوے گر دیر گوئی چہ غم	بے سوچے سمجھے بات نکر ۔ دیر سے بولے تو مضایقہ نہیں مگر اچھی طرح ۔	،،
٢٤	بیندیش وانگہ برآور نفس وزاں پیش بس کن کہ گویند بس	سوچ اور اٹس کے بعد بولنے پر آمادہ ہو اور بس کہر کہنے کے قبل ہی ختم کر ۔	،،
٢٥	بنطق آدمی بہتر است از دواب دواب از تو بہ گر نگوے صواب	گویائی کے سبب سے ہی آدمی کو حیوان پر شرف ہے اگر تو اچھی بات نکرے تو تجھ سے حیوان اچھا ۔	،،
	از نظم	از نظم	
٢٦	ہر کہ گردن بدعوی افرازد خویشتن را بگردن اندازد	جو شخص کہ غرور سے گردن اٹھاتا ہے وہ اپنے آپ کو ذلیل کرتا ہے ۔	،،
٢٧	اوّل اندیشہ آنگہے گفتار پاے بست آمدست وپس دیوار	پہلے سوچنا بعد بولنا چاہئے ۔ کیونکہ پایہ تیار کرنے کے بعد ہی دیوار اٹھائی جاتی ہے ۔	،،
	از قطعہ	از قطعہ	
٢٨	گربہ شیر ست در گرفتن موش	چوہوں کے پکڑنے میں بلی شیر ہے	،،

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
۲۸	لیک موش ست در مصاف پلنگ	لیکن چیتے کے مقابلہ میں وہ مثل چوہے کے ہے۔	دیباچہ
	مصرع	مصرع	
۲۹	مردیت بیاز مائے وانگہ زن کن	اپنی مردمی کو آزما پھر شادی کر۔	〃
	باب اوّل	پہلا باب	
	در سیرت بادشاہاں	بادشاہوں کے خصلتوں کے ذکر میں	
۳۰	ہر کہ دست از جاں بشوید۔ ہر چہ در دل دارد بگوید۔	جو شخص کہ اپنی جان سے نا امید ہوتا ہے وہ جو کچھ دل میں آئے بک دیتا ہے	باب ح ا
	بیت	بیت	
۳۱	وقتِ ضرورت چو نماند گریز دست بگیرد سرِ شمشیرِ تیز	جب ضرورت کے وقت بھاگنے کا موقع نہیں ملتا۔ تو تیز شمشیر کے سر کو (پھلا) ہاتھ سے پکڑ لیتا ہے۔	〃 〃
۳۲	دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔	مصلحت آمیز جھوٹ فتنہ انگیز راستی سے بہتر ہے۔	〃 〃
	بیت	بیت	
۳۳	ہر کہ شاہ آں کند کہ او گوید حیف باشد کہ جز نکو گوید	بادشاہ جس کے کہنے کے مطابق عمل کرتا ہو اُس کو نیکی کے سوا کوئی بات کہنا لازم نہیں۔	〃 〃

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
	نظم	**نظم**	
۳۴	جہاں اے برادر نماند بکس دل اندر جہاں آفریں بند و بس	اے بھائی دنیا کسی کا ساتھ نہیں دیتی ہے اس لئے خدا سے ہی دل لگا اور بس	باب ح ۱
۳۵	مکن تکیہ بر ملک دنیا و پشت کہ بسیار کس چوں تو پرورد و کشت	سلطنت اور دنیا پر اعتبار نہ کر اُس کو پشت پناہ نہ بنا۔ کیونکہ اُس نے تجھ جیسے بہتوں کو پرورش کیا اور مار بھی ڈالا۔	" "
۳۶	چو آہنگ رفتن کند جان پاک چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک	جب رُوح جانیکا قصد کر لیتی ہے تخت پر یا زمین پر مرنا یکساں ہے	" "
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۷	بس نامور بزیر زمیں دفن کردہ اند کز ہستیش بروئے زمیں یک نشاں نماند زندہ است نام فرخ نوشیرواں بعدل گرچہ بسے گزشت کہ نوشیرواں نماند	بہت سے نامور زمین میں دفن کئے گئے ہیں جن کی ہستی کا کوئی نشان زمین پر باقی نہیں رہا۔ اگرچہ نوشیرواں کو مرکر بہت زمانہ گذرا۔ مگر صرف نیکی کی وجہ سے اُس کا مبارک نام ابتک زندہ ہے۔	" " ح ۲
۳۸	خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند	اے بھلے آدمی۔ نیکی کئے جا اور عمر کو غنیمت جان۔ قبل اس کے کہ کسی کے مرنے کی آواز سننے میں آئے۔	" "

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۳۹	کوتاہ خردمند بہ از نادان بلند۔	ٹھینگنا عقلمند لمبے احمق سے اچھا۔	باب ۳ ح
۴۰	ہر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر	جو چیز قد میں چھوٹی ہے وہ قیمت میں بڑی ہوتی ہے۔	〃
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۴۱	اسپ تازی اگر ضعیف بود ہمچناں از طویلۂ خر بہ	عربی گھوڑا اگر دبلا بھی ہو تب بھی طویلے کے گدھوں سے اچھا۔	〃
	رباعی	**رباعی**	
۴۲	تا مرد سخن نہ گفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد	جب تک کہ آدمی بات چیت نہیں کرتا اُس کی بھلائی اور بُرائی چھپی رہتی ہے	〃
۴۳	ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست شاید کہ پلنگ خفتہ باشد	ہر جنگل کے نسبت خیال نکر کہ خالی ہے ممکن ہے کہ اُس میں تیندوا سوتا ہو۔	〃
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۴۴	اسپ لاغر میاں بکار آید روز میداں نہ گاؤ پرواری	لڑائی کے دن دُبلا گھوڑا ہی کام آتا ہے موٹا بیل کام نہیں آتا۔	〃
۴۵	اے مرداں بکوشید۔ تا جامۂ زناں نپوشید	بہادرو کوشش کرو۔ ہرگز عورتوں کے ایسے کپڑے نہ پہنو۔	〃
۴۶	محالست کہ ہنرمنداں بمیرند و بے ہنراں جائے ایشاں بگیرند۔	مشکل ہے کہ ہنرمند مرجائیں اور بے ہنر اُن کے جانشیں ہوں۔	〃

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب و حکایت
	بیت	**بیت**	
۴۷	کس نیاید بہ زیرِ سایۂ بوم ور ہما از جہاں شود معدوم	ہما۔ اگر جہان سے ناپید بھی ہو جائے تو الّو کے سایہ کے نیچے کوئی نہیں آئے گا۔	باب ۱ ح ۳
۴۸	دہ درویش در گلیمے بخسپند و دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند۔	دس فقیر ایک کمل میں سو رہیں گے مگر دو بادشاہ ایک ملک میں نہیں رہ سکتے	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۹	نیم نانے گر خورد مرد خدائے بذلِ درویشاں کند نیمے دگر	فقیر اگر آدھی روٹی آپ کھاتا ہے تو دوسری آدھی محتاجوں کو دیدیتا ہے	؍؍
۵۰	ہفت اقلیم ار بگیرد بادشاہ ہمچناں در بندِ اقلیمے دِگر	دِگر، بادشاہ ساتوں ولائتیں بھی لے لیتا ہے۔ تو پھر بھی اور ولایت لینے کی فکر میں رہتا ہے۔	؍؍
	نظم	**نظم**	
۵۱	درختے کہ اکنوں گرفت ست پائے بہ نیروئے شخصے بر آید زجائے وگر ہمچناں روزگارے ہلے بگردونش از بیخ بر نگسلے	جس درخت نے کہ ابھی جڑ پکڑی ہے وہ ایک شخص کے طاقت سے اُکھڑ سکتا ہے اگر اس کو اسی طرح چند روز چھوڑ دیا جائے تو آئندہ چرخی سے بھی اس کو تو جڑ سے نہ اُکھاڑ سکے گا۔	باب ۱ ح ۴

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
۵۲	سرِ چشمہ شاید گرفتن بہ بیل چو پُر شد نشاید گزشتن بہ پیل	چشمہ کی سوت کو سلائی سے بند کر سکتے ہیں۔ جب وہ بھر گیا تو ہاتھی (کو آڑے میں رکھنے) سے بھی نہ روکا جا سکے گا۔	باب ح ۴۴
	بیت	**بیت**	
۵۳	پرتوِ نیکاں نگیرد آنکہ بنیادش بد است تربیت نااہل را چوں گردکاں برگنبد است	جس کی بنیاد ہی بد ہے وہ نیکوں سے فیض نہیں پا سکتا۔ نااہل کو تربیت کرنا گویا گیند کو گنبد پر رکھنا ہے۔	//
۵۴	آتش کشتن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن و بچہ اش نگہداشتن کار خردمنداں نیست۔	آگ بجھا کر چنگاری کو چھوڑ دینا سانپ کو مار کر اس کے بچہ کو پالنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔	//
	قطعہ	**قطعہ**	
۵۵	ابر گر آبِ زندگی بارد ہرگز از شاخِ بید بر نخوری	ابر اگر آبِ حیات بھی برسائے تو ہرگز بید کے درخت سے پھل نہیں کھائے گا۔	//
۵۶	با فرومایہ روزگار مبر کز نئے بوریا شکر نخوری	کمینے کے ساتھ اپنی اوقات ضائع نہ کر کیونکہ بانس یا نرکل سے شکر نہیں کھائے گا۔	//
	قطعہ	**قطعہ**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب حکایت
۵۷	پسر نوح بابداں بنشست خاندانِ نبوتش گم شد	نوح علیہ السلام کا بیٹا بدوں کی صحبت میں بیٹھا تو اُس کے نبوت کا خاندان گم ہو گیا۔	باب ۱ ح ۴
۵۸	سگِ اصحابِ کہف روزے چند پئے نیکاں گرفت مردم شد	اصحاب کہف کا کتّا چند دن نیکوں کے ساتھ رہا تو اُس نے آدمی کا مرتبہ پایا۔	״ ״
	از نظم	**از نظم**	
۵۹	دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شمرد	دشمن کو ضعیف اور ناتواں نہ سمجھنا چاہئے	״ ״
۶۰	دیدیم بسے کہ آب سرچشمۂ خورد چوں بیشتر آمد شتر و بار ببرد	اکثر دیکھا گیا ہے کہ چھوٹے چشمہ کا پانی جب بڑھ گیا تو اونٹ کو بوجھ سمیت بہا لے گیا۔	
	بیت	**بیت**	
۶۱	عاقبت گرگ زادہ گرگ شود گرچہ با آدمی بزرگ شود	آدمی کی صحبت میں رہکر بڑا کیوں نہ ہوا ہو۔ بھیڑیے کا بچہ بھیڑیا ہی ہو گا۔	״ ״
	قطعہ	**قطعہ**	
۶۲	شمشیرِ نیک ز آہنِ بد چوں کند کسے	برے لوہے سے کوئی اچھی تلوار کیسے بنا سکے گا۔	״ ״
۶۳	ناکس بتربیت نشود اے حکیم کس	اے عقلمند تعلیم اور تربیت سے نا اہل	״ ״

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
		لائق نہیں ہوسکتا۔	باب ۱ ح ۴
۶۴	باراں کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس	بارش کے طبعی پانی کی لطافت میں کوئی اختلاف نہیں ہے (مگر) باغ میں لالہ اوگتا ہے اور کھاری زمین میں گھاس۔	؍؍ ؍؍
	قطعہ	قطعہ	
۶۵	زمینِ شورہ سنبل بر نیارد درو تخمِ عمل ضایع مگرداں	کھاری زمین میں سنبل نہیں پیدا ہوگا اس لئے اُس میں تخم امید بو کر رائیگاں نکر	؍؍
۶۶	نکوئی بابداں کردن چنانست کہ بد کردن بجائے نیک مرداں	بدوں کے ساتھ نیکی کرنا ایسا ہی ہے جیسا نیکوں کے ساتھ بدی۔	؍؍ ؍؍
۶۷	تونگری بہ ہنرست نہ بمال۔ وبزرگی بہ عقل است نہ بسال۔	تونگری ہنر سے ہے مال سے نہیں بزرگی عقل سے ہے بڑی عمر ہونے سے نہیں۔	باب ۱ ح ۵
	مصرع	مصرع	
۶۸	دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست	جب خدا مہربان ہوتا ہے تو دشمن کیا کرسکتا ہے۔	؍؍ ؍؍
	از قطعہ	از قطعہ	
۶۹	توانم آنکہ نیازارم اندرون کسے حسود را چہ کنم کو زخود برنج درست	یہ میرے اختیار میں ہے کہ کسی کے دل کو آزردہ نکروں۔ لیکن بوجہ دشمنی	؍؍ ؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
		کرنے والے کو کیا کروں کہ وہ اپنے آپ سے جلا بُھنا جاتا ہے ۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
۷۰	شوربختاں بہ آرزو خواہند مقبلاں را زوال نعمت وجاہ	بدبخت لوگ اقبالمندوں کی دولت اور مرتبہ گھٹ جانیکی بڑی آرزو کرتے ہیں ۔	باب ۱ ح ۵
۷۱	گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ راست خواہی ہزار چشم چناں کور بہتر کہ آفتاب سیاہ	اگر دن میں چمگاڈر کی آنکھ کو کچھ نظر نہیں آتا تو سورج کے چشمہ کا کیا قصور اگر سچ پوچھو تو ایسے ہزار آنکھیں سورج کے سیاہ ہوجانے سے اندھے رہنا اچھا ہے ۔	〃
	قطعہ	**قطعہ**	
۷۲	ہر کہ فریادرس روز مصیبت خواہد گو در ایّام سلامت بجواں مردی کوش	جو کوئی یہ چاہے کہ مصیبت کے دن میری کوئی فریاد سنے (اُس سے کہدو) کہ آسودگی کے زمانہ میں بخشش کرنے کی کوشش کرے ۔	باب ۱ ح ۶
۷۳	بندہ حلقہ بگوش ار ننوازی برود لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش	اگر فرماں بردار غلام پر تو مہربانی نہیں کریگا ۔ تو وہ نکل جائیگا (پس ایسی مہربانی	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	ترجمہ نمبر
		اور محبت کر کہ غیر بھی فرماں بردار بنجائے	
	بیت	**بیت**	
۷۴	ہماں بہ کہ لشکر بہ جاں پروری کہ سلطاں بہ لشکر کند سروری	یہی اچھا ہے کہ تو لشکر کو جان کے برابر پالے کیونکہ بادشاہ لشکر ہی کے زور سے بادشاہت کرتا ہے۔	باب ۱ نمبر ۶
۷۵	بادشاہ را کرم باید تا بدو گرد آیند و رحمت تا در پناہ دولتش ایمن نشینند۔	بادشاہ کو بخشش کرنی چاہیئے تاکہ لوگ اُس کے آس پاس جمع ہو جائیں اور رحم کرنا چاہیئے تاکہ اُس کے دولت کے سایہ میں بیفکر رہیں۔	
	نظم	**نظم**	
۷۶	نکند جور پیشہ سلطانی کہ نیاید ز گرگ چوپانی	ظلم و زیادتی کرنے والا بادشاہی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ بھیڑئے سے چروائی کا کام نہیں ہو سکتا۔	رر رر
۷۷	پادشاہے کہ طرح ظلم فگند پائے دیوار ملکِ خویش بکند	جس بادشاہ نے کہ ظلم کی بنیاد ڈالی (گویا) اُس نے اپنے ملک کی دیوار کی جڑ اکھاڑ دی۔	رر رر
	قطعہ	**قطعہ**	
۷۸	بادشاہے کو روا دارد ستم بر زیردست	جو بادشاہ کہ غریب پر ظلم کرنا جائز رکھتا ہو	رر رر

	اقوال	ترجمہ وما حصل	
	دوستدارش روزِ سختی دشمنِ زور آور ست	اُس کے دوست بھی مصیبت کے دن زبردست دشمن ہو جاتے ہیں ۔	باب ۱ ح ۶
۷۹	با رعیت صلح کن و ز جنگِ خصم ایمن نشیں زانکہ شاہنشاہِ عادل را رعیت لشکر است	رعیت سے ملکر رہ اور دشمن کے لڑائی سے بے فکر بیٹھ کیونکہ بادشاہ منصف کی رعیت ہی لشکر ہے ۔	؍؍
	بیت	**بیت**	
۸۰	غم زیردستاں بخور زینہار بترس از زبردستیِ روزگار	ہمیشہ زیردستوں کی غمگساری کر اور زمانہ کی گردش سے ڈرتا رہ ۔	؍؍
۸۱	قدرِ عافیت کسے داند کہ بہ مصیبتے گرفتار آید ۔	آرام کی قدر وہی شخص جانتا ہے جو کسی بلا میں گرفتار ہوا ہو ۔	؍؍ ح ۷
	قطعہ	**قطعہ**	
۸۲	اے سیر ترا نانِ جویں خوش نہ نماید معشوقِ من است آنکہ بہ نزدیکِ تو زشت است	اے آسودہ تجھکو جو کی روٹی پسند نہیں آتی مگر مجھے وہی اچھی ہے جو کہ تیرے نزدیک بُری ہے ۔	؍؍
۸۳	حورانِ بہشتی را دوزخ بود اعراف از دوزخیاں پرس کہ اعراف بہشت است	بہشت کے حوروں کو اعراف دوزخ معلوم ہوتا ہے ۔ مگر دوزخیوں سے پوچھ کہ اُن کے حق میں اعراف ہی بہشت ہے	؍؍
۸۴	نترسد آنکہ بر افتادگان بہ بخشاید	جو شخص کہ عاجزوں پر رحم نہیں کرتا	؍

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب حکایت
	کہ گزر پائے در آید کسش نگیرد دست	وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اگر کہیں عاجز ہو جاؤنگا۔ تو میری بھی کوئی دستگیری نہ کریگا۔	
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۸۵	امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید	امید نہیں کہ گذری ہوئی عمر پھر واپس آئے	باب ۱ ح ۸
	قطعہ	**قطعہ**	
۸۶	از آں کز تو ترسد بترس اے حکیم وگر با چنوں صد بر آئی بہ جنگ	اے حکیم! جو کوئی تجھ سے ڈرے تو بھی اُس سے ڈر۔ اگرچہ اُس کے جیسے سو (آدمیوں) پر تو لڑائی میں غالب کیوں نہ آسکتا ہو۔	باب ۱ ح ۹
	از آں مار بر پائے راعی زند کہ ترسد سرش را بکوبد بہ سنگ	سانپ چرواہے کے پاؤں پر اسی خوف سے کاٹتا ہے کہ وہ اُس کے سر کو پتھر سے کچل ڈالیگا۔	
	نہ بینی کہ چوں گربہ عاجز شود بر آرد بچنگال چشم پلنگ	کیا تجھے معلوم نہیں کہ جب بلّی عاجز ہو جاتی ہے۔ تو وہ چنگل سے تیندوے کی آنکھ نکال لیتی ہے	
	از بیت	**از بیت**	باب ۱ ح ۱۰
۸۷	آنانکہ غنی ترند محتاج ترند	جو لوگ کہ زیادہ امیر ہیں وہی (در	

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
		حقیقت) زیادہ محتاج ہیں ۔	
۸۸	بر رعیت ضعیف رحمت کن تا از دشمن قوی زحمت نہ بینی ۔	غریب رعیت پر رحم کرتا کہ تو زور آور دشمن سے تکلیف نہ اُٹھا سکے ۔	باب ا ح ۱۰
	از نظم	**از نظم**	
۸۹	بیا زوانِ توانا و قوتِ سرِ دست خطاست پنجۂ مسکینِ ناتوان شکست	زوردار بازؤں اور پنجہ کی طاقت سے غریب کمزور کا پنجہ توڑنا بیجا ہے ۔	ںر ںر
۹۰	ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست	جس شخص نے کہ بُرائی کا بیج بو کر بھلائی کی امید رکھی ۔ اُس نے (گویا) فضول فکر کی اور جھوٹا خیال باندھا ۔	ںر ںر
۹۱	زگوش پنبہ بروں آر و دادِ خلق بدہ وگر تو می نہ دہی داد روزِ دادی ہست	کانوں سے غفلت کی روئی نکال اور خلق اللہ کا انصاف کر ۔ اگر تو دادرسی نکریگا تو انصاف کا دن تو مقرر ہی ہے	ںر ںر
	مثنوی	**مثنوی**	
۹۲	بنی آدم اعضائے یکدیگر اند کہ در آفرینش زیک جوہر اند	آدم کی اولاد ایک دوسرے کے جوڑ ہیں اسواسطے کہ اِن کی پیدائش ایک ہی اصل سے ہے ۔	ںر ںر
	چو عضوے بدرد آورد روزگار دگر عضوہا را نماند قرار	جب زمانہ کسی جوڑ کو تکلیف دیتا ہے تو اور جوڑوں کو بھی چین نہیں رہتا ۔	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
۹۳	تو کز محنت دیگراں بے غمی نشاید کہ نامت نہند آدمی	تو اوروں کی تکلیف سے بیفکر ہے اس لئے تجھکو آدمی کہنا زیبا نہیں۔	باب ا ح ۱۰
	مثنوی	**مثنوی**	
۹۴	اے زبردست زیردست آزار گرم تا کے بماند ایں بازار بچہ کار آیدت جہانداری مردنت بہ کہ مردم آزاری	اے زیردستوں کو ستانیوالے زورآور یہ بازار کب تک گرم رہیگا۔ تیری بادشاہی کس کام آئے گی ۔ تیرا تو مرنا ہی بہتر ہے کیونکہ تو لوگوں کو ستاتا ہے۔	باب ا ح ۱۱
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۹۵	وانکہ خوابش بہتر از بیداریست آنچناں بد زندگانی مردہ بہ	جس شخص کا سورہنا جاگنے سے اچھا ہو ایسی بُری زندگی سے مرنا ہی بہتر ہے	باب ا ح ۱۲
	بیت	**بیت**	
۹۶	قرار در کف آزادگاں نگیرد مال نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال	جس طرح کہ عاشق کے دل میں صبر اور چھلنی میں پانی نہیں ٹھرتا۔ اُسی طرح آزادوں کے ہاتھ میں مال نہیں رہ سکتا۔	باب ا ح ۱۳
۹۷	از خدمت و صحبت بادشاہاں پُر حذر باید بودن کہ غالب ہمت ایشاں	بادشاہوں کے تیز مزاجی اور دبدبہ سے خوفناک رہنا چاہئے کیونکہ اکثر انکا دل	؍؍ ؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
	بمعظماتِ امورِ مملکت مشغول باشد و تحمل ازدحامِ عوام نکنند ۔	بادشاہت کے اہم کاموں میں لگا رہتا ہے اور عام لوگوں کے ہجوم کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتے ۔	
	مثنوی	**مثنوی**	
۹۸	حرامش بود نعمتِ بادشاہ کہ ہنگامِ فرصت ندارد نگاہ	اُس شخص کو بادشاہ کی دی ہوئی نعمت حرام ہو جاتی ہے جو فرصت کے وقت کو نہ پہچانے ۔	باب ۱ ح ۱۳
۹۹	مجالِ سخن تا نہ بینی ز پیش بہ بیہودہ گفتن مبر قدرِ خویش	جب تک کہ تو بات کرنے کا موقع نہ پائے بیہودہ گفتگو سے اپنی عزت کو خراب نکر	رر
	فرد	**فرد**	
۱۰۰	ابلہے کو روزِ روشن شمع کافوری نہد زود بینی کش بہ شب روغن نماند در چراغ	جو بیوقوف کہ روزِ روشن میں کافوری شمع جلائیگا ۔ تو دیکھے گا کہ اس کو چند روز میں رات کو چراغ روشن کرنے کے لئے تیل بھی میسر نہ ہوگا ۔	رر
۱۰۱	مناسبِ اربابِ ہمت نیست کہ یکے را بلطف امیدوار گردانیدن و باز بنومیدی خستہ کردن ۔	اصحاب ہمت کے لئے مناسب نہیں ہے کہ کسی کو مہربانی کا امیدوار بنا کر پھر ناامیدی سے اُس کا دل آزردہ کریں ۔	رر

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
	بیت	**بیت**	
۱۰۲	بروئے خود در طماع باز نتواں کرد چو باز شد بہ درشتی فراز نتواں کرد	اپنے اوپر لالچی کا دروازہ نہ کھولنا چاہیئے۔ جب کھولدیا تو پھر سختی سے بند نکرنا چاہیئے۔	باب ۱ ح ۱۳
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۱۰۳	ہر کجا چشمۂ بود شیریں مردم و مرغ و مور گرد آیند	جہاں کہیں میٹھا پانی ہوتا ہے۔ آدمی پرندے اور چیونٹیاں جمع ہوجاتے ہیں	رر رر
	مثنوی	**مثنوی**	
۱۰۴	چو دارند گنج از سپاہی دریغ دریغ آیدش دست بردن بہ تیغ	جب سپاہی کو روپیہ کے دینے میں دریغ کیا جائیگا۔ تو اُس کو بھی تلوار پر ہاتھ رکھنے میں تامل ہوگا۔	باب ۱ ح ۱۴
	چہ مردی کند در صفِ کارزار کہ دستش تہی باشد از روزگار	(وہ شخص) لڑائی کے میدان میں کیا بہادری کریگا۔ جس کا ہاتھ روپیہ پیسے سے خالی ہو۔	
۱۰۵	دونت و بے سپاس و سفلہ و ناحق شناس کہ باندک تغیرِ حال۔ از مخدوم قدیم برگردد۔ و حقوق نعمت سالیان در نوردد۔	(وہ آدمی) کمینہ اور ناشکرا اور رذیل ناحق شناس ہے۔ جو تھوڑی سی حالت کے بد لنے پر مالکِ قدیم سے پھرے اور برسوں کے نعمت کے حقوق کو	رر رر

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	نمبر باب و حکایت
		بھول جائے۔	
	فرد	**فرد**	
۱۰۶	زر بدہ مرد سپاہی را تا سر بدہد وگرش زر ندہی سر بنہد در عالم	تو سپاہی کو روپیہ دے تاکہ وہ بھی تیرے واسطے سر دیوے۔ اگر تو اُسے روپیہ نہیں دیگا تو وہ بھاگ نکلیگا۔	باب ۱ ح ۱۴
۱۰۷	معزولی بہ کہ مشغولی۔	نوکری کرنے سے بیکاری بہتر ہے۔	” ح ۱۵
	رباعی	**رباعی**	
۱۰۸	آنانکہ بکنجِ عافیت بنشستند دندان سگ و دہانِ مردم بستند کاغذ بدریدند و قلم بشکستند وز دست و زبانِ حرف گیران رستند	جو لوگ کہ گوشۂ عافیت میں بیٹھ گئے ہیں۔ انہوں نے گویا کتوں کے دانت اور لوگوں کے منہ بند کر دئے۔ کاغذ پھاڑ دئے قلم توڑ دئے اور عیب گیروں کے ہاتھ اور زبان سے نجات پالئے۔	” ”
	بیت	**بیت**	
۱۰۹	ہمائی بر ہمہ مرغان ازاں شرف دارد کہ استخواں خورد و طائرے نیازارد	سب پرندوں میں ہما کو اسی سبب سے شرف حاصل ہے کہ وہ ہڈی کھاتا ہے اور کسی جانور کو تکلیف نہیں دیتا۔	” ”
	بیت	**بیت**	

نمبر	اقوال	ترجمہ وما حصل	نمبر باب حکایت
۱۱۰	اگر صد سال گبر آتش فروزد چو یکدم اندران افتد بسوزد	اگر آتش پرست سیکڑوں برس آتش پرستی کرے۔ اور دم بھر کے لئے وہ اس میں گرے تو بھی وہ آگ اس کو جلا ہی دیگی۔	باب ۱ ح ۱۵
	بیت	**بیت**	
۱۱۱	تو بر سر قدر خویشتن باش و وقار بازی و ظرافت بندیماں بگذار	تو اپنے عزت و مرتبہ پر قایم رہ کھیل اور مسخراپن بادشاہ کے ہم نشینوں کے واسطے چھوڑ دے۔	״
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۱۲	مبیں آں بیحمیت را کہ ہرگز نخواہد دید روے نیک بختی کہ آسانی گزیند خویشتن را زن و فرزند بگذارد بہ سختی	اس بیحیا کو دیکھنا۔ کبھی اس کو آرام حاصل نہوگا۔ جو خاص اپنے لئے تو آرام اور اور عیش اختیار کرے۔ اور جورو اور بال بچوں کو تکلیف میں چھوڑ دے	باب ۱ ح ۱۶
۱۱۳	عمل بادشاہ۔ اے برادر۔ دو طرف دارد۔ امید ست و بیم۔ یعنے امید نان و بیم جان۔ و خلاف رائے خردمنداں باشد بہ امید نان در بیم جان افتادن۔	اے بھائی۔ بادشاہ کے خدمت کرنے میں دو باتیں ہوتی ہیں۔ روٹی کی امید اور جان کا خوف۔ عقلمندوں کے رائے کے خلاف ہے کہ روٹی کی امید پر جان کو خطرہ میں ڈالا جاے	״

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۱۱۴	ہر کہ خیانت ورزد دستش از خیانت بلرزد۔	جو شخص کہ چوری کرتا ہے اُس کے ہاتھ خوف سے کانپتے ہیں۔	باب ۸ ص ۱۶۲
	بیت	بیت	
۱۱۵	راستی موجب رضائے خدا ست کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست	راستی رضائے الٰہی کا باعث ہے میں کسی کو سیدھے راستے سے بھٹکتے ہوئے نہیں دیکھا۔	” ”
۱۱۶	چہار کس از چہار کس بجان برنجند۔ خراجی از سلطان۔ و دزد از پاسبان و فاسق از غماز۔ و روسپی از محتسب	چار آدمی چار شخصوں سے بہت رنجیدہ رہتے ہیں۔ محصول دینے والا بادشاہ سے۔ چور چوکیدار سے۔ بدمعاش چغلخور سے۔ اور بدکار عورت محتسب سے	” ”
۱۱۷	آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک۔	جس کا حساب پاک ہے اُسے حساب کے دینے سے کیا ڈر	” ”
	قطعہ	قطعہ	
۱۱۸	مکن فراخ روی در عمل اگر خواہی کہ روز رفع تو باشد مجال دشمن تنگ	اگر تو چاہتا ہے کہ تیرے عروج کے وقت تیرے دشمن کی طاقت گھٹ جائے تو اپنے کاموں میں حد سے تجاوز نکر۔	” ”

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	از گلستان باب حکایت
۱۱۹	تو پاک باش برادر مدار از کس باک زنند جامۂ ناپاک گازراں بر سنگ	اے بھائی تو پاک رہ اور کسی سے خوف نکر اس واسطے کہ دھوبی ناپاک کپڑے ہی کو پتھر پر پٹکتے ہیں۔	باب ح ۱۶
۱۲۰	تا تریاق از اعراق آوردہ شود مار گزیدہ مُردہ بود۔	اعراق سے زہر مہرہ لانے تک سانپ کا کاٹا ہوا مر ہی جائیگا۔	رر رر
	بیت	**بیت**	
۱۲۱	بدریا در منافع بے شمار است اگر خواہی سلامت بر کنار است	دریا میں جانے سے فائدے تو بہت سے ہیں لیکن سلامتی چاہتا ہے تو کنارہ ہی پر رہے۔	رر
۱۲۲	دوستاں در زنداں بکار آیند کہ بر سفرہ ہمہ دشمناں دوست نمایند۔	دسترخوان پر تو سارے دشمن دوست ہی نظر آتے ہیں۔ مگر سچے دوست جیلخانہ (یعنے مصیبت) میں کام آتی ہیں	رر رر
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۲۳	دوست مشمار آنکہ در نعمت زند لاف یاری و برادر خواندگی۔	اس شخص کو دوست نہ سمجھ جو مرفہ الحالی میں دوستی اور بھائی بندی کی شیخی بگھارے	رر رر
۱۲۴	دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست در پریشاں حالی و در ماندگی	دوست وہی ہے جو مصیبت اور تنگی کے وقت دوست کی دستگیری کرے	رر رر
	فرد	**فرد**	

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۱۲۵	زکار بستہ میندیش و دل شکستہ مدار کہ آب چشمۂ حیواں درون تاریکی ست	جو کام متعلق ہے اُس سے نہ گھبرا اور دل کو رنجیدہ نکر اسواسطے کہ آب حیات کا چشمہ اندھیرے میں ہے -	باب ا ح ۱۶
	فرد	فرد	
۱۲۶	مَنشین ترش از گردش ایام کہ صبر تلخ است ولیکن بر شیریں دارد	زمانہ کی گردش سے آزردہ نہو کیونکہ ایلوا اگرچہ تلخ ہوتا ہے - لیکن انجام میں پھل میٹھا دیتا ہے یعنے نفع بخشتا ہے -	رر
	قطعہ	قطعہ	
۱۲۷	نہ بینی کہ پیش خداوند جاہ ستایش کناں دست بر بر نہند اگر روزگارش در آرد زپائے ہمہ عالمش پائے بر سر نہند	کیا تو نہیں دیکھتا کہ صاحب اقبال کے آگے سب لوگ تعریفیں کرتے ہوئے سلام کرتے ہیں - مگر جب زمانہ کی گردش سے وہ گرجاتا ہے تو سارے لوگ اُس کے سر پہ پاؤں رکھتے ہیں -	رر
۱۲۸	عمل بادشاہاں چوں سفر دریاست خطرناک و سود مند یا گنج برگیری یا در تلاطم بمیری -	بادشاہوں کے کاروبار سفر دریا کے مانند فائدہ مند اور خوفناک ہیں یا تو تجھے خزانہ ملجائے گا یا تھپیڑوں میں آکر ہلاک ہو گا -	رر

[illegible]	اقوال	ترجمه وماحصل	[illegible]
	ازقطعه	ازقطعه	
۱۲۹	مکن انگشت در سوراخ کژدم	تو بچھو کے بل میں انگلی نہ ڈال ۔	باب ۱ خ ۱۶
	قطعه	قطعه	
۱۳۰	در میر و وزیر و سلطاں را بے وسیلت مگرد پیرامن ۔ سگ و درباں چو یافتند غریب ایں گریباں گرفت و آں دامن	بلا وسیلہ کے امیر ۔ وزیر ۔ اور بادشاہ کے دروازہ پر نہ جا ۔ (کیونکہ) جب کتے اور دربان غریب کو دیکھتے ہیں تو یہ گریبان پکڑ لیتا ہے اور وہ دامن	باب ۱ خ ۱۷
	قطعه	قطعه	
۱۳۱	خدائے راست مسلم بزرگی و الطاف کہ جرم بیند و نان برقرار میدارد	بڑائی اور مہربانی خداوند کریم ہی کو سزاوار ہے جو خطا دیکھتا ہے اور روزی برقرار رکھتا ہے ۔	رر
	ازقطعه	ازقطعه	
۱۳۲	ہیچ کس نہ زند بر درخت بے بر سنگ	بے پھل کے درخت پر کوئی پتھر نہیں مارتا	رر
	ازقطعه	ازقطعه	
۱۳۳	بزرگی بایدت بخشندگی کن کہ دانہ تا نیفشانی نروید	اگر تجھے سرداری چاہیے تو بخشش کر کیونکہ جب تک بیج نہ بوئیگا نہ اوگے گا	باب ۱ خ ۱۸
	ازقطعه	ازقطعه	
۱۳۴	اگر گنجے کنی بر عامیاں بخش	اگر تو نے مال جمع کیا ہے تو لوگوں کو	رر

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت باب
	رسد بہر گدائے را برنجے	دیا کرتا کہ ہر ایک محتاج کو ایک ایک چانول کا دانہ پہنچے ۔	
	بیت	**بیت**	
۱۳۵	قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت نوشیرواں نمرد کہ نام نکو گذاشت	قارون جو چالیس کوٹھے خزانہ کے رکھتا تھا مر گیا ۔ مگر نوشیروان (ابتک) نہیں مرا کیونکہ اپنا نام نیک دنیا میں چھوڑ گیا ۔	باب ا ح ۱۸
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۳۶	اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبے برآورند غلامان او درخت از بیخ	اگر ایک سیب بھی بادشاہ رعیت کے باغ سے کھائیگا تو اُس کے غلام درخت کو جڑ پیڑ سے اُکھاڑ ڈالینگے ۔	باب ا ح ۱۹
۱۳۷	بہ نیم بیضہ کہ سلطاں ستم روا دارد زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ	اگر آدھا انڈا بھی ظلم سے لینا بادشاہ جائز رکھیگا تو اُس کے نوکر ہزاروں مرغ بھون ڈالینگے ۔	رر
۱۳۸	ہر کہ خلق خدا را بیازارد تا دل سلطان بدست آرد خدائے تعالیٰ ہماں خلق را برو گمارد تا دمار از نہادش برآرد	جو شخص کہ بادشاہ کا دل اپنے قبضہ میں لانے کے لئے خلق خدا کو اذیت پہنچاتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اُس پر اُنہیں لوگوں کو مقرر کر دیتا ہے تاکہ وہ اُس سے	باب ا ح ۲۰

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب و حکایت
		بدلہ لیں۔	
	بیت	**بیت**	
۱۳۹	آتش سوزاں نکند با سپند آنچہ کند دودِ دلِ دردمند	جلتی ہوئی آگ رائی کے دانہ پر اتنا اثر نہیں کرتی جتنا کہ دردمند کی آہ کا دھواں اثر کرتا ہے۔	باب ۱ ح ۳۰
	مثنوی	**مثنوی**	
۱۴۰	مسکین خر اگرچہ بے تمیز ست چوں بار ہمی برد عزیز ست	غریب گدھا اگرچہ بے تمیز ہے لیکن وہ بوجھ اٹھاتا ہے اس لئے عزیز ہے۔	؍؍
۱۴۱	گاوان و خرانِ باربردار بہ ز آدمیان مردم آزار	لدّو بیل اور گدھے۔ ظالم لوگوں سے اچھے ہیں۔	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۴۲	حاصل نشود رضائے سلطاں تا خاطر بندگاں نجوئی۔	بادشاہ کی خوشنودی اسوقت تک حاصل نہ ہوگی۔ جب تک تو لوگوں کو خوش نہ رکھے گا۔	؍؍
۱۴۳	خواہی کہ خدائے بر تو بخشد با خلق خدائے کن نکوئی	اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تیرے اوپر رحم کرے تو۔ تو خدا کے بندوں سے اچھا سلوک کر۔	؍؍

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ وماحصل	نمبر حکایت باب
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۴۴	نہ ہر کہ قوتِ بازوئے منصبے دارد بہ سلطنت بخورد مال مرداں بگزاف	جو شخص کہ قوت بازو اور حکومت رکھتا ہو اس کو مناسب نہیں ہے کہ وہ زبردستی سے لوگوں کا مال کھائے۔	باب ۱ ح ۲۰
۱۴۵	تواں بحلق فرو بردن استخواں درشت ولے شکم بدرد چوں بگیرد اندر ناف	سخت ہڈی کو حلق میں نگل سکتے ہیں لیکن وہ ناف میں اٹک جاتی ہے تو پیٹ پھاڑ ڈالتی ہے۔	رر
	بیت	**بیت**	
۱۴۶	نماند ستمگار بد روزگار بماند برو لعنت پائدار	ظالم و بدکار تو نہیں رہتا مگر لوگوں کی لعنت ملامت اس پر قایم رہتی ہے۔	رر
	مثنوی	**مثنوی**	
۱۴۷	ناسزائے را کہ بینی بختیار عاقلاں تسلیم کردند اختیار	اگر کسی نالائق کو نصیب ور دیکھے تو (تو اس کو سلام کر) اسواسطے کہ عقلمندوں نے سلام کرنا اختیار کیا ہے۔	باب ۱ ح ۲۱
۱۴۸	چوں نداری ناخن درندہ تیز با بداں آں بہ کہ کم گیری ستیز	جب تو تیز اور پھاڑنے والے ناخن نہیں رکھتا ہے تو یہی بہتر ہے کہ بدلوگوں سے لڑائی نکر۔	رر
۱۴۹	ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد	جس شخص نے طاقتور آدمی سے پنجہ	رر

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	از گلستان باب حکایت
	ساعد سیمین خود را رنجہ کرد باش تا دستش بہ بند د روزگار پس بکام دوستاں مغزش برآر	لڑایا - اس لئے گویا اپنے نازک کلائی کو دکھایا - صبر کر جب تک کہ زمانہ اُسے (طاقتور کو) مجبور کردے پھر دوستوں کے مقصد کے موافق اُس کا بھیجا نکال -	
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۱۵۰	زیر پایت گر بدانی حال مور ہمچو حال تست زیر پائے پیل	اگر تو خوب غور کریگا تو معاً تیرے خیال میں آجائیگا کہ جو حالت چیونٹی کی تیرے پیر کے تلے ہوگی وہی تیری حالت ہاتھی کے پاؤں کے نیچے ہوگی -	باب ۱ ح ۲۲
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۵۱	چو کردی باکلوخ انداز پیکار سر خود را بنادانی شکستی	تو ڈھیلا پھینکنے والے سے کیا لڑا گویا اپنے سر کو تو نے بیوقوفی سے توڑ دیا -	باب ۱ ح ۲۳
۱۵۲	چو تیر انداختی بر روئے دشمن چناں داں کاندر آماجش نشستی	اگر تو دشمن کی طرف تیر پھینکے گا تو سمجھ لے کہ تو اُسی کے نشانہ پر بیٹھا ہوا ہے	"
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۵۳	صلح با دشمن اگر خواہی ہر گہ کہ ترا	اگر تو دشمن سے صلح چاہتا ہے تو اگر	باب ۱ ح ۲۴

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ وماحصل	نمبر باب وصفحہ
	درقفا عیب کند در نظرش تحسین کن	وہ پیٹھ پیچھے تیری شکایت بھی کرے تو تو اُس کے روبرو اُس کی تعریف کر۔	
۱۵۴	سخن آخر بہ دہاں میگزرد موذی را سخنش تلخ نہ خواہی دہنش شیریں کن	بُرے باتیں موذی ہی کے زبان سے نکلا کرتے ہیں۔ اس لئے اگر تو چاہتا ہے کہ اُس کے منہہ سے ایسے باتیں نہ سنے تو اس کے منہہ کو میٹھا کر۔	باب ۱ ح ۲۴
	بیت	**بیت**	
۱۵۵	آنرا کہ بجائے تست ہر دم کرمے عذرش بنہ ار کند بعمرے ستمے	جو شخص کہ ہمیشہ تجھپر مہربانی کرتا رہا ہو اگر وہ ساری عمر میں ایک آدھ وقت ظلم بھی کرے تو اُسے معاف کر۔	״
	مثنوی	**مثنوی**	
۱۵۶	گر گزندت رسد زخلق مرنج کہ نہ راحت رسد زخلق نہ رنج	اگر خلایق کے طرف سے تجھے نقصان پہنچے تو آزردہ نہ ہو اس واسطے کہ خلایق سے نہ تو راحت ملتی ہے اور نہ رنج۔	״
	از خدا دان خلاف دشمن و دوست کہ دل ہر دو در تصرف اوست	دوست اور دشمن کی مخالفت کو خدا کے طرف سے سمجھ کیونکہ دونوں کا	״

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	باب وحکایت
		دل اُسی کے قبضہ میں ہے ۔	
	گرچہ تیر از کماں ہمی گزرد از کماندار بیند اہل خرد	اگرچہ تیر کمان ہی سے نکلتا ہے لیکن عقلمند جانتا ہے کہ حقیقت میں اس کا چھوڑنیوالا کمان نہیں ہے بلکہ نشانہ انداز ہے ۔	باب ۱ ح ۲۴
	بیت	**بیت**	
۱۵۷	دو بامداد گر آید کسے بخدمت شاہ سوم ہر آئینہ در وے کند بلطف نگاہ	اگر کوئی شخص دو روز صبح کو بادشاہ کی خدمت بجالائے تو وہ تیسرے دن ضرور اُس پر مہربانی سے توجہ کریگا۔	باب ۱ ح ۲۵
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۵۸	مہتری در قبول فرمان ست ترک فرماں دلیل حرماں ست	سرداری حکم کے ماننے میں ہے اور حکم کا نہ ماننا کم نصیبی کی دلیل ہے	״
۱۵۹	ہر کہ سیمائے راستاں دارد سر خدمت بر آستاں دارد	جو شخص کہ سچوں کی ایسی نشانی رکھتا ہو (سمجھنا چاہیئے کہ) وہ اطاعت و فرمانبرداری بجالاتا ہے ۔	״
	امید ہست پرستندگان مخلص را کہ نا امید نگردند ز آستان الہ	سچے دل سے عبادت کرنے والوں کو امید ہے کہ خدائے تعالیٰ کے درگاہ سے نا امید نہ ہوں گے	״

نمبر	اقوال	ترجمه و ماحصل	[illegible]
	از قطعه	از قطعه	
١٦٠	زور مندی مکن بر اہل زمین تا دعائے بر آسماں نرود	دنیا کے لوگوں پر ظلم و جبر نکر تا کہ (اُن کی) بد دعا آسمان پر نہ پہنچ جائے	باب ۱ ح ۲۶
	قطعه	قطعه	
١٦١	حذر کن ز درد درونہائے ریش کہ ریشِ درون عاقبت سر کند	زخمی دلوں کے آہ کے دہویں سے ڈر اس واسطے کہ آخر دل کا زخم اُبھرتا ہے	؍؍
١٦٢	بہم بر مکن تا توانی دلے کہ آہے جہانے بہم بر کند	جہاں تک ہو سکے کسی کے دل کو نہ دکھا اس واسطے کہ ایک آہ دنیا کو اُلٹ پلٹ کر دیتی ہے۔	؍؍
١٦٣	دوست را چنداں قوت مدہ کہ اگر دشمنی کند تواند۔	دوست کو اتنا اختیار نہ دے کہ اگر دشمن بنجائے تو غالب آ سکے۔	باب ۱ ح ۲۷
١٦٣ الف	توقع خدمت از کسے دار کہ توقع نعمت ازو دارد۔	خدمت کی امید اُسی شخص سے رکھی جاتی ہے جسکی دولت سے کچھ حصّہ ملنے کی توقع ہوتی ہے۔	باب ۱ ح ۲۸
١٦٤	ملوک از بہر پاس رعیت اند نہ رعیت از بہر طاعت ملوک۔	بادشاہ رعیت کی نگہبانی کرنے کے واسطے ہیں نہ کہ رعیت بادشاہ کی خدمت کیلئے۔	؍؍
	از قطعه	از قطعه	

باب	اقوال	ترجمہ و ماحصل	ترجمہ کا باب
۱۶۵	گوسپند از برائے چوپان نیست بلکہ چوپاں برائے خدمت اوست	بکری چرواہے کیلئے نہیں ہے بلکہ چرواہا اسکے حفاظت کیلئے ہے	باب ح ۲۹
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۶۶	گر کسے را تو کامراں بینی دیگرے را دل از مجاہدہ ریش روزکے چند باش تا بخورد خاک مغز سر خیال اندیش	اگر تو کسی شخص کو آسودہ حال اور مالدار اور کسی کو محنت سے رنجیدہ دل دیکھے تو چند روز صبر کرتا کہ مال دار کے دماغ کو مٹی کھالے۔	״
۱۶۷	فرق شاہی و بندگی برخواست چوں قضائے نبشتہ آمد پیش گر کسے خاک مردہ بازکند نشناسد توانگر از درویش	جب لکھی ہوئی قضا آگئی تو بادشاہ او غلامی کا فرق نہیں رہتا۔ اگر کوئی قبر کھود کر مردے کو دیکھے تو نہیں پہچانا جا سکتا کہ وہ امیر ہے یا غریب۔	״
	بیت	**بیت**	
۱۶۸	دریاب کنوں کہ نعمت ہست بدست کیں دولت و ملک میرود دست بدست	جو دولت کہ اب تیرے قابو میں ہے اس سے نیکی کرلے۔ اس لئے کہ یہ دولت اور ملک ہاتھوں ہاتھ چلے جائیں گے۔	״ ״
	قطعہ	**قطعہ**	

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب حکایت
۱۶۹	گر نبودے امید راحت و رنج پائے درویش بر فلک بودے	اگر سکھ اور دکھ کی امید نہ ہوتی تو فقیر کا پانوں آسمان پر ہوتا ۔	باب ۲ ح ۲۹
۱۷۰	گر وزیر از خدا بترسیدے ہمچناں کز ملک ملک بودے	اگر وزیر خدا سے اسی طرح ڈرتا ۔ جیسا کہ بادشاہ سے ڈرتا ہے تو وہ فرشتہ بن جاتا ۔	؍؍
	مثنوی	**مثنوی**	
۱۷۱	خلاف رائے سلطاں رائے جستن بخون خویش باشد دست شستن	بادشاہ کے مرضی کے خلاف رائے دینا گویا اپنے خون میں ہاتھ دھونا ہے	باب ۱ ح ۳۱
۱۷۲	اگر شاہ روز را گوید شب است ایں بباید گفت اینک ماہ و پرویں	اگر بادشاہ دن کو کہے کہ رات ہے تو کہنا چاہیے کہ چاند اور ستارے بھی نکلے ہیں ۔	؍؍
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۱۷۳	غریبے گرت ماست پیش آورد دو پیمانہ آب است و یک چمچہ دوغ	اگر کوئی غریب تیرے پاس چھاچھ لائیگا تو اس میں دو حصے پانی کے ہونگے اور چمچہ بھر دہی ۔	باب ۱ ح ۳۴
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۱۷۴	جہاندیدہ بسیار گوید دروغ	جہاں کا پھرا ہوا (سیاح) شخص بہت جھوٹ بولا کرتا ہے ۔	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب حکایت
	قطعه	**قطعہ**	
١٧٥	نه مردست آن بنزدیکِ خردمند که با پیل دمان پیکار جوید بلے مرد آن کس است از روئے تحقیق که چون خشم آیدش باطل نگوید	عقلمند کے نزدیک وہ شخص جوانمرد نہیں ہے جو مست ہاتھی سے لڑے بلکہ سچ پوچھو تو جوانمرد وہی ہے کہ جب اُسے غصہ آئے تو بیہودہ نہ بکے۔	باب ح ٣٣
	قطعه	**قطعہ**	
١٧٦	تا توانی درون کس مخراش کاندرین راه خارها باشد	جہاں تک ہوسکے تو کسی کے دل کو نہ دکھا اس واسطے کہ ایسے رستے میں بہت سے کانٹے یعنے عذاب ہوتے ہیں۔	باب ح ٣٤
١٧٧	کار درویش مستمند برآر که ترا نیز کارها باشد	غریب اور غرض مندوں کا کام نکال کیونکہ تجھکو بھی بہت سے کام ہونگے۔	״
١٧٨	نان جو خوردن و نشستن به که کمر زرین بخدمت بستن۔	سنہری پٹکہ کمر پر باندھ کر خدمت کرتے رہنے سے جو کی روٹی کھانا اور بیفکر بیٹھنا بہتر ہے۔	״
	بیت	**بیت**	
١٧٩	بدست آهک تفته کردن خمیر به از دست بر سینه پیش امیر	کسی امیر کے روبرو ہاتھ باندھے کھڑے رہنے سے بہتر ہے کہ	״

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
		اُس ہاتھ میں چونے کو پکایا جائے	
	بیت	**بیت**	
۱۸۰	اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست	اگر دشمن مرجائے تو کوئی خوشی کا مقام نہیں ہے کیونکہ ہماری زندگی بھی ہمیشہ کے لئے نہیں ہے۔	باب ۱ ح ۳۶
۱۸۱	وزرا بمثابت اطبا اند و طبیب دارو ندہد مگر بہ سقیم۔	وزرا بمنزلہ طبیبوں کے ہیں اور طبیب سوا بیمار کے دوا کسی کو نہیں دیتا۔	باب ۱ ح ۳۷
	مثنوی	**مثنوی**	
۱۸۲	اگر روزی بدانش بر فزودی ز ناداں تنگ تر روزی نبودے	اگر محض عقل ہی سے روزی زیادہ ملتی تو احمق سے زیادہ کوئی شخص روٹی کا محتاج نہ ہوتا۔	باب ۱ ح ۳۸
	بناداں آں چناں روزی رساند کہ دانایاں در آں حیران بماند	(کارکنان قضا و قدر) نادانوں کو ایسی روزی پہنچاتے ہیں کہ عقلمند لوگ اُن کو دیکھکر حیران رہتے ہیں۔	؍؍
	مثنوی	**مثنوی**	
۱۸۳	بخت و دولت بکاردانی نیست جز بتائید آسمانی نیست	دولت اور قسمت کا ہونا لیاقت پر نہیں ہے اور سوائے آسمانی یعنے خدا کی مدد کے حاصل نہیں ہوتی ہے۔	؍؍

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت باب
	کیمیا گر بغصہ مانده و رنج ابله اندر خرابه یافته گنج	کیمیا گر غصہ اور رنج اٹھاتا رہا اور بے وقوف ویرانہ میں ہی خزانہ پالیا۔	باب ۱ ح ۳۸
۱۸۴	اتفاقا دست در جہاں بسیار بے تمیز ارجمند و عاقل خوار	جہان میں بہت سے دفعہ ایسا بھی اتفاق ہوا ہے کہ بے تمیز نصیبہ ور بنے اور دانا خوار رہے	″
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۸۵	تشنہ سوختہ در چشمہ روشن چو رسد تو مپندار کہ از پیل دماں اندیشد	جس شخص کی جان تشنگی سے جارہی ہو اگر ایسا شخص کسی صاف چشمہ پر پہنچ جائے تو نہ سمجھنا کہ وہ مست ہاتھی سے خوف کریگا۔	باب ۱ ح ۳۹
۱۸۶	ملحد گرسنہ در خانہ خالی بر خوان عقل باور نکند کز رمضاں اندیشد	(اسی طرح) بھوکا فاسق کسی خالی مکان میں بھرا ہوا خوان پاجائے تو عقل باور نہیں کرتی کہ وہ رمضان کا خیال کریگا۔	″
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۸۷	ہرگز آں را بہ دوستی مپسند کہ رود جائے ناپسندیدہ	ہرگز اُس شخص کو دوستی کے لائق نہ سمجھ جو ناپسندیدہ مقام پر جایا	″

نمبر شمار	اقوال	ترجمہ وماحصل	حوالہ باب صفحہ
		کرتا ہو۔	
۱۸۸	تشنہ را دل نخواہد آب زلال نیم خوردہ دہان گندیدہ	کسی پیاسے کا دل نہ چاہے گا کہ گندہ دہن کے جھوٹا کئے ہوئے پانی کو پئے۔	باب ۱ ص ۳۶
	بیت	بیت	
۱۸۹	بزرگش نخوانند اہلِ خرد کہ نام بزرگاں بزشتی برد	عقلمند لوگ اُس شخص کو بزرگ نہیں سمجھتے جو بزرگوں کی شکایت کرتا ہو۔	باب ۱ صفحہ ۴۴
	قطعہ	قطعہ	
۱۹۰	این ہمہ ہیچست چوں می بگذرد تخت و بخت و امرونہی و گیرودار	جبکہ - خوش نصیبی اور تخت اور حکومت اور گرد فر کو ثبات نہیں ہے تو یہ سب چیزیں ہیچ ہیں۔	〃 〃
۱۹۱	نام نیک رفتگاں ضائع مکن تا بماند نام نیکت پائیدار	گذرے ہوئے لوگوں کے نیک نامی کو نہ مٹا تاکہ تیری نیکنامی بھی برقرار رہے۔	〃 〃

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب حکایت
	باب دوم دراخلاق درویشاں **قطعہ**	**دوسرا باب** فقیروں کے خصلتوں کے بیان میں **قطعہ**	
۱۹۲	ہر کہ را جامہ پارسا بینی پارسا دان و نیک مرد انگار	جس شخص کا لباس پرہیزگاروں کا سا دیکھے تو اُس کو پرہیزگار جان اور بھلا آدمی خیال کر۔	باب ۲ ح ۱
	ور ندانی کہ در نہانش چیست محتسب را درون خانہ چہ کار	اور اگر تو اُس کے دل کا حال نہیں جانتا تو کچھ نہ کہہ۔ کیونکہ کوتوال کو گھر کے اندرونی کاموں سے کیا مطلب۔	رر
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۱۹۳	عاصیاں از گناہ توبہ کنند عارفاں از عبادت استغفار	جو گناہ گار ہیں وہ گناہ سے توبہ کرتے ہیں۔ (مگر) عارف عبادت سے بخشش چاہتے ہیں۔	باب ۲ ح ۲
۱۹۴	عابداں جزائے طاعت خواہند و بازرگانان بہائے بضاعت۔	عبادت کرنیوالے اپنے بندگی کا معاوضہ چاہتے ہیں۔ اور سوداگر لوگ مال کی قیمت (مانگتے ہیں)۔	رر
۱۹۵	مودت اہل صفا چہ در روئے وچہ در	صاف باطن لوگوں کی دوستی حاضر و	باب ۲ ح ۴

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب حکایت
	نفاقانہ چنانکہ در پشت عیب گیرند و در پیش بمیرند۔	غائب میں یکساں ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ غائب میں تو تیری شکایت کریں اور روبرو تجھ سے نثار رہوں۔	
	نظم	**نظم**	
۱۹۶	ہر کہ عیبِ دگراں پیشِ تو آورد و شمرد بیگماں عیبِ تو پیشِ دگراں خواہد برد	جو شخص تجھ سے دوسروں کے عیب بیان کریگا وبیشک تیرے عیب بھی دوسروں سے کہیگا۔	باب ۳ ح ۴
۱۹۷	از کرم اخلاق بزرگاں بدیع ست روئے از مصاحبتِ درویشاں بگردانیدن و فائدہ دریغ داشتن۔	مسکینوں کی صحبت سے منہہ پھیرنا اوران کو فائدہ پہنچانے میں دریغ کرنا بزرگوں کی مہربانی اور اخلاق سے بعید ہے۔	باب ۲ ح ۵
	بیت	**بیت**	
۱۹۸	چہ دانند مردم کہ در جامہ کیست نویسندہ داند کہ در نامہ چیست	لوگ کیا جانیں کہ کپڑے میں کیا ہے لکھنے والا ہی جانتا ہے کہ خط میں کیا ہے	؍؍
	نظم	**نظم**	
۱۹۹	صورتِ حالِ عارفاں دلق است ایں قدر بس کہ روئے در خلق است	عارفوں کی ظاہری علامت گدڑی ہے دنیا کو فریب دینے کے لئے صرف گدڑی ہی کافی ہے۔	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۲۰۰	در عمل کوش ہر چہ خواہی پوش تاج بر سر نہی و علم بر دوش	عمل کرنے میں کوشش کر اور جو تیرا جی چاہے پہن خواہ تاج سر پر رکھ یا علم کاندھے پر لئے رہ - یعنے سپاہی بن -	باب ۱ ح ۵
۲۰۱	ترک دنیا شہوت ست و ہوس پارسائی نہ ترک جامہ و بس	شہوت اور ہوس کا ترک کرنا ہی ترک دنیا ہے - محض جامہ کا ترک کرنا پارسائی نہیں ہے -	؍؍
۲۰۲	در قزاگند مرد باید بود بر مخنث صلاح جنگ چہ سود	چلتا - (جو ریشمی کپڑے کا ہوتا ہے) پہننے کیلئے آدمی بھی جواں مرد ہونا چاہیئے نامرد آدمی کے جسم پر سامان جنگ ہونے سے کیا فائدہ	؍؍
	بیت	**بیت**	
۲۰۳	پارسا بین کہ خرقہ در بر کرد جامۂ کعبہ را جُلِ خر کرد	جس نے جبہ پہن کر اپنے کو پارسا ظاہر کیا اُس نے گویا کعبہ کے غلاف کو گدھے کی جھول بنایا -	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۰۴	چو از قومے یکے بیدانشی کرد نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را	قوم میں کا ایک شخص بھی بیوقوفی کرجاتا ہے تو اس قوم میں اُکسی	باب ۱ ح ۵

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	باب حکایت
		عزت نہیں رہتی -	
۲۰۵	نمی بینی کہ گاوے در علف خوار بیالاید ہمہ گاوانِ دِہ را	کیا تو نہیں دیکھتا کہ اگر ایک بیل بھی سبز کھیت میں داخل ہو جاتا ہے تو گانوں کے کل بیلوں کو قصوروار ٹھیراتا ہے -	؍؍
	نظم	نظم	
۲۰۶	بیک ناتراشیدہ در مجلسے برنجد دلِ ہوشمنداں بسے	ایک بے ادب کے سبب سے محفل کے سب عقلمندوں کا دل آزردہ ہو جاتا ہے -	؍؍
۲۰۷	اگر پر کند حوض ازگلاب سگ در وے افتد کند منجلاب	اگر کسی حوض کو گلاب سے بھر دیں اور اس میں ایک کتا گر جائے تو وہ اُسکو ناپاک کر دیتا ہے -	باب ۳ ح ۵
	قطعہ	قطعہ	
۲۰۸	اے ہنرہا نہادہ بر کفِ دست عیبہا برگرفتہ زیرِ بغل	اے شخص تو نے اپنے ہنروں کو تو ظاہر کیا ہے - لیکن عیبوں کو چھپایا ہے -	باب ۲ ح ۶
	تا چہ خواہی خریدن اے مغرور روزِ درماندگی بسیمِ دغل	ایسی حالت میں، اے مغرور مصیبت کے وقت اِن کھوٹے	

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ وماحصل	نمبر باب و حکایت
		سکوں سے کیا خریدا چاہتا ہے	
	قطعہ	قطعہ	
۲۰۹	نہ بیند مدعی جز خویشتن را کہ دارد پردۂ پندار در پیش	مغرور اپنے سوا کسی کو نہیں دیکھتا کیونکہ اُس کے آگے غرور کا پردہ پڑا ہوا ہوتا ہے۔	باب ۲ ح ۷
۲۱۰	گرت چشمِ خدا بینی ببخشد نہ بینی ہیچکس عاجزتر از خویش	اگر خدا تجھکو چشمِ بصیرت بخشے تو تو اپنے سے زیادہ عاجز کسی کو نہ دیکھے۔	باب ۲ ح ۷
	از قطعہ	از قطعہ	
۲۱۱	طاؤس را بہ نقش و نگارے کہ ہست خلق تحسین کنند و او خجل از پائے زشت خویش	اُس نقش و نگار کے سبب سے جو مور پر ہے خلقت اُس کی تعریف کرتی ہے مگر وہ اپنے بُرے پاؤں سے شرمندہ ہے۔	
	از نظم	از نظم	
۲۱۲	اگر درویش بر حالے بماندے سرِ دست از دو عالم بر فشاندے	اگر فقیر ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہتا ہے تو (وہ) دونوں جہان کی پرواہ نکرتا۔	باب ۲ ح ۹
۲۱۳	دوران با خبر در حضور و نزدیکان	دور رہنے والے جو با خبر ہیں وہ	باب ۲ ح ۱۰

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	بے بصر دور۔	نزدیک ہیں۔ مگر نادان نزدیک رہنے پر بھی دور سمجھے جاتے ہیں	
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۲۱۴	فہیم سخن چوں نہ کند مستمع قوتِ طبع از متکلم مجوئے	سامعین تقریر کے مطالب کو سمجھنے والے نہ ہوں تو تقریر کرنے والے سے امید نہ رکھ کہ وہ دل لگاکر تقریر کریگا ۔	باب ۲ ح ۱۰
	بیت	**بیت**	
۲۱۵	خوش است زیرِ مغیلاں براہِ بادیہ خفت شبِ رحیل ولے ترکِ جاں بباید گفت	مسافرت میں رات کو جنگل کی پگڈنڈی پر کانٹوں کے درخت کے نیچے سونا آرام تو معلوم دیتا ہے۔ مگر ایسے شخص کو اپنی جان کی امید نہ رکھنی چاہیئے	باب ۲ ح ۱۱
۲۱۶	خانہ دوستاں بروب و درِ دشمنان مکوب ۔	دوستوں کے گھر صاف کر مگر دشمنوں کے دروازے کو نہ کھٹکھٹا	باب ۲ ح ۱۲
	بیت	**بیت**	
۲۱۷	چوں بسختی درِ بمانی تن بعجز اندر مدہ دشمناں را پوست برکن دوستاں را پوستین	اگر کوئی تکلیف آ جائے تو عاجز ہوکر نہ بیٹھ۔ بلکہ دشمنوں کی کھال	باب ۲ ح ۱۳

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ وماحصل	نمبر باب و حکایت
		کھینچ (یعنی مقابلہ کر) اور نہ دوستوں کے پوستین بنا (یعنی دوستوں سے سلوک کر)	
	بیت	**بیت**	
۲۱۸	ہر سود و دا آنکس ز در خویش بر اند وانرا کہ بخواند بدر کس ندا وند	خدا جس کو اپنے دروازے سے نکالدیتا ہے وہ ہر طرف بھٹکا پھرتا ہے۔ مگر جس کو وہ بلا لیتا ہے اُسے کسی کے دروازے پہ نہیں دوڑاتا۔	باب ۲ ح ۱۴
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۱۹	دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع خود را ز عملہائے نکوہیدہ بری دار	گودڑی اور تسبیح اور صوفیانہ لباس تیرے کس کام آئیگا۔ اپنے آپ کو بُرے کاموں سے بچائے تو رکھ۔	باب ۲ ح ۱۵
	حاجت بکلاہ برکئے داشتنت نیست درویش صفت باش و کلاہ تتری دار	درویشوں کی سی اُونی ٹوپی پہننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ درویشوں کے اوصاف پیدا کر۔ اور تاتاریوں کی ایسی ٹوپی پہن۔	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۲۲۰	اے بسا اسپ تیز رو کہ بماند کہ خر لنگ جان بمنزل برد	بہت دفعہ ایسا ہوا ہے کہ تیز گھوڑے تھک کر رہ گئے۔ اور لنگڑے گدھے منزل طے کر گئے	باب ۲ ح ۱۶
	بسکہ در خاک تندرستان را دفن کردند و زخم خوردہ نمرد	بہت سے زخمی لوگ تو بچ نکلے اور ہٹے کٹے قبریں دفن کر دئے گئے۔	”
	از قطعہ	از قطعہ	
۲۲۱	پارسایانِ روئے در مخلوق پشت بر قبلہ می کنند نماز	جس پارسا کا دل دنیا میں لگا ہوا ہو وہ درحقیقت مثل اُن لوگوں کے ہے۔ جو قبلے کی جانب پشت کر کے نماز پڑھتے ہیں۔	باب ۲ ح ۱۷
	بیت	بیت	
۲۲۲	چوں بندہ خدائے خویش خواند باید کہ بجز خدا نداند	جب بندہ (پروردگار عالم ہی کو) اپنا خدا سمجھتا ہو تو اُس کو چاہیئے کہ خدا کے سوا اور کسی پر بھروسہ نہ کرے۔	”
	قطعہ	قطعہ	
۲۲۳	آہنے را کہ موریانہ بخورد	جس لوہے کو زنگ کھا گیا ہو	باب ۲ ح ۱۸

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
	نتواں بر دازو بہ صیقل زنگ	اُس زنگ کو صیقل سے بھی نہیں نکال سکتے ہیں۔	
۲۲۴	با سیہ دل چہ سود گفتنِ وعظ نرود میخ آہنی در سنگ	(اسی طرح) ظالم کو نصیحت کرنا بے فائدہ ہے۔ کیونکہ پتھر میں لوہے کی میخ نہیں جا سکتی	باب ۳ ح ۱۸
	قطعہ	قطعہ	
۲۲۵	در بزرگی و دار و گیر و عمل ز آشنایاں فراغتے دارند روز درماندگی و معزولی درد دل پیش دوستاں آرند	اقبال اور حکومت و ملازمت کے زمانے میں دوستی کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ (مگر) ادبار اور بے روزگاری کے وقت اپنے دل کا درد دوستوں کے روبرو بیان کیا کرتے ہیں۔	
	قطعہ	قطعہ	
۲۲۶	بروزگارِ سلامت شکستگاں دریاب کہ جبرِ خاطرِ مسکین بلا بگرداند	اپنے عروج کے زمانے میں مصیبت زدوں کی مدد کر کیونکہ محتاجوں کے دل کو خوش کرنے سے بلائیں ٹل جاتی ہیں۔	رر
۲۲۷	چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزے بدہ وگرنہ ستمگر بزور بستاند	اگر کوئی محتاج آہ و زاری کرتا ہوا تجھ سے کچھ مانگے تو تو اُس کو دے	باب ۲ ح ۱۸

نمبر	اقوال	ترجمه و ماحصل	[illegible]
		ورنہ ظالم زبردستی تجھ سے چھین لیگا	
	از قطعہ	از قطعہ	
۲۲۸	آواز خوش از کام و دہان و لب شیرین گر نغمہ کند ور نکند دل بفریبد	سریلی آواز جو (معشوق) شیریں لب کے منہ سے نکلتی ہے وہ خواہ گانے کی ہو یا نہ ہو دلفریب ہوتی ہے۔	باب ۲ ح ۱۹
	از قطعہ	از قطعہ	
۲۲۹	اگر صد باب حکمت پیش نادان بخوانند آیدش بازیچہ در گوش	اگر نادان کے روبرو حکمت کے سو باب بھی پڑھے جائیں تو وہ اس کے کانوں کو بطور مذاق معلوم ہوں گے۔	باب ۳ ح ۲۰
	قطعہ	قطعہ	
۲۳۰	اندرون از طعام خالی دار تا درو نور معرفت بینی تہی از حکمتی بعلت آن کہ پری از طعام تا بینی۔	پیٹ کو کھانے سے خالی رکھ تاکہ تو اس میں معرفت کی روشنی دیکھ سکے تو دانائی سے اس سبب سے خالی ہے کہ تیرا پیٹ کھانے سے ناک تک بھرا ہوا ہے۔	باب ۲ ح ۲۱
	بیت	بیت	
۲۳۱	بعذر و توبہ توان رستن از عذاب خدای ولیک می نتوان از زبان مردم رست	عذر اور توبہ کرکے خدا کے غضب سے نجات پا سکتے ہیں۔ لیکن لوگوں کی	باب ۲ ح ۲۲

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
		زبان (بدگوئی) سے چھوٹنا بہت مشکل ہے	
	قطعہ	قطعہ	
۲۳۲	در بستہ بروئے خود ز مردم تا عیب نگسترند مارا۔	لوگوں کو نہ معلوم ہونے کے لئے ہم دروازہ کے اندر اپنے عیبوں کو بند کر دیتے ہیں۔	باب ۲ ح ۲۲
	در بستہ چہ سود عالم الغیب دانائے نہاں و آشکارا	مگر دروازہ کے بند کرنے سے کیا فائدہ کیونکہ غیب کا جاننے والا خدا ایسا ہے کہ وہ چھپی اور کھلی ہوی باتوں کو جانتا ہے۔	
	رباعی	رباعی	
۲۳۳	تو نیکو روش باش تا بدسگال بہ نقص تو گفتن نیابد مجال	تو اپنی روش نیک رکھے تو دشمن کو تیرے عیوب کے بیان کرنے کی طاقت نہ ہوگی۔	باب ۲ ح ۲۳
۲۳۴	چو آہنگ بربط بود مستقیم کے از دست مطرب خورد گوشمال	اگر بربط (باجہ) کی آواز ٹھیک ہوگی تو بجانیوالے کے ہاتھ سے وہ کیوں گوشمالی کھائے گا۔	؍؍
	بیت	بیت	

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۲۳۵	شگوفہ گاہ شگفتہ است وگاہ خوشیدہ درخت وگاہ برہنہ است وگاہ پوشیدہ	پھولوں کی کلی کبھی تو کھلی ہوی ہوتی ہے اور کبھی مرجھائی ہوی - اسی طرح درخت بھی کبھی تو سرسبز رہتا ہے اور کبھی سوکھا ہوا -	باب۲ ح۲۷
	مثنوی	**مثنوی**	
۲۳۶	اگر دنیا نباشد دردمندیم وگر باشد بمہرش پائے بندیم بلائے زیں جہاں آشوب تر نیست کہ رنج خاطرست ار ہست وگر نیست	اگر دنیا نہ ہو تو ہم تکلیف میں رہتے ہیں - اور اگر ہو تو اُس کے محبت میں پھنسے ہوئے ہوتے ہیں - پس دنیا سے بڑھکر تکلیف دینے والی اور کوئی شئے نہیں ہے - کیونکہ اگر وہ ہے تو بھی تکلیف ہے اور نہیں ہے تو بھی تکلیف ہے -	؍؍
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۲۳۷	مرا طلب گر توانگری خواہی جز قناعت کہ دولتیست ہنی	اگر تو دولتمندی چاہتا ہے تو قناعت کے سوا اور کچھ نہ مانگ کیونکہ یہ دولت خوشگوار ہے -	؍؍
۲۳۸	صبر درویش بہ کہ بذل غنی -	فقیر کا صبر تونگر سخی کی خیرات سے اچھا ہے -	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل	[illegible]
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۳۹	بدیدار مردم شدن عیب نیست ولیکن نہ چندانکہ گویند بس۔	لوگوں سے ملنے کیلئے جانا بُرا نہیں ہے۔ مگر اتنا نہیں کہ وہ بیزار ہو جائیں	باب ۲ ح ۲۸
۲۴۰	اگر خویشتن را ملامت کنی ملامت نہ باید شنیدن ز کس	گو خلقت تجھے بُرا کہے مگر تو نیک رہ کیونکہ یہ اُس سے بہتر ہے کہ تو بُرا ہو اور لوگ تجھے بھلا کہیں۔	رر
	از مثنوی	**از مثنوی**	
۲۴۱	چو باد اندر شکم پیچد فرو ہل کہ باد اندر شکم باریست بر دل	اگر ہوا پیٹ میں تکلیف دینے لگے تو اُس کو نہ روک۔ کیونکہ جو ہوا پیٹ میں بند رہتی ہے وہ گویا ایک بار ہے دل پر۔	باب ۲ ح ۲۹
	بیت	**بیت**	
	حریف گران جانِ ناسازگار چو خواہد شدن دست پیشش مدار	جب یار مخالف جانا چاہے تو اُس کے مانع مت ہو۔	رر
	نظم	**نظم**	
۲۴۲	زن بد در سرائے مرد نکو ہم درین عالم ست دوزخ او	نیک مرد کے گھر میں عورت بُری ہو تو دوزخ اسی دنیا میں ہے۔	باب ۲ ح ۳۰
	زینہار از قرین بد زینہار	بد عورت کی صحبت سے ہمیشہ	رر

ریفرنس کتاب	ترجمہ و ماحصل	اقوال	سلسلہ
	خدا محفوظ رکھے۔	وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ	
	از مثنوی	از مثنوی	
باب ۲ ح ۳۱	اے کنبے کے قید میں پھنسے ہوئے آدمی بیفکری کا خیال پھر نکر۔ کیونکہ روٹی کپڑا اور کھانا اور پچوں کی فکر عالم باطن کی سیر سے تجھے باز رکھیں گے۔	اے گرفتار پائے بند عیال دگر آزادگی مبند خیال غم فرزند و نان و جامۂ قوت بازت آرد ز سیر در ملکوت	۲۴۳
باب ۲ ح ۳۲	عقلمندوں کے پاؤں کی زنجیر معشوقوں کی زلف ہے۔ اور جال ہوشیار پرندوں کی۔	زلف خوباں زنجیر پائے عقلمند و دام مرغ زیرک۔	۲۴۴
	قطعہ	قطعہ	
رر	خدا رسیدوں۔ تارک الدنیاؤں شاعروں یا پاک باطن ناصحوں میں سے جس شخص نے اس دنیائے دنی میں دل لگایا۔ اس کی حالت اس مکھی کی ہوی جو شہد میں لت پت ہوگئی ہو۔	ہر کہ ہست از فقیہ و پیر و مرید وز زبان آوران پاک نفس چوں بدنیائے دوں فرود آمد بعسل در بماند پائے مگس	۲۴۵
رر	عالموں کے نام معاش مقرر کرتا کہ حوصلہ افزائی ہو اور دوسرے لوگ	علما را ز ربدہ تا دیگر بخوانند و زاہدان را چیزے مدہ تا زاہد بمانند۔	۲۴۶

[illegible]	اقوال	ترجمه و ماحصل	[illegible]
		بھی علم سیکھیں ۔ مگر پرہیزگاروں اور زاہدوں کو کچھ نہ دے تاکہ وہ پرہیزگاری پر قایم رہیں	
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۴۷	خاتونِ خوبصورتِ پاکیزہ روئے را نقش و نگار و خاتم فیروزہ گو مباش درویشِ نیک سیرتِ فرخندہ رائے را نانِ رباط و لقمۂ دریوزہ گو مباش	زیور اور مرصع انگشتری نہ بھی ہو تو حسین اور خوبرو عورت خوبصورت ہی ہوتی ہے یہی کیفیت نیک خصلت اور خوشدل فقیر کی بھی ہے کہ لنگرخانہ کی روٹی اور خیرات وقت پر نہ بھی ملے تو نہ سہی ۔	باب ۲ ح ۳۲
۲۴۸	آنکہ زاہد است نمی ستاند و آنکہ ستاند زاہد نیست ۔	جو سچا فقیر ہے وہ کسی سے کچھ نہیں لیتا ۔ اور جو لوگوں سے لیتا ہے وہ فقیر نہیں ہے ۔	باب ۲ ح ۳۳
۲۴۹	اگر نان از بہر جمعیت خاطر و فراغ عبادت می ستاند حلال است و اگر جمع از بہر نان می نشیند حرام ۔	اگر محض دلجمعی اور عبادت کیواسطے روٹی لیتا ہے تو حلال ہے ۔ اگر صرف روٹی ملنے کے لئے لوگوں میں بیٹھا ہو تو حرام ہے ۔	باب ۲ ح ۳۴
	بیت	**بیت**	
۲۵۰	نان از برائے کنج عبادت گرفتہ اند	عارفوں نے خیرات کی روٹی لینا اس لئے	” ”

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب حکایت
	صاحبدلاں نہ کنج عبادت برائے نان	جائز رکھا ہے کہ ایک الگ جگہ بیٹھکر عبادت کریں۔ مگر عبادت تنہائی میں روٹی کے لئے نہیں کرتے۔	
	از بیت	**از بیت**	
۲۵۱	کوفتہ را نان تہی کوفتہ است۔	تھکے ہوئے بھوکے مسافر کیواسطے روکھی روٹی ہی کوفتوں سے بڑھکر ہے	باب ۲ ح ۳۵
۲۵۲	ہرکہ درویشاں اندر ایشاں را دامے بدہ وانچہ تونگرانند از ایشاں چیزے بخواہ کہ دیگر یکے گرد تونگردند	جو فقیر ہیں اُنہیں کو کچھ روپیہ دے (مگر) جو دولتمند ہیں اُن سے کچھ نہ کچھ مانگ تاکہ پھر کوئی تیرے پاس نہ آئے۔	باب ۲ ح ۳۶
	نظم	**نظم**	
۲۵۳	ترک دنیا بمردم آموزند خویشتن سیم و غلہ اندوزند	(ناصح) اوروں کو تو دنیا کی نصیحت کرتے ہیں۔ مگر خود روپیہ اور اناج جمع کیا کرتے ہیں۔	باب ۲ ح ۳۷
۲۵۴	عالمے را کہ گفت باشد و بس ہرچہ گوید نگیرد اندر کس	جو عالم کہ لوگوں کو تو نصیحت کرے اور آپ اُس کے موافق عمل نکرے اُس کی نصیحت کا اثر کسی کے دل پر نہیں ہوتا۔	؍؍
۲۵۵	عالم آنکس بود کہ بد نکند	سچا ناصح وہی ہے جو خود کوئی برا	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل	باب و حکایت
	نہ بگوید بخلق و خود نکند	کام نکرے اور دوسروں کو اُس کے نکرنے کے لئے کہے اور خود بھی باز رہے۔	
	بیت	**بیت**	
۲۵۶	عالم کہ کامرانی و تن پروری کند او خویشتن گم است کرا رہبری کند	جو عالم کہ اپنے ہی نفع اور آسایش کا خیال رکھتا ہو وہ درحقیقت خود ہی گمراہ ہے دوسروں کی کیا رہنمائی کریگا۔	باب ۲ ح ۳۸
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۵۷	گفت عالم بگوش جاں بشنو ور بماند بگفتنش کردار	عالم کی نصیحت کو دل سے سن اگرچہ اُس کا عمل نصیحت کے موافق نہو	؍؍
۲۵۸	باطل است انچہ مدعی گوید خفتہ را خفتہ کے کند بیدار	جو کچھ مدعی کہتا ہے وہ غلط ہوتا ہے سوے ہوے کو سویا ہوا آدمی کیسے جگا سکتا ہے۔	
۲۵۹	مرد باید کہ گیرد اندر گوش ور نبشت است پند بر دیوار	نصیحت کو دل سے سننا چاہئیے اگرچہ وہ نصیحت دیوار پر لکھی ہوی ہی کیوں نہو	؍؍
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۲۶۰	متاب اے پارسا روے از گنہگار بہ بخشائندگی در روے نظر کن	اے پرہیزگار گنہگار کو دیکھکر منہہ نہ پھیر بلکہ نظر شفقت سے اُس کو دیکھ	باب ۲ ح ۳۹

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۲۶۱	خرقۂ درویشاں جامۂ رضاست ہر کہ دریں کسوت تحمل بجیر ادنی نکند مدعیست و خرقۂ بر و حرام است	جامۂ رضا (رضائے الٰہی) فقیروں کا لباس ہے۔ جو کوئی اس لباس میں رہکر تحمل نکرے۔ وہ محض مکار ہے اور جبہ اُس پر حرام ہے۔	باب ۲ ح ۴۴
	قطعہ	قطعہ	
۲۶۲	گر گزندت رسد تحمل کن۔ کہ بعفو از گناہ پاک شوی	اگر تجھکو کسی سے تکلیف پہنچے تو صبر کر کیونکہ بخشدینے کے سبب سے تو گناہ سے پاک ہوجائیگا۔	؍؍
۲۶۳	اے برادر چو عاقبت خاک است خاک شو پیش از آنکہ خاک شوی	اے بھائی۔ جبکہ انسان کا انجام خاک میں ملتا ہے تو خاک ہونے سے پہلے ہی تو خاک ہوجا۔	؍؍
	از نظم	از نظم	
۲۶۴	ہر کہ بیہودہ گردن افرازد خویشتن را بگردن اندازد	غرور سے جو شخص سر اُٹھاتا ہے (وہ گویا) اپنے ہی کو منہہ کے بل گراتا ہے۔	باب ۲ ح ۴۱
	قطعہ	قطعہ	
۲۶۵	لاف سرپنجگی و دعوے مردی بگذار عاجز نفس فرومانده چہ مردی چہ زنی	اپنے طاقت اور جوانمردی کی جھوٹی بڑائی کرنا چھوڑ دے۔ کیونکہ نفس کے	باب ۲ ح ۴۲

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
		تابع رہنے کے بعد تو مرد رہا تو کیا تو عورت رہا تو کیا۔	
	گرت از دست برآید دہنے شیریں کن مردی آن نیست کہ مشتے بزنی بر دہنے	اگر تجھ سے ہو سکے تو لوگوں کا منہہ میٹھا کر۔ جوانمردی اس میں نہیں ہے کہ تو کسی کے منہہ پر مار دے۔	باب ۲ ح ۲۴
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۲۶۶	اگر خود بردرد پیشانیٔ پیل نہ مرد است آنکہ در وے مردمی نیست	اگر کسی میں ہاتھی کا سر توڑنے کی طاقت ہو (مگر) اُس میں آدمیت نہ ہو تو وہ انسان نہیں ہے۔	〃
۲۶۷	برادر کہ در بند خویش است نہ برادرست و نہ خویش است۔	بھائی جو اپنے ہی مطلب کے فکر میں ہو وہ نہ تو بھائی ہے نہ دوست	باب ۲ ح ۳۴
	بیت	**بیت**	
۲۶۸	ہمراہ اگر شتاب کند ہمرہ تو نیست دل در کسے مبند کہ دل بستۂ تو نیست	اگر ہم سفر تجھکو چھوڑ کر جانے کی جلدی کرے تو وہ ہمسفر ہی نہیں۔ جس شخص کا دل تجھ سے محبت نکرے تو اپنا دل اُس سے نہ لگا۔	〃
	شعر	**شعر**	
۲۶۹	چوں نبود خویش را دیانت و تقویٰ	اگر عزیز میں ایمانداری اور پرہیزگاری	〃

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	قطع رحم بہتر از مودت قرلی	نہ ہو تو اُس کے ساتھ محبت اور دوستی رکھنے سے بہتر ہے کہ اُس سے قطع تعلق کیا جائے ۔	
	بیت	**بیت**	
۲۷۰	ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد فدائے یک تن بیگانہ کاشنا باشد	ایسے ہزار عزیزوں کو جو خدا سے بیگانہ ہوں ایک اجنبی پر قربان کرنا چاہیے جو خدا سے محبت رکھتا ہو۔	باب ۲ ح ۴۴
	از نظم	**از نظم**	
۲۷۱	خوئے بد در طبیعتے کہ نشست نرود جز بوقت مرگ از دست	جب کوئی بُری خصلت ایکبار دل میں جم جاتی ہے تو وہ مرنے تک نہیں جاتی ۔	رر
	بیت	**بیت**	
۲۷۲	زشت باشد دبیقی و دیبا کہ بود بر عروس نا زیبا	اگر پُر تکلف اور اعلیٰ ریشمی لباس بدصورت عورت کے جسم پر ہو تو اُس کو بھی عیب لگجاتا ہے ۔	باب ۲ ح ۵۴
۲۷۳	شوئے زن زشت روئے نابینا	بدشکل عورت کے لئے اندھا خاوند ہی بہتر ہے ۔	رر
	مثنوی	**مثنوی**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و مطلب	حوالہ حکایت
۲۷۴	اگر کشور کشائے کامراں است دگر درویش حاجتمند نان است	اگرچہ بادشاہ اپنے ہر ایک مقصد میں کامیاب ہے۔ اور فقیر روٹی کا محتاج۔	باب ۲ ح ۴۶
	در آں ساعت کہ خواہند ایں و آں مُرد نخواہند از جہاں بیش از کفن برد	مگر جس وقت کہ یہ دونوں مرجائیں گے اُس وقت یہ دونوں کفن کے سوا اور کچھ دنیا سے نہ لیجائیں گے۔	
۲۷۵	طریق درویشاں ذکر است و شکر و خدمت و طاعت و ایثار و قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل۔ ہر کہ بدیں صفتہا موصوف ست بحقیقت درویش است۔ و اگر در قبا ست امّا ہرزہ گرد بے نماز ہوا پرست ہوس باز کہ روزہا بہ شب آرد در بند شہوت و شب ہا روز کند در خواب غفلت۔ و بخورد ہرچہ در میان آید و بگوید ہرچہ بر زبان آید زندیق ست۔	فقیروں کا طریقہ یہ ہے کہ خدا کی عبادت و اطاعت کریں شکر و خدمت بجا لائیں دعا مانگیں جس حالت میں وہ رکھے اُس میں خوش رہیں اور جو اِن صفتوں سے موصوف ہے وہی سچا فقیر ہے خواہ وہ دنیاداروں کے لباس میں کیوں نہ ہو۔ مگر جو شخص اپنے من مانے کام کرنیوالا نماز نہ پڑہنے والا۔ حریص ہوا پرست ہو۔ اور جو کہ تمام دن مثل رات کے شہوت پرستی میں بسر کرتا ہو اور جس کی رات خواب غفلت	؍؍

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب و حکایت
		میں بسر ہوتی ہو۔ اور جو کچھ ملے وہ کھاتا ہو۔ اور جو زبان پر آئے بکدیتا ہو۔ وہ رند ہے۔ گو وہ فقیرانہ لباس پہنے ہوئے کیوں نہ ہو	
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۷۶	نماند حاتم طائی ولیک تا بہ ابد بماند نام بلندش بہ نیکوی مشہور	اگرچہ حاتم طائی نہیں رہا۔ مگر نیکی کے سبب سے نام نیک مشہور رہیگا۔	باب ۲ حکایت ۴۳
۲۷۷	زکوٰۃ مال بدر کن کہ فضلۂ زر را چو باغبان نبرد بیشتر دہد انگور	اپنے آمدنی کا کچھ حصہ بطور خیرات دیتا رہ کیونکہ جب بانی بہت پھیلے ہوئے انگور کے بیل کے شاخوں کو کاٹ دیتا ہے تو انگور کا بار زیادہ آتا ہے۔	
	بیت	**بیت**	
۲۷۸	نبشت است بر گور بہرام گور کہ دستِ کرم بہ کہ بازوی زور	بہرام گور کے قبر پر لکھا ہوا ہے کہ بازو کے زور سے بخشش کا ہاتھ بہتر ہے۔	ایضاً

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	باب سوم	**تیسرا باب**	
	در فضیلت قناعت	قناعت کی فضیلت کے بیان میں	
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۷۹	اے قناعت تونگرم گردان کہ ورائے تو ہیچ حکمت نیست	اے قناعت مجھے تونگر کر دو لتمند بنا دے) کہ تجھ سے بڑھکر اور کوئی نعمت نہیں ہے۔	باب ۳ ح ۱
۲۸۰	کنج صبر اختیار لقمان ست ہر کرا صبر نیست حکمت نیست	صبر کا گوشہ لقمان نے اختیار کیا ہے (پس) جس میں صبر نہیں درحقیقت اُس میں عقلمندی ہی نہیں ہے۔	” ”
۲۸۱	در پستی مردن بہ کہ حاجت پیش کسے بُردن	کسی کے پاس اپنی حاجت لیجانے سے بھوکا مرنا بہتر ہے۔	باب ۳ ح ۳
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۸۲	ہم رقعہ دوختن بہ و الزام کنج صبر کز بہر جامہ رقعہ بر خواجگاں نبشت	کپڑوں کے واسطے اوروں کو خط لکھنے سے پیوند پر پیوند لگانا اور صبر کے گوشہ میں اطمینان سے بیٹھنا بہتر ہے۔	” ”
۲۸۳	حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است رفتن بہ پائے مردی ہمسایہ در بہشت	خدا کی قسم ہمسایہ کی مدد سے بہشت میں جانا بھی دوزخ کے عذاب	” ”

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب حکایت
		(تکلیف) کے برابر ہے۔	
	قطعہ	قطعہ	
۲۸۴	سخن آنگہ کند حکیم آغاز یا سرِ انگشت سوئے لقمہ دراز کہ ز ناگفتنش خلل زائد یا ز ناخوردنش بجاں آید لاجرم حکمتش بود گفتار خوردنش تندرستی آرد بار	عقلمند آدمی اُس وقت بولتا ہے یا کھانے کے طرف اُس وقت ہاتھ پھیلاتا ہے۔ جبکہ اُس کے نہ بولنے سے خلل پیدا ہوتا ہو۔ یا نہ کھانے سے ہلاک ہوتا ہو۔ اس لئے اُس کا بولنا عقلمندی کا ہوتا ہے اور اُس کا کھانا ثمرہ تندرستی بخشتا ہے۔	باب ۳ ح ۴
	بیت	بیت	
۲۸۵	خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است	غذا کا کھانا زندہ رہنے اور خدا کی یاد کرنے کے لئے ہے۔ مگر تیرا عقیدہ تو یہ ہے کہ زندگی کھانے ہی کے لئے ہے۔	باب ۳ ح ۵
	قطعہ	قطعہ	
۲۸۶	چو کم خوردن طبیعت شد کسے را چو سختی پیشش آید سہل گیرد	جب کسی کی عادت کم کھانے کی ہوگئی ہو اور اُسے کسی وقت سختی پیش آجائے تو وہ آسانی سے اُس کو کاٹ دیتا ہے	باب ۳ ح ۶

سلسلہ	اقوال	ترجمہ سلسلہ حاصل	حوالہ
	وگرتن پرورست اندر فراخے چو تنگی بیند از سختی بمیرد	اگر وہ آسودگی کے زمانہ میں تن پرور رہا ہوا اور اس کو کسی وقت کھانا نملی تو وہ بھوک کی تکلیف سے مرجائیگا۔	باب ۳ ح ٦
	بیت	**بیت**	
۲۸۷	نچندان بخور کز دہانت برآید نچندانکہ از ضعف جانت برآید	نہ تو اتنا زیادہ کھا کہ مُنہ سے نکل پڑے اور نہ اتنا کم کھا کہ ناتوانی سے جان نکلجائے۔	باب ۳ ح ۷
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۸۸	با آنکہ در وجود طعام ست حظِ نفس رنج آورد طعام کہ بیش از قدر بوُد	غذا کے کھانے سے جسم اور دل کو آرام اور راحت ہوتی ہے تاہم جو غذا مقدار سے زاید کھائی گئی ہوگی وہ تکلیف پیدا کردے گی۔	رر
۲۸۹	گر گلشکر خوری بتکلف زیان کند ور نانِ خشک دیر خوری گلشکر بوُد	گلقند کیوں نہ ہو اندازے سے زیادہ کھا لیگا تو نقصان کریگا۔ اور اگر سوکھی ہی روٹی تو دیر سے کھائیگا تو وہ گلقند کا فایدہ دیگی۔	رر
	بیت	**بیت**	
۲۹۰	معدہ چو کہ پر گشت و شکم درد خاست	جب معدہ سے خوب بھر جانے	باب ۳ ح ۸

نمبر	اقوال	ترجمہ و مطلب	حوالہ
	سود زرار و ہمہ اسباب دہستہ	سے پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے تو سب اچھے اچھے مفید اور لذیذ چیزیں بھی فاید نہیں دیتیں۔	
۲۹۱	نفس را وعدہ دادن بطعام آساں تراست کہ بقال را بدرم۔	نفس کے ساتھ کھانے کا وعدہ کرنا کنجڑے کو روپیہ دینے کا وعدہ کرنے سے آسان تر ہے۔	باب۳ ح۹
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۹۲	ترک احسانِ خواجہ اولیٰ تر کاحتمال جفائے بوّابان	کسی تونگر کے دربانوں کی زیادتی برداشت کرنے سے بہتر ہے کہ اُس کا احسان ہی نہ لیا جاوے۔	ریر
۲۹۳	بہ تمنائے گوشت مردن بہ کہ تقاضائے زشت قصاباں	گوشت کی آرزو میں مرجانا قصابوں کے سخت تقاضے سے بہتر ہے	ریر
	بیت	**بیت**	
۲۹۴	اگر حنظل خوری از دستِ خوش روے بہ از شیرینی از دست ترش روے	ترش رو کے ہاتھ کی مٹھائی کھانے سے خوشرو کے ہاتھ سے اندرائن کا پھل کھانا بہتر ہے۔	باب۳ ح۱۰
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۹۵	زبخت روئے ترش کردہ پیش یار عزیز	سچے دوست کے پاس بھی بدنصیبی کے	باب۳ ح۱۱

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالۂ باب و حکایت
	مرو کہ عیش بر و نیز تلخ گردانی	باعث ترش رو نہ کرنہ جا۔ کیونکہ اُس سے اُس کا بھی عیش تلخ کرے گا ۔	
۲۹۶	بحاجتے کہ روی تازہ روے و خنداں رو فرو نہ بند دکار گشادہ پیشانی	اگر تجھکو اپنا کوئی کام نکال لینے کے غرض سے جانا ہو تو ہنسکہ جا کیونکہ خندہ رو شخص کی درخواست بے سود نہیں جاتی ۔	باب ۳ ح ۱۱
	از بیت	**از بیت**	
۲۹۷	بینوائی بہ از مذلت خواست	مانگنے کی ذلت سے مفلسی بہتر ہے	ر ر
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۹۸	مبر حاجت بہ نزدیک ترش روئے کہ از خوئے بدش فرسودہ گردی	بدمزاج آدمی کے پاس اپنی ضرورت نہ لیجا کیونکہ اُس کی بدمزاجی سے تجھے رنج ہوگا ۔	باب ۳ ح ۱۲
۲۹۹	اگر حاجت بری نزد کسے بر کہ از رویش بہ نقد آسودہ گردی	اگر غرض لیجانا ہے تو ایسے شخص کے پاس لیجا جس کی صورت دیکھنے سے کم از کم تشفی تو ہو جائے ۔	ر ر
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۰۰	نخورد شیر نیم خوردۂ سگ	بھوک کی سختی سے غار کے اندر	باب ۳ ح ۱۳

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	گر بہ سختی بمیرد اندر غار	جان بھی نکلجا رہی ہو تو برداشت کریگا مگر شیر کتے کا جھوٹا کبھی نہیں کھائیگا	
۳۰۱	تن بہ بیچارگی و گرسنگی - بنہ و دست پیش سفلہ دار	افلاس اور بھوک کی تکلیف برداشت کر مگر کمینہ کے سامنے ہاتھ نہ پھیلا-	باب ۳ ح ۱۳
۳۰۲	گر فریدوں شود بہ نعمت و ملک بے ہنر را بہ ہیچ کس مشمار	اگر کوئی بیوقوف دولت و حکومت میں فریدوں بھی بن جائے تو اُس کو بزرگ نہ سمجھ -	〃
۳۰۳	پرنیان و نسیج بر نا اہل - لاجورد و طلاست بر دیوار	نالائق کے جسم پر جامۂ زربفت و حریر ایسا ہی ہے - جیساکہ دیوار پر لاجورد اور سنہری کام ہوتا ہے	〃
	بیت	بیت	
۳۰۴	ہر کہ نان از عملِ خویش خورد منتِ حاتم طائی نبرد	جو شخص کہ اپنے قوت بازو سے پیدا کی ہوی روٹی کھاتا ہے وہ حاتم طائی کا احسان نہیں اُٹھاتا -	باب ۳ ح ۱۴
	بیت	بیت	
۳۰۵	گر نہ کسکیں اگر پرد اشتے تخمِ کنجشک از جہاں برداشتے	اگر مکار بلی کو پر ہوتے تو وہ چڑیا کا نام تک دنیا میں نہ رہنے دیتی -	باب ۳ ح ۱۵
	بیت	بیت	

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
۳۰۶	عاجز باشد کہ دستِ قوت یابد برخیزد دوست عاجزاں برتابد	کمینوں کو حکومت ملجائے اور موقع ہاتھ آئے تو وہ غریبوں کا ہاتھ مروڑنے لگتے ہیں۔	باب ۱ ح ۱۵
	ازرباعی	ازرباعی	
	سفلہ چو جاہ آمد و سیم و زرش سیلی خواہد بضرورت سرش	کمینہ کو دولت حشمت سونا اور چاندی ملجاتی ہے تو اس کا سر ضرور ایکبار دھول کھانے کا محتاج بن جاتا ہے۔	رر
۳۰۷	مور ہماں بہ کہ نباشد پرش	وہی چیونٹی اچھی جس کو پر نہیں۔	رر
	بیت	بیت	
۳۰۸	آنکس کہ توانگرت نمے گرداند او مصلحتِ تو از تو بہتر داند	جو شخص کہ تجھے امیر مالدار نہیں بناتا وہ تیری بہتری کو تجھ سے زیادہ جانتا ہے۔	رر
	قطعہ	قطعہ	
۳۰۹	در بیابانِ خشک و ریگ رواں تشنہ را در دہاں چہ دُر چہ صدف	سوکھے جنگل اور اڑنیوالی ریتی میں پیاسے کے منہ میں موتی اور سیپ برابر ہیں۔	باب ۳ ح ۱۶
۳۱۰	مرد بے توشہ کاو فتاد از پائے	جس کے پاس کھانے کے چیزیں	رر

سلسلہ	اقوال	ترجمہ وماحصل	حوالہ باب حکایت
	در کمر بندِ او چہ زر چہ خزف	نہ ہوں اور تھکا ماندہ ہو۔ ایسے مسافر کے کمر بند میں اشرفیاں اور ٹھیکریاں برابر ہیں۔	باب ۳ ح ۱۶
	قطعہ	قطعہ	
۳۱۱	گر ہمہ زرِ جعفری دارد مرد بے توشہ برنگیرد گام	آدمی کے پاس کتنا ہی خالص اور عمدہ سونا ہو تو بھی اس کو بدوں توشہ و زادِ راہ کے قدم نہ اٹھانا چاہئے۔	باب ۳ ح ۱۷
۳۱۲	در بیابان فقیرِ سوختہ را شلغمِ پختہ بہ زنقرۂ خام	تھکے ہوئے اور بھوک سے بیتاب شدہ مسافر کو بہ نسبت خالص چاندی کے پکا ہوا شلغم بہتر ہے۔	؍؍
	قطعہ	قطعہ	
۳۱۳	مرغ بریاں بچشمِ مردمِ سیر کمتر از برگِ ترہ بر خوان ست	پیٹ بھرے ہوئے لوگوں کے سامنے بھنا ہوا مرغ ساگ سے بھی کم ہے۔	باب ۳ ح ۱۸
	وانکہ را دستگاہ و قدرت نیست شلغمِ پختہ مرغِ بریاں ست	مگر جس کو کھانا ہی میسر نہ ہو اس کے حق میں پکا ہوا شلغم ہی بھنے ہوئے مرغ سے بڑھ کر ہے۔	؍؍
	نظم	نظم	

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	باب نمبر حکایت
۳۱۴	بہ لطافت چو برنیاید کار سر بہ بے حرمتی کشد ناچار	جب نرمی سے کام نہیں چلتا تو مجبوراً (آدمی) بے غرتی کرنے پر آمادہ ہوجاتا ہے۔	باب ۳ ح ۲۰
۳۱۵	ہر کہ بر خویشتن نہ بخشاید گر نہ بخشد بر و کسے شاید	جو شخص کہ اپنے پر رحم نہ کرے اُس پر اگر کوئی دوسرا شخص رحم نہ کرے تو بجا ہے۔	"
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۱۶	آں شنیدستی کہ در صحرائے غور بار سالارے بیفتاد از ستور گفت چشمِ تنگِ دنیا دار را یا قناعت پر کند یا خاک گور	غور کے جنگل میں جب ایک سردار کا اسباب چوپایہ پر سے گر پڑا تو کہنے لگا کہ دنیا دار کی حریص آنکھ کو یا تو قناعت بھر دیتی ہے یا قبر کی مٹی	باب ۳ ح ۲۱
	فرد	**فرد**	
۳۱۷	دست تضرع چہ سود بندہ محتاج را وقتِ دُعا بر خدا وقت کرم در بغل	جو شخص کہ غرض کے وقت بارگاہِ ایزدی میں ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگتا ہو۔ اور جس وقت خدا کا فضل اُس پر ہو اُس وقت اپنے ہاتھوں کو بغل میں داب لیتا ہو ایسے	باب ۳ ح ۲۲

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
		شخص کو دعا مانگنے سے کیا فائدہ ہوگا	
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۱۸	از زر و سیم راحتے برساں خویشتن ہم تمتعے برگیر	جو سونا اور چاندی کہ تیرے پاس ہے اُس سے اوروں کو آرام پہونچا اور خود بھی فائدہ اُٹھا۔	باب ۳ ح ۲۲
	واںگہ ایں خانہ کز تو خواہد ماند خشتے از سیم و خشتے از زر گیر	جسوقت تو اس مکان خالی کو چھوڑیگا اُس وقت یہ سمجھ لے کہ جن اینٹوں سے وہ مکان بنایا گیا تھا اُس میں ایک ایک اینٹ سونے کی تھی اور ایک ایک چاندی کی۔	رر
	بیت	**بیت**	
۳۱۹	بخور اے نیک سیرت سرہ مرد کاں فرومایہ گرد کرد و نخورد	اے نیک مرد دولت مجتمعہ سے فایدہ اٹھا اسلئے کہ بدنصیب ہے وہ شخص جو جمع تو کیا مگر اُس سے حظ نہیں اٹھایا۔	رر
	بیت	**بیت**	
۳۲۰	صیاد نہ ہر بار شغالے ببرد	شکاری ہمیشہ ہی شکار کو نہیں لاتا	باب ۳ ح [illegible]

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نشان باب و حکایت
	یک روز بہ بینی کہ پلنگش بخورد	کسی روز تو دیکھے گا کہ چیتا اس کو پھاڑتا ہے۔	
	حکمت	**حکمت**	
۳۲۱	صیاد بے روزی در دجلہ نگیرد و ماہی بے اجل بر خشکی نمیرد	جس کے مقسوم میں کچھ ملنے کا نہ ہو ایسے شکاری کو دجلہ میں بھی کچھ ہاتھ نہیں لگتا۔ اور جس کی قضا نہ آئی ہو ایسی مچھلی خشک زمین پر بھی نہیں مرتی۔	باب ۳ ح ۲۳
	نظم	**نظم**	
۳۲۲	چو آید ز پے دشمن جاں ستاں بہ بندد اجل پائے مرد دواں	جب جان کا لینے والا دشمن دوڑتے ہوئے آتا ہے تو اس وقت بھاگ جانے والے کے پاؤں کو بھی موت باندھ ڈالتی ہے۔	باب ۳ ح ۲۴
۳۲۳	یک طلعت زیبا بہ از ہزار خلعت دیبا	ایک اچھی شکل ہزار قیمتی لباسوں سے بہتر ہے	باب ۳ ح ۲۵
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۲۴	شریف اگر متضعف شود خیال مبند کہ پایگاہ بلندش ضعیف خواہد شد	کسی شریف آدمی کے تنگدست ہو جانے سے یہ نہ سمجھنا کہ اس کا	؍؍

باب حکایت	ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر
باب ۳ ح ۲۵	مرتبہ گھٹ گیا یا کوئی یہودی اپنے مکان کے چاندی کے دہلیز میں سونے کے کیلیں جڑ دے تو اُس کو دیکھکر یہ خیال نکرنا کہ وہ شریف ہوجائیگا۔	در آستانہ سیمین بہ میخ زر بزند گمان مبر کہ یہودی شریف خواہد شد	
	بیت	بیت	
باب ۳ ح ۲۶	ایک رتی بھر چاندی کے واسطے ہاتھ پھیلانا اس سے اچھا ہے کہ چھ رتی کے عیوض ہاتھ کاٹ دیں	دست دراز از پئے یک حبہ سیم بہ کہ ببرند بدانگے دو نیم	۳۲۵
	بیت	بیت	
باب ۳ ح ۲۷	فضل اور ہنر کا ہونا بے فائدہ ہے جب تک کہ لوگوں میں ظاہر نکریں۔ اسی طرح جب تک کہ عود کو آگ پر نرکھیں اور مشک کو نہ پیسیں۔	فضل و ہنر ضائعست تا ننمایند عود بر آتش نہند و مشک بسایند	۳۲۶
	دولت کوشش کرنے سے ہاتھ نہیں آتی۔ اس کے لئے اضطراب کم کرنا ہی اُس کا علاج ہے۔	دولت نہ بکوشیدنست چارہ کم جوشیدنست۔	۳۲۷
	بیت	بیت	
ریر	جس طرح کہ اندھے کہ ابرو پر وسمہ	کس نتواند گرفت دامن دولت بزور	۳۲۸

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
	کوشش بیفایدست وسمہ برابروی کور	لگانا بے سود ہے۔ اسی طرح بد قسمت آدمی کا دولت کو قوت بازو سے پیدا کرنے کی کوشش کرنا بے سود ہے۔	
	بیت	**بیت**	
۳۲۹	اگر بہر سر موییت دو صد ہنر باشد ہنر بہ کار نیاید چو بخت بد باشد	اگر تیرے ہر ایک بال میں دو دو سو ہنر ہوں تو بھی جب تیرا نصیب ہی بُرا ہے تو کوئی ہنر کام نہیں آئیگا	باب ۳ ح ۲۷
۳۳۰	فواید سفر بسیار است از نزہت خاطر و جر منافع و دیدن عجائب و شنیدن غرائب۔ و تفرج بلدان و مجاورت خلان و تحصیل جاہ و ادب و مزید مال و مکتسب و معرفت یاران و تجربت روزگار۔	سفر کے فوائد بہت ہیں (مثلاً) دل کی تازگی۔ نفع کا حاصل کرنا عجائبات کا دیکھنا۔ نادر باتوں کا سُننا۔ شہروں کی سیر۔ دوستوں کی صحبت۔ علم و ادب و مرتبہ کا حاصل کرنا۔ مال و مقدور کا بڑھانا یاروں کی شناخت اور زمانہ کی آزمایش۔	ر ر
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۳۱	تا بہ دکان خانہ در گرو ہی	اے نا تجربہ کار۔ جب تک کہ	ر ر

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
۳۳۲	ہرگز اے خام آدمی نہ شوی بروانذ جہاں تفرج کن پیش از آں روز کز جہاں بروی	تو اپنے ہی کنبہ اور دوکان میں مشغول رہے گا۔ ہرگز آدمی نہ ہوگا۔ یعنے کامل نہ بنے گا۔ اس کے سفر آخرت کرنے سے پہلے تو دنیا میں پھر اور سیر و سفر کر۔	
	قطعہ	قطعہ	
۳۳۳	منعم بکوہ و دشت بیاباں غریب نیست ہرجا کہ رفت خیمہ زد و خوابگاہ ساخت وانرا کہ بر مراد جہاں نیست دسترس در زاد بوم خویش غریب ست و ناشناخت	امیر آدمی پہاڑ۔ جنگل اور بیابان جہاں کہیں جائے وہ اس کو مسافر نہیں معلوم ہوتی کیونکہ وہ جہاں جائے گا وہاں خیمہ نصب کرکے خوابگاہ اور مقام آسایش بنالے گا۔ مگر جس کو دنیا کے ضروری سامان ہی کے مہیا کرنے کا مقدور نہیں ہے وہ اپنے وطن میں بھی مسافر اور اجنبی ہی ہے۔	باب۳ ح۲۷
	قطعہ	قطعہ	
۳۳۴	وجود مردم دانا مثال زر طلاست کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند	عقلمند آدمی کا وجود مثل کھرے سونے کے ہے اس لئے کہ جہاں جاتا ہے	״

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب
		لوگ اُس کی قیمت اور قدر جان لیتے ہیں۔	
	بزرگ زادہٴ نادان بشہر وا ماند که در دیار غریبش بہیچ بستانند	مگر نادان آدمی وہ شریف زادہ ہی کیوں نہ ہو مثل (شہروا) یعنے چری سکہ کے ہے جس کو غیر مقامات میں مفت بھی کوئی نہیں لیتا	باب ۳ ح ۲۷
۳۳۵	اندکی جمال بہ از بسیارے مال	بہت سارے مال سے تھوڑی سی خوبصورتی اچھی۔	؍؍
۳۳۶	روئے زیبا مرہم دلہائے خستہ است و کلید درہائے بستہ۔	خوبصورت چہرہ خستہ دلوں کا مرہم اور بند دروازہ کی کونجی ہے۔	؍؍
	از قطعہ	از قطعہ	
۳۳۷	شاہد آنجا که رود عزت و حرمت بیند در برآنند بقہرش پدر و مادر خویش	خوبرو جہاں جائیگا وہاں اُس کی عزت اور حرمت ہوگی اگرچہ اُس کے ماں باپ اُس کو غصہ سے نکالدئے ہوں۔	
	از قطعہ	از قطعہ	
۳۳۸	چون در پسر موافقت و دلبری بود اندیشہ نیست گر پدر از وے بری بود	جب لڑکے میں نرمی اور دلبری ہو اور باپ اُس سے ناراض	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب و صفحہ
		ہو جائے تو کوئی اندیشہ کی بات نہیں ہے ۔	
۳۳۹	دُرِ یتیم را ہمہ کس مشتری بود از قطعہ	دُرِ یکتا کا ہر شخص خریدار رہتا ہے از قطعہ	
۳۴۰	یا آنکہ روئے زیباست آوازِ خوش کہ ایں حظِ نفس است و آں قوت روح	خوبصورت چہرہ سے خوش آوازی اچھی (کیونکہ) وہ حظِ نفس ہے اور یہ قوتِ روح ۔	باب ۳ ح ۲۷
	قطعہ	قطعہ	
۳۴۱	گر بغریبی رود از شہرِ خویش سختی و محنت نبرد پنبہ دوز	اگر گدڑی سینے والا اپنے شہر سے ملک غیر میں (بطور مسافر) جائے تو وہ سختی اور تکلیف نہیں اُٹھائے گا ۔	؍؍
	ور بخراب اوفتد از مُلکِ خویش گرسنہ خفتد مَلکِ نیم روز	لیکن اگر بادشاہ اپنے ملک سے جاکر کسی ویرانہ میں جا پڑے تو وہ بھوکا سوئے گا ۔	؍؍
	قطعہ	قطعہ	
۳۴۲	ہر آنکہ گردشِ گیتی بکین او برخاست بغیر مصلحتش رہبری کند ایام	جب زمانہ کی گردش کسی کے ساتھ دشمنی کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہے	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
		تو وہ اُس کو بُرے باتوں کی طرف رہبری کرتی ہے۔	
۳۴۳	کبوترے کہ دگر آشیاں نخواہد دید قضا ہمی بردش تا بسوئے دانہ ودام	جس آشیانہ سے نکلا تھا پھر اُس آشیانہ میں جانا جس کبوتر کے قسمت میں نہو قضا اُس کو دانہ اور جال کے طرف لیجاتی ہے۔	باب ۳ صفحہ ۲۷
۳۴۴	رزق اگرچہ مقسوم است امّا اسبابِ حصول آں تعلق شرط است و بلا اگرچہ مقدر است از ابواب دخول آں حذر کردن واجب۔	روزی اگرچہ قسمت سے ملتی ہے لیکن اُس کے حاصل کرنیکی تدبیر کرنا شرط عقل ہے۔ بلا اگرچہ مقدر سے آتی ہے۔ مگر اُس کے آنے کے راستوں سے پرہیز کرنا واجب ہے۔	رر
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۴۵	رزق ہر چند بیگماں برسد شرط عقلست جستن از درہا	رزق اگرچہ پہنچتا ہے مگر دروازوں پر جاکر ڈھونڈنا بھی شرط عقل ہے۔	رر
۳۴۶	گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد تو مرو در دہانِ اژدرہا	اگرچہ آدمی بلا موت آنے کے نہیں مرتا۔ توبھی عمداً اژدہے	رر

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
		کے مہینہ میں نجا ۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۴۷	چون مرد برفتاد ز جائے و مقام خویش دیگر چہ غم خورد ہمہ آفاق جائے اوست	جب آدمی اپنے جگہ اور مقام سے چل نکلا تو پھر اُس کو کیا فکر ہے کل دنیا اُسی کی جگہ ہے ۔	باب ۳ ح ۲۷
۳۴۸	شب ہر توانگرے بسرائے ہمی رود درویش ہر کجا کہ شب آمد سرای اوست	توانگر آدمی راتوں کو سرا میں جاکر مقام کیا کرتے ہیں ۔ مگر فقیر کو جہاں کہیں رات ہوی وہی اُس کی سرا ہے	〃
	بیت	**بیت**	
۳۴۹	ہنرور چو بختش نباشد بکام بجائے رود کس نداند نام	جب ذی ہنر آدمی کی قسمت ناموافق ہوجاتی ہے تو وہ ایسے جگہ جاتا ہے جہاں اس کا نام تک کوئی نہیں جانتا	〃
	فرد	**فرد**	
۳۵۰	بے زر نتواند کہ کند بر کس زور ور زر داری بزور محتاج نۂ	جس کے پاس مال نہو وہ کسی پر زور نہیں کرسکتا ۔ اگر مال رکھتا ہو تو زور کی ضرورت نہیں ہے ۔	〃
	بیت	**بیت**	
۳۵۱	بدوزد شرہ دیدۂ ہوشمند	حرص عقلمند کی بھی آنکھ سی دیتی ہے	〃

حوالہ ترجمہ	ترجمہ وما حصل	اقوال	نمبر
	طمع ہی چڑیوں اور مچھلیوں کو جال میں پھنسا دیتی ہے ۔	در آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند	
	نظم	**نظم**	
باب ۳ ح ۲۷	جب جھگڑے کا موقع نظر آئے تو برداشت کر کیونکہ نرمی جھگڑے کے دروازہ کو بند کر دیتی ہے ۔	چو پرخاش بینی تحمل بیار / کہ سہلے بہ بندد در کارزار	۳۵۲
؍؍	شیریں کلامی اور نرمی سے ہاتھی کو ایک بال سے کھینچ سکتا ہے ۔	بہ شیریں زبانی و لطف و خوشی / توانی کہ پیلے بموئے کشی	۳۵۳
؍؍	جس جگہ تجھے لڑائی کا موقع نظر آئے تو نرمی سے کام لے ۔ کیونکہ نرم ریشم کو تلوار نہیں کاٹتی ۔	لطافت کن آنجا کہ بینی ستیز / نبرد قزنرم را تیغ تیز	۳۵۴
؍؍	جس کسی کے دل کو تو نے آزردہ کیا ہوا اُس کو اگر بعد میں سو قسم کے راحتیں بھی پہنچائے تو بھی تو اُس ایک رنج کے بدلے سے بے خوف نہ رہ کیونکہ تیر زخم میں سے تو نکل آتا ہے مگر رنج دل میں رہ جاتا ہے ۔	ہر گرار بجے بدل رسانیدی اگر در عقب آں صد راحت برسانی از پاداشش آں یک رنجش ایمن مباش ۔ کہ پیکان از جراحت بدر آید و آزار در دل بماند ۔	۳۵۵

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	قطعہ	قطعہ	
۳۵۶	مشو ایمن کہ تنگ دل گردی چوں ز دستت دلے بہ تنگ آید	جب تیرے ہاتھ سے کسی کا دل دکھ چکا ہو تو اس سے بے فکر نہ رہ ورنہ تیرا دل بھی ویسا ہی دکھے گا۔	باب ۳ ح ۲۷
۳۵۷	سنگ بر بارۂ حصار مزن کہ بود کز حصار سنگ آید	قلعہ کے دیوار پر پتھر نہ پھینک کیونکہ ممکن ہے کہ قلعہ سے پتھر آئیں	”
	قطعہ	قطعہ	
۳۵۸	پشہ چو پر شد بزند پیل را با ہمہ مردی و صلابت کہ اوست	جب بہت سے مچھر ایک جا ہو جاتے ہیں تو بڑے قوت دار ہاتھی کو بھی مار ڈالتے ہیں۔	”
۳۵۹	مورچگاں را چو بود اتفاق شیر ژیاں را بدرانند پوست	جب بہت سے چیونٹیاں متفق ہو جاتے ہیں تو خشمناک شیر کے پوست کو بھی پھاڑ ڈالتے ہیں۔	”
	از قطعہ	از قطعہ	
۳۶۰	زخم دندان دشمنانِ تیز است کہ نماید بچشم مردم دوست	دشمنوں کے دانتوں کا زخم تیز ہوتا ہے۔ جو بظاہر لوگوں کے نظر میں دوست معلوم ہوتے ہیں۔	”

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب و حکایت
	بیت	**بیت**	
٣٦١	گرچہ بیرون ز رزق نتوان خورد در طلب کاہلی نباید کرد	قسمت میں جتنا لکھا ہوا ہے اُس سے زیادہ کوئی نہیں کھاتا۔ تاہم اُس کی تلاش کرنے میں سستی نکرنی چاہیئے۔	باب ۳ ح ۲۷
	بیت	**بیت**	
٣٦٢	غواص اگر اندیشہ کند کام نہنگ ہرگز نکند درِّ گرانمایہ بچنگ	اگر غوطہ زن مگرمچھ کی صورت سے ڈرے گا تو ہرگز قیمتی موتی (دریا کے اندر سے) اُس کے ہاتھ نہ آئیں گے۔	//
٣٦٣	آسیا ز زیریں متحرک نیست لاجرم تحملِ بارِ گران میکند	چکی کا نیچے والا پاٹ حرکت نہیں کرتا اس لئے اُس کو بھاری بوجھ سہنا پڑتا ہے۔	//
	بیت	**بیت**	
٣٦٤	صیاد نہ ہر بار شغالے ببرد باشد کہ یکے روز پلنگش بخورد	شکاری کو ہر وقت شکار نہیں ملتا ممکن ہے کہ ایک دن تیندوا اُس کو پھاڑ ڈالے۔	//
	قطعہ	**قطعہ**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
۳۶۵	گہ بود کز حکیم روشن رائے	کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بڑے بڑے	باب ۳ ح ۲۷
	بر نیاید درست تدبیرے	لایق اور ذی فہم لوگوں سے بھی	
		کوئی تدبیر ٹھیک بن نہیں پڑتی۔ اور	
	گاہ باشد کہ کودکے ناداں	کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک نادان	رر
	بغلط بر ہدف زند تیرے	بچہ بھولے سے نشانہ کو تیر سے	
		اُڑا دیتا ہے۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۶۶	ہر کہ بر خود در سوال کشاد	جس نے اپنے اوپر سوال کا دروازہ	باب ۳ ح ۲۸
	تا بمیرد نیاز مند بود	کھول لیا وہ مرتے دم تک حاجتمند	
		ہی رہتا ہے۔	
۳۶۷	آز بگذار و بادشاہی کن	حرص چھوڑ دے اور بادشاہی	رر
	گردنِ بے طمع بلند بود	کر اس لئے کہ بے طمع کی گردن	
		بلند ہوتی ہے۔	
	مثنوی	**مثنوی**	
۳۶۸	گوش تواند کہ ہمہ عمر وے	ممکن ہے کہ کان عمر بھر دف چنگ	رر
	نشنود آواز دف و چنگ و نے	اور بانسری کی آواز نہ سنے اور	
	دیدہ شکیبد ز تماشائے باغ	آنکھ باغ کی سیر کرنے سے اور	رر
	بے گل و نسریں بسر آرد دماغ	دماغ گلاب اور چنبیلی کی خوشبو کا	

حوالہ باب و حکایت	ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر سلسلہ
	خط اٹھانے سے صبر اختیار کرکے		
باب ۳ ح ۲۸	اگر پروں سے بھرا ہوا نرم تکیہ نہ ہو تو سر کے نیچے پتھر رکھ لے	گر نبود بالش آگندہ پر خواب تواں کرد حجر زیر سر	
״	اور اگر معشوقہ ہمخوابہ روبرو نہ ہو تو بغل میں ہاتھ رکھکر سو جائے۔	ور نبود دلبر ہمخوابہ پیش دست تواں کرد بآغوش خویش	
״	مگر اس کمبخت پیٹ کو اتنا صبر نہیں کہ ادنی چیزوں کے ساتھ موافقت کرے۔	وین شکم بے ہنر پیچ پیچ صبر ندارد کہ بسازد بہ ہیچ	

نمبرسلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	# باب چہارم	# چوتھا باب	
	در فواید خاموشی	خاموشی کے فایدونکے بیانمیں	
٣٦٩	دشمن آن بہ کہ نیکی نہ بیند	دشمن وہی اچھا جو نیکی نہ دیکھے۔	باب۴ ح ۱
	فرد	فرد	
٣٧٠	ہنرش چشم عداوت بزرگتر عیبست گل است سعدی و در چشم دشمنان خارست	دشمنی کی نظر سے ہنر بہت بڑا عیب معلوم ہوتا ہے۔ سعدی درحقیقت مثل گلاب کے پھول کے ہے مگر دشمنوں کے نظر میں کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے۔	رر
	بیت	بیت	
٣٧١	نور گیتی فروز چشمۂ ہور زشت باشد بچشم موشک کور	آفتاب کا نور کل دنیا کو روشن کرنے والا ہے مگر چھچھوندر کے نظر میں وہ بہت برا معلوم ہوتا ہے۔	رر
٣٧٢	یکے نقصان مایہ دیگر شماتت ہمسایہ	ایک تو مال کا نقصان دوسرے پڑوسی کا ہنسی اڑانا۔	باب۴ ح ۲
	بیت	بیت	

حوالہ باب و حکایت	ترجمہ ماحصل	اقوال	نمبر
باب ہشتم ح ۲	اپنی تکلیف کو دشمن سے نہ کہو کیونکہ وہ خوش ہوں گے۔	مگو اندُہِ خویش با دشمناں کہ لاحول گویند شادی کناں	۳۷۳
	بیت	**بیت**	
باب ہشتم ح ۳	کچھ کہے گا ہی نہیں تو کوئی تجھ سے سروکار نہ رکھے گا۔ مگر جب تو نے کہا تو دلیل پیش کر۔	نگفتہ ندارد کسے با تو کار ولیکن چو گفتی دلیلش بیار	۳۷۴
	بیت	**بیت**	
باب ہشتم ح نہم	جس شخص کی تشفی قرآن یا حدیث کے دلیلوں سے نہ کیجا سکتی ہو اُس کو جواب نہ دینا ہی اُس کا جواب ہے	آنکس کہ بقرآن خبر زو نرہی آنست جوابش کہ جوابش ندہی	۳۷۵
	از نظم	**از نظم**	
باب ہشتم ح ۵	دو عقلمند آدمیوں میں عداوت اور فساد نہیں ہوتا نہ عقلمند آدمی بیوقوف سے لڑتا ہے۔	دو عاقل را نباشد کین و پیکار نہ دانائی ستیزد با سبکسار	۳۷۶
″	اگر نادان آدمی جہالت سے سخت کلامی کرے۔ عقلمند نرمی کے ساتھ اُس کی دلجوئی کرتا ہے۔	اگر ناداں بوحشت سخت گوید خردمندش بہ نرمی دل بجوید	۳۷۷

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	[illegible]
	دگر در ہر دو جانب جاہلانند اگر زنجیر باشد بگسلانند	اور اگر دونوں طرف جاہل ہی ہوں تو اگر زنجیر بھی تو وہ توڑ ڈالیں گے	باب ح ۵
	نظم	نظم	
۲۷۸	سخن گرچہ دلبند وشیریں بود سزاوار تصدیق وتحسیں بود چو یکبار گفتی مگو باز پس کہ حلوا چو یکبار خوردند بس	اگر کوئی کلام دلپذیر یا شیریں یا لایق تصدیق وتحسین ہو تو بھی ایکبار کہنے کے بعد دوبارہ اُس کو نہ کہو کیونکہ جب مٹھائی ایکبار کھالیجاتی ہے تو پھر اُس کی خواہش نہیں رہتی۔	باب ح ۶
	نظم	نظم	
۲۷۹	سخن را سراست اے خردمند وبُن میاور سخن در میان سخن	بات کی بھی ابتدا اور انتہا ہوا کرتی ہے اس لئے دوسرے سے بات چیت ہوتے وقت اُس میں دخل نہ دے۔	باب ح ۷
۲۸۰	خداوند تدبیر وفرہنگ وہوش نگوید سخن تا نہ بیند خموش	عقلمند اور ہوشیار آدمی اس وقت تک بات نہیں کرتا جب تک کہ وہ خاموش نہیں پاتا۔	" "
	بیت	بیت	
۲۸۱	نہ ہر سخن کہ بر آید بگوید اہل شناخت	بادشاہ کی زبان سے نکلی ہوئی بات کو	باب ح ۸

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	مطابق باب حکایت
	بسرِ شاہ سرِ خویشتن نشاید باخت	کو عقلمند آدمی دوسروں سے نہیں کہتے اس لئے کہ بادشاہی راز کا ظاہر کرنا گویا اپنے سر کو دیدینا ہے	
	بیت	**بیت**	
۳۸۲	امیدوار بود آدمی بخیر کساں مرا بخیر تو امید نیست شر مرساں	آدمی اوروں سے اپنے کو نفع پہنچنے کی امید رکھتا ہے مجھے تجھ سے بھلائی کی تو امید نہیں ہے مگر کم از کم نقصان تو بھی نہ پہنچا -	باب ۳ ح ۱۰
	فرد	**فرد**	
۳۸۳	ہر آنکس کہ عیبش نگویند پیش ہنر داند از جاہلی عیب خویش	ہر شخص اپنے عیب کو بیوقوفی سے ہنر جانتا ہے جب تک کہ دوسرے اس عیب کو اس پر ظاہر نکریں -	باب ۴ ح ۱۲

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	باب پنجم در عشق جوانی	**پانچواں باب** جوانی کے عشق کے بیانمیں	
۳۸۴	ہرچہ در دل خوش آید در دیدۂ نکو نماید	جو دل کو پسند آتی ہے وہی زیادہ خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔	باب ۵ ح ۱
	نظم	**نظم**	
۳۸۵	ہر کہ سلطان مرید او باشد گر ہمہ بد کند نکو گوید وانکہ را پادشہ بیندازد کسش از خیل خانہ ننوازد	جس شخص کو بادشاہ عزیز رکھتا ہو اُس سے کتنے ہی بُرے حرکات سرزد ہوں تو بھی وہ اچھے ہی سمجھے جاتے ہیں۔ اور جس شخص کو بادشاہ نے خفا ہو کر گھر بٹھا دیا ہو۔ اُس کو اُس کے گھر کے آدمی بھی نہیں پوچھتے۔	؍؍
۳۸۶	اے برادر چوں اقرار دوستی کردی توقع خدمت مدار کہ چوں عاشقی و معشوقی درمیان آمد مالکی و مملوکی برخاست	اے بھائی۔ جب تو نے (کسی کو اپنا) دوست بنانے کا اقرار کر لیا تو اب اُس کے ہاتھ سے اپنی تابعداری لینے کی امید نکر کیونکہ جہاں عاشقی	باب ۵ ح ۲

سلسلہ نمبر	اقوال		ترجمہ وماحصل	نمبر حکایت باب
			ومعشوقی کا رشتہ پیدا ہوا وہاں خادمی ومخدومی کے مراتب اُٹھ جاتے ہیں	
	قطعہ		**قطعہ**	
۳۸۷	خواجہ با بندۂ پری رخسار چوں در آید ببازے وخندہ چہ عجب کو چو خواجہ حکم کند ویں کشد بار ناز چوں بندہ		مالک اپنے خوبصورت نوکر کے ساتھ ہنسنے کھیلنے اور محبت کرنے لگے تو کیا عجب ہے کہ وہ نوکر مالک کی طرح اُس پر حکومت کرنا شروع کردے اور وہ مالک اُس نوکر کا ناز خادم کے طرح اٹھانے لگے۔	باب ۵ ح ۲
	بیت		**بیت**	
۳۸۸	غلام آبکش باید وخشت زن بود بندۂ نازنین مُشت زن		غلام (پانی کا کھینچنے والا اور اینٹوں کا بنانے والا) ہونا چاہئے کیونکہ نازک بدن غلام پہلوان ہوتا ہے	״
	قطعہ		**قطعہ**	
۳۸۹	ہر کجا سلطان عشق آمد نماند قوتِ بازوئے تقویٰ را محل		سلطان عشق کی سواری جہاں کہیں جائے گی وہاں زہد وپرہیزگاری کے	باب ۵ ح ۳

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب حکایت
		قوت کا بس نہیں چلتا۔	
۳۹۰	پاکدامن چون زید بیچارہ اوفتادہ تا گریبان در وحل	جو بیچارہ گلے تک کیچڑ میں پھنسا ہو وہ کیونکر پاک رہ سکتا ہے	باب ۵ ح ۳
۳۹۱	شرط مودت نباشد باندیشۂ جان دل از مہر جانان برگرفتن۔	اپنی جان کے خوف سے معشوق کے محبت سے دل پھیر لینا شرطِ دوستی سے بعید ہے۔	باب ۵ ح ۴
	ازقطعہ	**ازقطعہ**	
۳۹۲	جنگ جویان بزور پنجہ و کتف، دشمنان را کشند و خوبان دوست	جوانمرد لوگ اپنے پنجہ کے زور سے دشمنوں کو مارتے ہیں اور معشوق اپنے عاشق کو محبت کے	رر
۳۹۳	دل بر مجاہدہ نہادن آسان تر است کہ چشم از مشاہدات فرو گفتن	زور سے بہ نسبت معشوق کے نہ دیکھنے کے سختیوں کا جھیلنا آسان تر ہے	باب ۵ ح ۹
	ازنظم	**ازنظم**	
۳۹۴	آہو بپالہنگ در گردن نتواند بخویشتن رفتن	جس ہرن کے گلے میں رسی بندھی ہوی ہو وہ جہاں چاہے وہاں پھر نہیں سکتا۔	رر
	بیت	**بیت**	

نمبر	اقوال		ترجمہ و ماحصل	نمبر مطابق کتاب
۳۹۵	شب پرہ گر وصل آفتاب نخواہد رونقِ بازار آفتاب نکاہد		اگر چمگادڑ آفتاب سے نہ ملنا چاہے تو آفتاب کی عظمت گھٹ نہیں جائیگی۔	باب ۳ ح ۱۰
	از مثنوی		از مثنوی	
۳۹۶	چند خرامی و تکبر کنی دولتِ پارینہ تصور کنی		یہ شیخی اور تکبر تو کب تک کریگا اپنی پچھلی دولتِ حسن کا خیال کر۔	رر
	بیت		بیت	
۳۹۷	شاید پس کار خویشتن بنشستن لیکن نتواں زبان مردم بستن		یہ ممکن ہے کہ (کوئی شخص) اپنے بداعمالیوں سے توبہ کرکے (غضب الٰہی) سے نجات پالے لیکن زبان خلایق کا بند کرنا اُس سے ناممکن ہے	باب ۳ ح ۱۲
	قطعہ		قطعہ	
۳۹۸	امرد انگہ کہ خوب و شیرین ست تلخ گفتار و تندخوے بود		نوجوان لڑکا جب تک کہ وہ خوبصورت اور شیریں کلام ہے سخت گو اور تندخو ہوتا ہے۔	باب ۳ ح ۱۱
	چوں بریش آمد و بلاغت شد مردم آمیز و مہر جوے بود		مگر جب داڑھی مونچھ نکل آتے ہیں تو آدمیوں میں مل جلکر اسبات کی	رر

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
		کوشش کرتا ہے کہ اور لوگ اس سے محبت کریں۔	
۳۹۹	مشتاقی به که ملولی۔	بیزاری سے مشتاق رہنا بہتر ہے	باب ۵ ح ۷
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۰۰	چشم بد اندیش که برکنده باد عیب نماید هنرش در نظر ور هنری داری و هفتاد عیب دوست نبیند بجز آن یک هنر	دشمن کی آنکھیں پھوٹ جائیں کہ اس کے نظر میں ہنر عیب دکھائی دیتا ہے۔ مگر دوست۔ اگر تجھ میں سو عیب ہوں اور ایک ہنر تو وہ سوائے ہنر کے عیب دیکھتا ہی نہیں	باب ۵ ح ۵
	از نظم	**از نظم**	
۴۰۱	هر که دل پیش دلبری دارد ریش در دست دیگری دارد	اپنا دل اپنے معشوق کے حوالہ کرنے والا گویا اپنی داڑھی دوسرے کے ہاتھ میں دیدیتا ہے۔	باب ۵ ح ۹
۴۰۲	گر نشاید بدست رو بردن شرط عشق است در طلب مردن	معشوق سے ملنے کی راہ نہ ملے تو اس کے طلب میں مرنا شرط عشق ہے۔	
	بیت	**بیت**	

[illegible]	اقوال		ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۴۰۳	پارسا را بس اینقدر زندان کہ بود ہم طویلہ زندان		نچوں کی صحبت میں کچھ دن رہنا ہی سچے عبادت کرنے والوں کے لئے گویا قید میں رہنا ہے۔	باب ۵ ح ۱۳
۴۰۴	دانا را از ناداں نفرت ست نادان را از دانا وحشت		عقلمند آدمی کو بیوقوفوں سے جتنی نفرت رہتی ہے اُتنی ہی نفرت بیوقوفوں کو عقلمندوں سے ہوتی ہے	باب ۵ ح ۱۲
	نظم		نظم	
۴۰۵	گل بتاراج رفت وخار بماند گنج برداشتند ومار بماند		(گلاب کا) پھول تو گیا مگر کانٹے رہ گئے خزانہ تو گیا مگر سانپ موجود۔	باب ۵ ح ۱۴
۴۰۶	دیدہ بر تارک سناں دیدن خوشتر از روئے دشمناں دیدن		اپنے آنکھوں کو نیزے کے نوک پر دیکھنا دشمن کا منہہ دیکھنے سے اچھا ہے۔	״
۴۰۷	واجب است از ہزار دوست برید تا یکے دشمنت بباید دید		ایک دشمن کا منہہ نہ دیکھنے کے لئے ہزار دوستوں سے قطع تعلق کر دینا بہتر ہے۔	״
	از قطعہ		از قطعہ	
۴۰۸	مست مے بیدار گردد نیم شب مست ساقی روز محشر بامداد		جو آدمی کہ شراب پیکر مست ہو گیا ہو وہ آدمی رات کو ہوش میں	باب ۵ ح ۱۵

باب و حکایت	ترجمہ و ماحصل	اقوال	سلسلہ
	آجائے گا مگر جو شخص کہ ساقی کے حسن پر فریفتہ ہو کر مست ہو گیا ہو اُس کا نشہ تو شاید روز قیامت کے صبح میں ہی اُتر سکے گا۔		
	شعر	**شعر**	
باب ۵ ح ۱۷	کتنی ہی گریہ و زاری کرو چرایا ہوا مال چور کبھی واپس نہیں دے گا۔	گر تضرع کنی و گر فریاد دزد زر باز پس نخواہد داد	۴۰۹
	بیت	**بیت**	
ایضاً	کسی چیز یا کسی شخص پر اپنا دل نہ لگانا چاہئے اس لئے کہ پھر دل کا پلٹانا مشکل ہو جاتا ہے۔	نباید بستن اندر چیز و کس دل کہ دل برداشتن کاریست مشکل	۴۱۰
	قطعہ	**قطعہ**	
ایضاً	جس شخص کو کہ اُس کے بستر پر گلاب و چنبیلی کے پھول بچھائے بغیر آرام ساتھ نیند نہیں آتی تھی اُس کے اُس گلاب سے بچھائے ہوے بستر کو گردش زمانہ نے فنا کر دیا اور اُس کے اطراف میں کانٹوں کے	آنکہ قرارش نگرفتی و خواب تا گل و نسرین نفشاندی نخست گردش گیتی گل رویش بریخت خار بناں بر سر خاکش برست	۴۱۱

حوالہ باب حکایت	ترجمہ و حاصل	اقوال	سلسلہ نمبر
	درخت اُگاوے۔		
	از نظم	از نظم	
باب ۵ ح ۱۶	جہاں کیچڑ زیادہ ہو ہاتھی بھی پھسل جاتے ہیں	چو گِل بسیار شد پیلاں بلغزند	۴۱۲
	از قطعہ	از قطعہ	
باب ۵ ح ۱۸	اگر لہروں کا خوف نہوتا تو دریا کے فواید بہت اچھے ہوتے۔ اسی طرح کانٹوں کا خوف نہ ہوتا تو پھولونکی صحبت بہت اچھی ہوتی۔	سُود دریا نیک بودے گر نبودے بیم موج صُحبتِ گُل خوش بُدی گر نیستی تشویش خار	۴۱۳
باب ۵ ح ۱۹	لیلی کو مجنوں کی آنکھ سے دیکھا جائے تو اُس کے دیکھنے کا اصلی راز آپ کے دل پر ظاہر ہوگا۔	از دریچہ چشم مجنوں بایستے در جمال لیلی نظر کردن تا سرِ مشاہدات او بر تو تجلی کند۔	۴۱۴
	از قطعہ	از قطعہ	
"	جس کو عمر بھر کبھی زنبور نے نہ ڈسا ہو ایسے شخص سے زنبور کے متعلق کہنا بے سُود ہے۔	گفتن از زنبور بے حاصل بود با یکے در عمر خود ناخوردہ نیش	۴۱۵
	فرد	فرد	
باب ۵ ح ۲۰	تازے توڑے ہوئے انگور	انگور نو آوردہ ترش طعم بوُد	۴۱۶

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	رجوع حکایت باب
	روز دو سہ صبر کن کہ شیریں گردد	ترش ہوتے ہیں ایک دو روز صبر کر تو وہی میٹھے ہوں گے ۔	
	بیت	**بیت**	
۴۱۷	نہ در ہر سخن بحث کردن رواست	ہر بات میں بحث کرنا مناسب نہیں	باب ۵ ح ۱۹
۴۱۸	خطا بر بزرگاں گرفتن خطاست	ہے بزرگوں کے عیب کو گرفت کرنا خطا ہے ۔	
	مثنوی	**مثنوی**	
۴۱۹	یکے کردہ بے آبروئے بسے چہ غم دارد ولش ز آبروئے کسے	جو شخص خود بے آبرو ہوا ہو اُس کو دوسرے کے عزت و آبرو کی کیا پرواہ ہے ۔	ر ر
	بنا نام نیکوئے پنجاہ سال کہ یک نام زشتش کند پائمال	پچاس برس تک پیدا کیا ہوا اچھا نام ایک بدنامی سے بالکل مٹ جاتا ہے	ر ر
۴۲۰	ہر کرا زر در ترازو ست زور دیم بازو ست ۔	جس کے ترازو کے پلّے میں سونا ہے اُس کے بازو میں طاقت ہے ۔	ر ر
	نظم	**نظم**	
	ہر کہ زر دید سر فرود آرد در ترازوئے آہنیں دوش ست	زر کو جو دیکھتا ہے سر جھکا لیتا ہے حتے کہ ترازو کی آہنی ڈنڈی بھی سونا	

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر صفحہ کتاب
		دیکھتے ہی جھک جاتی ہے ۔	
۱۳۴	**بیت** بہ تندی سبک دست بردن بہ تیغ بدنداں گزد پشت دست دریغ	**بیت** بے سمجھے سوچے غصّے سے دفعتاً تلوار پر ہاتھ ڈالنے والے کو آخرہ پچھتا کر ہاتھ کی پیٹ دانتوں سے کاٹنا پڑتی ہے ۔	پا۔ ش ح ۳۰
۲۳۴	**از قطعہ** چہ سود از دزدی آنگہ توبہ کردن کہ نتوانی کمند انداخت بر کاخ	**از قطعہ** اگر تو نے کسی مکان پر کمند نہ جاسکنے کی وجہ سے چوری سے توبہ کی تو کیا فائدہ ۔	رر
۳۳۴	**شعر** ہمہ حمال عیب خویشتند طعنہ بر عیب دیگراں مزنید	**شعر** جو لوگ عیبوں سے بھرے ہوئے ہیں اُن کو لازم ہے کہ دوسروں کو اُن کے عیبوں کے سبب سے بدنام نکریں ۔	رر

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب
	باب ششم	**چھٹا باب**	
	در ضعف پیری	بڑھاپے کے ناتوانی کے بیان میں	
۴۲۴	مزاج اگرچہ مستقیم بود اعتماد بقار انشاید و مرض اگرچہ ہائل بود دلالت کلّی بر ہلاکت نہ کند۔	مزاج کتنا ہی صحیح اور معتدل ہو لایق اعتماد بقا نہیں اور مرض ہرچند مہلک ہو بالکلیہ ہلاکت پر دلالت نہیں کرتا۔	باب ۶ ح ۱
	از مثنوی	**از مثنوی**	
۴۲۵	خواجہ در بند نقش ایوان است خانہ از پائے بست ویران است	صاحب مکان تو محل کے نقش کے فکر میں ہے اور گھر کو دیکھو تو بنیاد سے اگر کر ویران ہونے کو ہے۔	”
۴۲۶	پیر مردے ز نزع مے نالید پیرزن صندلش ہمی مالید	ایک بوڑھا آدمی حالت نزع میں رو رہا تھا اور اس کی بڑھیا عورت اس کو صندل مل رہی تھی۔	”
۴۲۷	چوں مخبط شد اعتدال مزاج نہ عزیمت اثر کند نہ علاج	جب مزاج اعتدال سے تجاوز کر جاتا ہے تو نہ گنڈا تعویذ اثر کرتا ہے نہ علاج	”
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۴۲۸	وفاداری مدار از بلبلاں چشم	بلبلوں سے وفاداری کی امید نہ رکھ	باب ۶ ح ۲

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب و حکایت
	کہ ہر دم بر گلِ دیگر سرایند	کیونکہ ہر وقت (وہ سُنئے سُنئے) دوسرے پھولوں (کے شاخوں پر) چہچہاتی رہتی ہیں ۔	
۴۲۹	زن جوان را اگر تیرے در پہلو نشیند بہ از انکہ پیرے ۔	جوان عورت کو اپنے پہلو میں تیر کا لگنا بوڑھے مرد کے بیٹھنے سے بہتر معلوم ہوتا ہے ۔	باب ح ۲
	از رباعی	**از رباعی**	
۴۳۰	زن کز مرد بے رضا بر خیزد بس فتنہ و جنگ ازاں سرا برخیزد	جب عورت مرد کے بغل سے ناراض ہو کر اٹھ جاتی ہے تو اُس گھر سے بہت سے فتنے اور لڑائیاں برپا ہوتے ہیں ۔	رر
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۳۱	روئے زیبا و جامۂ دیبا عرق و عود و رنگ و بوے ہوس ایں ہمہ زینت زناں باشد مرد را کیر و خایہ زینت بس	حسین چہرہ ۔ لباس ریشمی و بیا، گلاب عود و رنگ ۔ خوشبو اور خواہش نفسانی ۔ یہ تمام چیزیں عورتوں کے لئے باعث زینت ہیں (مگر) مرد کی زینت مردمی سے ہے ۔	رر

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	باب وحکایت
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۳۲	اے کہ مشتاق منزلے مشتاب پند من کار بند و صبر آموز	اے منزل پر پہنچنے کی خواہش کرنے والے اگر تجھکو منزل تک پہنچنا ہے تو جلدی نکر میری نصیحت پر عمل کر اور صبر کرنا سیکھ۔	باب ۶ ح ۴
۴۳۳	اسپ تازی دو تگ رود بشتاب اشتر آہستہ میرود شب و روز	تیز رفتار گھوڑا دو ہی منزل تک جلد چلے گا (مگر) دھیما چلنے والا اونٹ آہستہ آہستہ رات دن (منزلیں طے کرتا) چلا جائے گا۔	〃
	فرد	**فرد**	
۴۳۴	چوں پیر شدی ز کودکی دست بدار بازی و ظرافت بجوانان بگذار	جب تو بوڑھا ہو گیا تو بچپنا چھوڑ دے اور کھیل و مذاق کو نوجوان کے حوالے کر۔	باب ۶ ح ۵
	مثنوی	**مثنوی**	
۴۳۵	طرب نوجوان ز پیر مجوئے کہ دگر نآید آب رفتہ بجوئے	نوجوانی کے مزے کو بڑھاپے میں تلاش نکر۔ کیونکہ دریا میں گیا ہوا پانی پھر واپس نہیں آتا۔	〃
۴۳۶	زرع را چوں رسید وقت درو	جس کھیت (فصل) کے کاٹنے	〃

سلسلہ	اقوال	ترجمہ وماحصل	نمبر حکایت باب
	نخزاید چنانکہ سبزۂ نو	کا وقت پہنچ گیا ہو وہ سبزۂ نو کے طرح نہیں ابھرتا۔	
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۴۳۷	موئے بہ تلبیس سیہ کردہ گیر راست نخواہد شدن این پشت کوز	بال تو خضاب سے سیاہ ہو سکیں گے مگر جھکی ہوی پیٹھ کو سیدھا کرنا نہ ہوسکے گا۔	باب ۶ ح ۵
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۳۸	پیرِ ہفتاد سالہ جوانی نکند عتیع معتری نمی بینی خشش روشنت	ستر سال کی عمر پانے کے بعد جوان آدمی کی طرح شادی کرلینا کس کام کا۔ اس کی حالت ایسی ہے جیسے کہ پیدایشی اندھے کو خواب میں بصارت آجانا۔	باب ۶ ح ۸
۴۳۹	زور باید نہ زر کہ بانو را گزرے سخت بہ کہ صد من گوشت	عورتوں کو زر و زیور چنداں مرغوب نہیں ہوتا اور نہ تو تازہ مرد بلکہ طاقتور آدمی مطلوب ہوتا ہے۔	،،
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۴۰	دریغا گر بدین طاعت نہادن گردشش ہمراہ بودے دست دادن	عبادت الٰہی کے ساتھ خیرات کرنا بھی ضروری ہوتا تو مقام افسوس ہوتا	باب ۶ ح ۷

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	مطابقت کتاب
۴۴۱	بدنیارے، چو خرو رگل بمانند در الحمد ی بخواہی صد بخوانند	(بخیل سے) ایک پیسہ مانگا جائے تو وہ اُس گدھے کی طرح رہ جائیگا جو کیچڑ میں پھنسا ہوا ہو اور اگر اُس کو سورۂ فاتحہ پڑھنے کو کہا جائے تو سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے گا۔	باب ۶ خ ۷

حکایات سعدی از سعدی، شیخ مصلح الدین -



نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ نمبر حکایت
	باب ہفتم در تاثیر تربیت قطعہ	ساتواں باب تربیت کے تاثیر کے بیان میں قطعہ	
۴۴۲	ہیچ صیقل نکو نداند کرد آہنے راکہ بدگہر باشد	جس لوہے کا اصلی جوہر ہی برا ہو اس کو کوئی صیقل گر اچھا نہیں بنا سکتا	باب ۷ ح ۱
۴۴۳	چوں بود اصل جوہری قابل تربیت را درو اثر باشد	جب کسی کا اصلی جوہر اچھا ہو تو ہی تعلیم کا اثر اس پر ہوگا۔	۔۔
۴۴۴	سگ بدریائے ہفتگانہ بشوئے کہ چوتر شد پلید تر باشد	اگر کتے کو ساتوں دریاؤں میں بھی دھوئیں تو جب تر ہوگا اور زیادہ نجس ہو جائے گا۔	۔۔
۴۴۵	خر عیسیٰ گرش بمکہ برند چوں بیاید ہنوز خر باشد	اگر حضرت عیسیٰ کے گدھے کو مکہ معظمہ میں بھی لیجائیں تو جب واپس آئے گا تو گدھے کا گدھا ہی رہیگا۔	۔۔
۴۴۶	اے جان پدر۔ ہنر آموز کہ ملک و دولت دنیا اعتماد را نشاید و سیم و زر در سفر محل خطر ست یا دزد بیکبار ببرد یا خواجہ بتفاریق	اے جان پدر۔ ہنر سیکھ کیونکہ ملک اور دولت کا کچھ بھروسہ نہیں سونا چاندی اور روپیہ کا ہونا سفر میں خوف کا باعث ہے	باب ۷ ح ۲

باب حکایت	ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر
	یا تو چور اُس کو ایک ہی مرتبہ چرا لیجائے گا یا مالک مال تھوڑا تھوڑا کر کے کھائے گا لیکن ہنر ایک جیتا چشمہ ہے اور ہمیشہ قایم رہنے والی دولت ہے اگر ہنرمند مفلس بھی ہو جائے۔ تو کچھ غم نہیں کیونکہ ہنر بالذات ایک دولت ہے ہنرمند جہاں جائے گا اُس کی قدر ہوگی اور مسند پر بٹھایا جائیگا بے ہنر بھیک مانگے گا اور دکھ پائے گا۔	بخورد۔ اما ہنر چشمہ زائندہ است و دولتِ پاینده اگر ہنرمند از دولت بیفتد غم نہ باشد کہ ہنر در نفس خود دولت است کہ ہر کجا کہ رود قدر بیند و بر صدر نشیند و بے ہنر لقمہ چیند و سختی بیند۔	
	فرد	فرد	
باب ۷ ح ۲	مرتبہ پاکر بعد میں محکوم بننا اور ناز سے پلے ہوئے کو لوگوں کی سختیوں کو برداشت کرنا بہت رنجیدہ ہے۔	سخت است پس از جاہ تحکم بردن خود کردہ بناز جور مردم بردن	۴۳۷
	باپ کی میراث چاہتا ہے تو باپ کا علم سیکھ کیونکہ باپ کی یہ دولتِ میراث دس دن میں خرچ کردیجا سکتی ہے	میراث پدر خواہی علم پدر آموز کیں مال پدر خرچ تواں کرد بدہ روز	۴۳۸

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۴۴۹	سخن اندیشیدہ باید گفتن و حرکت پسندیدہ کردن ہمہ خلق را علی العموم و بادشاہاں را علی الخصوص بموجب آنکہ بر دست و زبانِ ایشان ہر چہ رفتہ شود دہر آئینہ با فواہ بگویند و قول و فعل عوام الناس را چنداں اعتبارے نہ باشد۔	ہر شخص کو عموماً اور بادشاہوں کو خصوصاً بات سوچ سمجھکر اور حرکت اچھی کرنی چاہیے اسواسطے کہ بادشاہ سے جو فعل سرزد ہوتا ہے۔ اور جو لفظ اُن کے زبان سے نکلتا ہے لوگ اُس کا چرچا کرتے ہیں اور عام لوگوں کے قول و فعل کا چنداں اعتبار نہیں ہوتا۔	باب ۲ ح ۳
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۵۰	اگر صد ناپسند آید ز درویش رفیقانش یکے از صد ندانند	اگر درویش سے سَو ناپسندیدہ حرکتیں بھی سرزد ہوں تو اُس کے دوستوں کو سو میں سے ایک حرکت بھی بُری معلوم نہ ہوگی اور اگر بادشاہ کے زبان سے ایک بات بھی مذاقاً نکلجائے گی تو لوگ اُس کو ایک ملک سے دوسرے ملک میں پہنچا دیں گے۔	〃

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب و حکایت
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۵۱	ہر کہ در خردیش ادب نکنی در بزرگی فلاح از و برخاست	جس شخص کو بچپن میں ادب نہ سکھایا گیا ہو بڑا ہو جانے کے بعد اس سے خیر و نیکی و کامیابی جاتے رہتے ہیں۔	باب ۷ ح ۳
۴۵۲	چوب تر را چنانکہ خواہی پیچ نشود خشک جز بہ آتش راست	گیلی لکڑی کو جس طرح چاہیں موڑ سکتے ہیں۔ لیکن سوکھنے کے بعد آگ کے بغیر سیدھی نہیں ہو سکتی۔	״ ״
	فرد	**فرد**	
۴۵۳	ہر آن طفل کو جور آموزگار نہ بیند جفا بیند از روزگار	جس لڑکے نے اُستاد کی سختی نہ دیکھی ہو اُسے زمانے کے سختیوں کو دیکھنا ہو گا۔	باب ۷ ح ۳
	بیت	**بیت**	
۴۵۴	استاد و معلم چو بود بے آزار خرسک بازند کودکاں در بازار	جب سکھانے والا استاد۔ (مارنے پیٹنے والا نہ ہو) تو لڑکے بازار میں چیل چپاٹے کھیلنے لگتے ہیں	باب ۷ ح ۴
	از مثنوی	**از مثنوی**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
۴۵۵	جور استاد بہ ز مہر پدر	استاد کی سختی باپ کی محبت سے اچھی۔	باب ۷ ح ۴
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۵۶	چو دخلت نیست خرچ آہستہ تر کن کہ میگویند ملاحاں سرودے	جب تجھے آمدنی نہیں ہے تو بہت خرچ نکر کیونکہ ملاح لوگ نصیحت گایا کرتے ہیں کہ"	باب ۷ ح ۵
	بکوہستاں اگر باراں نبارد بسالے دجلہ گردد خشک رودے	اگر پہاڑ پر مینہہ نہ برسے تو دجلہ ایک ہی سال میں سوکھی ندی بن جائے گا۔	
۴۵۷	عقل و ادب پیش گیر و لہو لعب بگذار کہ چوں نعمت سپری شود سختی بری و پشیمانی خوری۔	عقل و اَدب اختیار کر اور کھیل کود چھوڑ دے اس لئے کہ جب دولت تمام ہو چکے گی تو تو تکلیف اٹھائے گا اور پچھتائیگا	؍؍
	مثنوی	**مثنوی**	
۴۵۸	ہر کہ علم شد بہ سخا و کرم بند نہ شاید کہ نہد بر درم	جو شخص کہ سخاوت اور بخشش میں مشہور ہو گیا ہو اُسے درہموں پر گانٹھ نہ لگانی چاہئے۔	؍؍
	نامِ نکوئی چو بروں شد بکوئے	بخشش دینے کی شہرت جابجا	

	اقوال	ترجمہ و ماحصل	
	درنتوانی کہ بہ بندی بردے	ہو جانے کے بعد تجھ سے اپنا دروازہ بند نہ کیا جا سکے گا۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۵۹	گرچہ دانی کہ نشنوند بگوے ہرچہ دانی تو از نصیحت و پند	اگرچہ تو جانتا ہے کہ کوئی نہیں سنے گا (پھر بھی) جو کچھ پند و نصیحت تو جانتا ہے کہے جا۔	باب ۲ ح ۵
	زود باشد کہ خیرہ سر بینی بدو پا اوفتادہ اندر بند	کیونکہ بہت جلد تو دیکھ لے گا کہ اس نہ سن سننے والے بد دماغ شخص کے دونوں پیر بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ہوں گے۔	رر
	دست بر دست میزند کہ دریغ نشنیدم حدیث دانشمند	اور ہاتھ ملتا ہوا پچھتاتا رہے گا کہ عقلمند آدمی کی نصیحت کو میں نے کیوں نہیں سنا۔	
	مثنوی	**مثنوی**	
۴۶۰	حریف سفلہ در پایان مستی نیندیشد ز روز تنگدستی	کمینہ اور بے وقوف آدمی دولت کے نشہ میں تنگدستی کے دن کا خیال نہیں کرتا۔	رر
۴۶۱	درخت اندر بہاران بر فشاند	جب درخت کے پھل پھول	

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب و حکایت
	زمستاں لاجرم بے برگ ماند	موسم بہار میں جھڑ جاتے ہیں تو جاڑے کے دنوں میں اُس کے پتے نہیں رہتے۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۶۲	گرچہ سیم و زر ز سنگ آید ہمی در ہمہ سنگے نباشد زر و سیم	اگرچہ سونا چاندی پتھر ہی سے ہی نکلتا ہے (لیکن) کل پتھروں میں سونا چاندی نہیں ہوتا۔	باب ۲ ح ۱۲
۴۶۳	بر ہمہ عالم ہمی تابد سہیل جائے انباں میکند جائے ادیم	سہیل تارے کی روشنی کل دنیا پر پڑتی ہے۔ لیکن کہیں تو اُس سے معمولی چمڑہ بنتا ہے کہیں خوشبودار چمڑہ۔	
۴۶۴	چنانکہ تعلق خاطر آدمی زاد ہست بروزی اگر بروزی دہ بودے بمقام از ملائکہ درگذشتے۔	آدمی کا دل جتنا کہ روزی کے پیدا کرنے میں لگا رہتا ہے۔ (اتنا ہی) اگر روزی دینے والے کے طرف رہتا تو اُس کا مرتبہ فرشتوں سے بھی بڑھا ہوا ہوتا	باب ۲ ح ۶
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۶۵	فراموشت نکرد ایزد در اں حال	اے ناچیز ولیست ہمت آدمی	〃

سلسلہ	اقوال	ترجمہ وما حصل	باب حکایت
	کہ پوُدی نطفۂ مدفون ومدہوش روانت داد وطبع وعقل وادراک جمال ونطق ورائے وفکرت وہوش دہ انگشتت مرتب کرد برکف دو بازویت مرتب ساخت بردوش کنون پنداری اے ناچیز ہمت کہ خواہد کردنت روزی فراموش	جس نے تجھکو اس وقت فراموش نہیں کیا جبکہ تو (ماں کے پیٹ میں) ایک مخفی اور بیہوش و ناچیز نطفہ تھا۔ جس نے تجھکو جان وتن - سمجھ - ہنر - حسن - زباں - عقل - غور - اور تمیز دی - اور جس نے تیرے پنجہ میں دس انگلیاں دونوں کاندھوں کو دو ہاتھ بنائے - کیا اُس خدائے عزوجل کے نسبت تو یہ سمجھتا ہے کہ عالانت موجود ہیں وہ تجھکو رزق پہنچانا (معاذ اللہ) بھول جائے گا -	
	قطعہ	**قطعہ**	
۶۶۴	جامۂ کعبہ را کہ می بوسند او نہ از کرم پیلہ نامی شد با عزیزے نشست روزے چند لاجرم ہمچو او گرامی شد	کعبہ کا غلاف جس کو لوگ چومتے ہیں اُس کی بزرگی اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ ریشمی کپڑے کا ہے بلکہ چند روز تک ایک بزرگ کی صحبت میں رہنے	باب ۲ ح ۴

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب حکایت
		سے وہ بھی مثل اُس بزرگ کے قابل تعظیم ہوا۔	
۴۶۷	اے پسر۔ ترا پرسند در قیامت که هنرت چیست و نگویند که پدرت کیست	اے بیٹے قیامت کے دن تجھ سے یہ دریافت کریں گے کہ تیرے عمل کیا ہیں یہ نہیں پوچھینگے کہ تیرا باپ (نسب) کون ہے۔	باب ۷ ح ۸
	قطعه	قطعه	
۴۶۸	زنان باردار اے مرد ہوشیار اگر وقت ولادت مار زایند ازاں بہتر بہ نزدیک خردمند که فرزندان ناہموار زایند	اے مرد ہوشیار۔ عقلمندوں کے نظر میں حاملہ عورتیں نالائق بچہ جننے سے سانپ جنیں تو اچھا ہے۔	باب ۷ ح ۱۰
	از قطعه	از قطعه	
۴۶۹	ہر که با اہل خود وفا نکند نشود دوست روئے دانشمند	جو شخص کہ اپنے عزیزوں کے ساتھ وفاداری نہیں کرتا وہ نہ تو دوست سمجھا جائے گا نہ عقلمند۔	باب ۷ ح ۹
۴۷۰	آنکه در رضائے خدائے عز وجل۔ بیش ازاں باشد که در بند حظ نفس خویش۔ (بالغ است)	بلوغ کا صحیح نشان ایک ہے وہ یہ کہ اپنے خواہش کے پورے کرنے میں جس قدر جد وجہد کرتا ہے	باب ۷ ح ۱۱

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب و حکایت
	و ہر آنکہ در وی این صفت موجود نیست به نزد محققان بالغ نہ شمارندش ۔	اس سے زیادہ کوشش اللہ جل شانہٗ کو رضامند رکھنے میں کرے جس شخص میں یہ صفت موجود نہیں ہے وہ اہل تحقیق کے نزدیک بالغ نہیں	
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۴۷۱	دگر چہل سالہ را عقل و ادب نیست به تحقیقش نباید آدمی خواند	اگر چالیس سال کے آدمی کو عقل و ادب نہ ہو تو اس کو حقیقت میں انسان نہ کہنا چاہیے ۔	باب ۸ ح ۱۱
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۷۲	جوانمردی و لطف است آدمیت ہمیں نقش ہیولانی مپندار	اصلی انسانیت جوانمردی اور احسان کرنے ہی میں ہے ۔ محض صورت بشری نہیں ہے ۔	〃
۴۷۳	ہنر باید کہ صورت میتواں کرد بایوانہا در از شنگرف و زنگار	کسی دیوار پر شنگرف و زنگار سے صورت و شکل اتارنے کے لیے بھی عقل درکار ہے ۔	〃
۴۷۴	چو انساں را نباشد فضل و احسان چہ فرق از آدمی تا نقش دیوار	اگر انسان میں فضل و احسان نہ ہو تو اس میں اور دیوار کے نقش میں کیا فرق ہے ۔	〃

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
۴۷۵	بدست آوردن دنیا هنر نیست یکے را اگر توانی دل بدست آر	اسباب کے جمع کرنے ہی میں ہنرمندی نہیں ہے - اگر ممکن ہو تو کسی کے دل کو اپنے قبضہ میں لا	باب ۸ ح ۱۱
۴۷۶	هر که ناآزموده را کار بزرگ فرماید با آنکه ندامت برد بنزدیک خردمندان بخفت عقل منسوب گردد۔	جو ناتجربہ کاروں سے بڑا بھاری کام لیتا ہے وہ آخر میں شرمندگی اٹھاتا ہے اور عقلمندوں کے پاس کم عقل کہلاتا ہے۔	باب ۸ ح ۱۴
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۷۷	ندهد هوشمند روشن رائے بفرومایه کارهائے خطیر بوریاباف گرچه بافنده است نبرندش بکارگاه حریر	عقلمند و عالی دماغ آدمی کمینہ کو بڑے بڑے خدمات نہیں دیتا اگرچہ بوریا بُننے والا بھی بُننے کا کام جانتا ہے مگر ریشم کے کارخانہ میں اس سے ریشم نہیں بنواتے	باب ۸ ح ۱۴
	مثنوی	**مثنوی**	
۴۷۸	بر بنده مگیر خشم بسیار جورش مکن و دلش میازار او را تو بده درم خریدی آخر نه بقدرت آفریدی	نوکر پر بہت غصہ اور ظلم نکرا اور اس کو نہ ستا کیونکہ تو نے دس روپیہ دیکر خریدا ہے لیکن اپنی قدرت سے تو اس کو پیدا نہیں کیا۔	باب ۸ ح ۱۶

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ دیکھو باب
	این حکم و غرور و خشم تا چند ہست از تو بزرگتر خداوند	یہ حکم اور غرور اور غصہ کب تک خدائے تعالیٰ تجھ سے بھی بڑا حاکم ہے۔	
	اے خواجہ ارسلان و آغوش فرماندہِ خود مکن فراموش	اے لونڈی اور غلاموں کے سردار اپنے حاکم (خدا) کو نہ بھول۔	
۴۷۹	بزرگتر حسرتے در روز قیامت آں بود کہ بندۂ صالح را بہ بہشت برند و خداوند گار فاسق را بدوزخ۔	قیامت کے دن سب سے بڑی حسرت یہ ہوگی جب نیک بخت غلام کو بہشت میں بھیجا جائے گا اور بدکار آقا کو دوزخ میں۔	باب ۸ ح ۱۶
	قطعہ	قطعہ	
۴۸۰	بر غلامے کہ طوعِ خدمتِ تست خشم بے حد مراں و طیرہ مگیر	جس غلام پر تیری خدمت واجب ہے اس پر بہت غصہ اور خفگی نکر۔	یہ
	کہ فضیحت بود بروز شمار بندہ آزاد و خواجہ در زنجیر	کیونکہ قیامت کے دن بڑی بیعزتی ہوگی جب غلام آزاد اور آقا گرفتار ہوگا۔	یہ
	قطعہ	قطعہ	
۴۸۱	بکارہائے گراں مرد کار دیدہ فرست کہ شیر شرزہ در آرد بزیر خم کمند	مشکل اور اہم کاموں کی انجام دہی کے لئے آزمودہ کار آدمی کو بھیج اس لئے	باب ۸ ۱۷

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
		کہ وہ خشمناک شیر کو بھی کمند کے پھندے میں پھنسا لے گا۔	
۴۸۲	جوان اگرچہ قوی بال و پیلتن باشد بجنگ دشمنش از ہول بگسلد پیوند	جوان آدمی کتنا ہی قوی اور جسیم ہو (تو بھی) دشمن کے لڑائی میں خوف کے مارے اس کے جوڑ ہل جاتے ہیں	باب ۸ ح ۱۷
۴۸۳	نبرد پیش مصاف آزمودہ معلوم است چنانکہ مسئلہ شرع پیش دانشمند	لڑائی کی کیفیت جنگ آزمودہ ہی کو معلوم رہتی ہے جیسے کہ شرع کا مسئلہ عالم کو۔	״
	از قطعہ	از قطعہ	
۴۸۴	مرد درویش کہ بار ستم فاقہ کشید بدر مرگ ہمانا کہ سبکبار آید وانکہ در دولت و در نعمت و آسانی زیست مردنش زین ہمہ شک نیست کہ دشوار آید	جو فقیر کہ فاقہ کی سختیاں اٹھایا ہوا ہو اس کو موت کے دروازہ سے پار ہو جانا سہل ہوگا۔ اور جس نے کہ آرام اور دولت میں زندگی بسر کی ہو اس میں شک نہیں اس کو وہ سب چھوڑ کر مرنا مشکل ہوگا۔	باب ۸ ح ۱۸
۴۸۵	ہر آں دشمنے کہ با وے احسان کنی دوست گردد مگر نفس را چندانکہ مدارا	ہر ایک دشمن جس کے ساتھ تو احسان کرتا ہے وہ دوست بنجاتا ہے	باب ۸ ح ۱۹

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر سلسلہ باب
	بیش کنی مخالفت زیادت کند۔	مگر نفس کی خاطرداری جتنی تو زیادہ کرتا جاتا ہے اتنی ہی وہ تجھ سے مخالفت زیادہ کرتا ہے۔	
	قطعہ	قطعہ	
۴۸۶	فرشتہ خوے شود آدمی بہ کم خوردن دگر خورد چو بہایم بیوفتد چو جماد	کم کھانے سے آدمی فرشتہ خصلت بن جاتا ہے۔ اگر جانوروں کی طرح کھائے تو پتھر کے طرح پڑا رہے۔	باب ح ۱۹
۴۸۷	مراد ہر کہ براری مطیع امر تو گشت خلاف نفس کہ گردن کشد چو یافت مراد	جس کی مراد تو برلاتا ہے وہ تیرے حکم کا مطیع ہو جاتا ہے دگر نفس اس کے برعکس ہے کہ مراد پاتے ہی سرکشی کرتا ہے۔	〃
	بیت	بیت	
۴۸۸	کریماں را بدست اندر درم نیست خداوندانِ نعمت را کرم نیست	بخشش کرنے والوں کے ہاتھ میں روپیہ نہیں اور دولتمندوں کو۔ (بخشش کرنے کا) خیال نہیں۔	〃
	از قطعہ	از قطعہ	
۴۸۹	مور گرد آورد بہ تابستاں تا فراغت بود زمستانش	چیونٹیاں گرمیوں میں ساماں جمع کر لیتے ہیں تا کہ جاڑوں میں آرام سے	〃

نمبر حکایت و باب	ترجمہ و حاصل	اقوال	سلسلہ
	ساتھ بسر کریں ۔		
	بیت	**بیت**	
باب ۲ ح ۱۹	جس کے پاس روزانہ خوراک مہیّا ہے ایسا شخص خدا کے عبادت میں مشغول رہتا ہے ۔ اور جس کے پاس نہیں ہے وہ پراگندہ دل ہوتا ہے ۔	خداوند مکنت بحق مشتغل پراگندہ روزی پراگندہ دل	۴۹۰
	رباعی	**رباعی**	
〃	اے مثل ڈھول کے آواز دینے والے مگر اندر خالی جس وقت تو یہاں سے ملک عدم کی راہ لیگا اُس وقت توشہ بغیر کیا تدبیر کریگا ۔ اگر تجھ میں جوانمردی ہے تو دنیا سے طمع کا منہہ پھیر دے ہزار دانوں کی تسبیح کا ہاتھ سے پھیرنا ہیچ ہے	ائے طبل بلند بانگ در باطن ہیچ بے توشہ چہ تدبیر کنی وقت بسیچ روے طمع از خلق بپیچ ار مردی تسبیح ہزار دانہ بر دست مپیچ	۴۹۱
	بیت	**بیت**	
〃	پیاسے کو خواب میں بھی کل دُنیا بہتے ہوے پانی کا چشمہ دکھائی دیتی ہے	تشنگاں را نماید اندر خواب ہمہ عالم بچشم چشمۂ آب	۴۹۲

ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر
باب ۱۹ ح	جو شخص کہ خدا کی اطاعت میں دوسروں سے کم اور دولت میں سب سے بڑھا ہوا ہو ایسا شخص دیکھنے ہی میں تونگر ہے مگر درحقیقت مفلس ہے	ہر کہ بطاعت از دیگراں کمست و بنعمت بیش بصورت توانگر است و بمعنی درویش ۔	۴۹۳
	فرد	**فرد**	
؍؍	اگر کوئی بے وقوف تونگر اپنے دولت کے غرور میں کسی عالم شخص کے ساتھ تکبر سے پیش آئے تو اُس کو گدھا ہی سمجھ خواہ وہ کتنا ہی بڑا امیر کیوں نہو ۔	گر بے ہنر بمال کند کبر بر حکیم کون خرش شمار اگر گاو عنبر است	۴۹۴
؍؍	بخیل کا روپیہ اُس وقت باہر نکلتا ہے جب وہ مرجاتا ہے ۔	سیم بخیل از خاک وقتے برآید کہ وے در خاک رود ۔	۴۹۵
	بیت	**بیت**	
؍؍	ایک شخص بڑی محنت و کوشش سے دولت جمع کرتا ہے اور دوسرا آکر بلا محنت و مشقت اُس کو اُڑا جاتا ہے ۔	برنج و سعی کسے نعمتے بچنگ آرد دگر کس آید و بے رنج و سعی بردارد	۴۹۶
؍؍	پرکھنے والا ہی جانتا ہے کہ سونا کونسا ہے	محک داند کہ زر چیست و گدا داند	۴۹۷

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
	کہ مسک کیست ۔	ہے فقیر ہی بنتا ہے بخیل کون ہے	
۴۹۸	اگر ریگ بیاباں دُر شود چشم گدایاں پر نشود ۔	جنگل کے ریتی کا ایک ایک کنکر موتی ہوجائے تو بھی مفلسوں کی نظر نہ بھرے گی ۔	باب ۳ ح ۱۹
	شعر	**شعر**	
۴۹۹	دیدۂ اہل طمع بہ نعمت دُنیا پر نشود ہمچناں کہ چاہ بہ شبنم	جس طرح کہ شبنم کے بوندوں سے چشمہ بھر نہیں سکتا اُسی طرح لالچی کی آنکھ کو کل دنیا کی نعمت بھی ملے تو بھی بھر نہیں سکتی ۔	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۵۰۰	سگے را گر کلوخے بر سر آید ز شادی بر جہد کاں استخوانیست	اگر کوئی شخص کتے کے سر پر ڈھیلا پھینکتا ہے تو وہ اُس کو ہڈی سمجھکر خوش ہوتا ہے ۔	؍؍
۵۰۱	وگر نعشے دو کس بر دوش گیرند لئیم الطبع پندارد کہ خوانیست	اگر دو شخص کسی نعش کو کاندھے پر لیجاتے ہوں تو لالچی اور بھوکا آدمی سمجھتا ہے کہ خوان ہے ۔	؍؍
	شعر	**شعر**	
۵۰۲	چوں سگ درندہ گوشت یافت نپرسد کیں شتر صالح است یا خر دجّال	جب درندے کتے کو گوشت ملتا ہے تو وہ یہ نہیں خیال کرتا کہ وہ	؍؍

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	ریفرنس
		صالح (پیغمبر) کی اُونٹنی کا (گوشت) ہے یا دجال کے گدھے کا۔	
	فرد	**فرد**	
۵۰۳	باگرسنگی قوّت پرہیز نماند افلاس عنان ازکف تقوی بستاند	بھوک سے عبادت کرنے کی قوت نہیں رہتی افلاس میں تقویٰ نہیں ہو سکتا	باب ۱۹
۵۰۴	ہرجا کہ گل است خار است و با خمر خمار است و بر سر گنج مار است و آنجا کہ دُرِّ شہوار است نہنگ مردم خوار۔	جہاں پھول ہے وہاں کانٹا۔ جہاں شراب ہے وہاں نشہ بھی ہوگا جہاں خزانہ ہوتا ہے سانپ ہوتا ہے جہاں بیش قیمت موتی ہوتے ہیں وہاں مردم خوار مگر بھی ہوتے ہیں	؍؍
۵۰۵	لذتِ عیشِ دنیا را لدغہ اجل در پس است و نعیم بہشت را دیوار مکارہ در پیش	عیشِ دنیا کی لذت کیساتھ موت کا دغدغہ لگا ہوا ہے۔ اور بہشت کے آسائشوں کے ساتھ تکلیفوں کے دیوار کا سامنا۔	؍؍
	از بیت	**از بیت**	
	گنج و مار و گل و خار و غم و شادی بہم اند	خزانہ اور سانپ۔ پھول اور کانٹے راحت اور رنج ایک دوسرے کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔	؍؍

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ کتاب
	بیت	بیت	
۵۰۶	اگر نزالہ ہر قطرۂ دُر شدے چو خر مہرہ بازار ازو پُر شدے	اگر ہر ایک اولہ موتی ہوجائے تو کوڑیوں کے طرح بازار موتیوں سے بھر جائیگا	بارب ح ۱۹
	قطعہ	قطعہ	
۵۰۷	مکن ز گردش گیتی شکایت اے درویش کہ تیرہ بختی اگر ہمبریں نسق مُردی	اَے درویش! زمانہ کی گردش سے آزردہ ہوکر اس کی شکایت نہ کر کیونکہ اگر اُس حالت میں مرجائے گا تو قبر میں تیری بڑی بُری گت ہوگی۔	؍؍
۵۰۸	توانگرا چو دل و دست کامرانت ہست بخور بہ بخش کہ دنیا و آخرت بردی	اَے توانگر! اگر تیرے دل کے موافق تجھ میں دماغی اور جسمانی قوت موجود ہے تو تو اُس دولت سے فایدہ اُٹھا خیرات کر۔ تاکہ دین و دنیا دونوں تجھکو حاصل ہوں۔	؍؍
	از نظم	از نظم	
۵۰۹	توانگراں راوقف ست نذر و مہمانی زکواۃ و فطرہ و اعتاق و ہدی و قُربانی	خدا کی راہ میں دنیا نذر اد اکرنا مہمان نوازی کرنا۔ آمدنی کا چالیسواں حصہ خیرات دینا۔ عید میں کا صدقہ دنیا۔	؍؍

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر صفحہ کتاب
		غلاموں کو آزاد کرنا قربانی کا جانور کعبہ شریف کو بھیجنا - قربانی کرنا - یہ امور تونگروں کے عین فرائض ہیں	

[illegible]	اقوال	ترجمہ وماحصل	از گلستان باب و حکایت
	باب ہشتم در آداب صحبت	آٹھواں باب صحبت کے آداب کے بیان میں	
۵۱۰	مال از بہر آسایشِ عمر است نہ عمر از بہر گرد کردنِ مال۔	مال زندگی کو آرام سے بسر کرنے کے لئے ہے مگر زندگی مال جمع کرنے کے لئے نہیں ہے۔	باب ۸ ح ۱
۵۱۱	نیکبخت آنکہ خورد و کشت و بدبخت آنکہ مُرد و ہشت	نیکبخت وہ ہے جس نے کھایا پیا اور آئندہ کے لئے بویا۔ اور بدبخت وہ ہے جو مر گیا اور چھوڑ گیا	رر
	بیت	بیت	
۵۱۲	مکن نماز بر آن ہیچکس کہ ہیچ نکرد کہ عمر در سر تحصیل مال کرد و نخورد	اُس نالایق کے جنازہ پر نماز نہ پڑھ جس نے اپنی ساری عمر مال کے جمع کرنے میں بسر کی اور خودُ کچھ نہ کھایا	رر
	قطعہ	قطعہ	
۵۱۳	آنکس کہ بدینار و درم خیر نیندوخت سر عاقبت اندر سر دینار و درم کرد	جو شخص کہ اپنی دولت سے نیکی نہیں کماتا وہ آخر میں اُس دولت ہی کے	باب ۸ ح ۲

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
		خیال میں اپنے کو ہلاک کر ڈالتا ہے	
۵۱۴	خواہی کہ متمتع شوی از دنیا و عقبیٰ با خلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد	اگر تو چاہتا ہے کہ دولتِ دنیا اور عاقبت سے فایدہ اٹھائے تو خلق اللہ پر ویسا ہی احسان کر جیسا کہ خدا تعالیٰ نے تجھپر احسان کیا ہے۔	باب ۸ ح ۲
	قطعہ	**قطعہ**	
۵۱۵	شکر خدائے کن کہ موفق شدی بخیر ز انعام و فضل او نہ معطل گذاشتت	خدا کا شکر کر کہ اُس نے تجھے نیکی کرنے کی توفیق عطا کی اور اپنے فضل و مہربانی کے انعام سے تجھے محروم نہیں رکھا۔	〃
۵۱۶	منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت	یہ احسان نہ رکھ کہ میں بادشاہ کی خدمت کرتا ہوں بلکہ اُس کا احسان مان کہ اُس نے تجھے خدمت میں رکھا۔	〃
۵۱۷	دو کس رنج بیہودہ بردند و سعی بیفایدہ کردند۔ یکے آنکہ اندوخت و نخورد و دیگر آنکہ آموخت و نکرد۔	دو قسم کے لوگ بیفایدہ رنج اُٹھاتے ہیں اور بیفایدہ کوشش کرتے ہیں۔ ایک وہ جو مال جمع کرتے ہیں اور نہیں کھاتے۔ اور دوسرے وہ جو علم پڑھتے ہیں اور	باب ۸ ح ۴

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
		اُس پر عمل نہیں کرتے ۔	
	مثنوی	**مثنوی**	
۵۱۸	علم چندانکہ بیشتر خوانی چوں عمل در تو نیست نادانی نہ محقق بُوَد نہ دانشمند چارپائے برو کتابے چند	تو کتنا ہی زیادہ علم کیوں نہ پڑھا ہو جب تجھ میں عمل نہیں تو نادان ہی ہے ایسا شخص نہ محقق ہوتا ہے نہ دانا بلکہ مثل اُس چوپائے کے ہے جس پر چند کتابیں لدے ہوئے ہوں	باب ۸ ح ۳
۵۱۹	علم از بہرِ دین پروردن ست نہ از بہرِ دنیا خوردن ۔	علم محض شکم پروری اور دنیا حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ دین کے نگہبانی کے لئے ہے ۔	باب ۸ ح ۴
	بیت	**بیت**	
۵۲۰	ہر کہ پرہیز و علم و زہد فروخت خرمنے گرد کرد و پاک بسوخت	جس نے پارسائی اور علم اور زہد دکھانے کے لئے صرف کیا ۔ اُس نے گویا خرمن جمع کیا اور سب جلا دیا ۔	؍؍
	پند	**پند**	
۵۲۱	عالمِ ناپرہیزگار کور مشعلہ دارست	باوجود عالم ہونے کے اپنے برے کام کرنے والا شخص مثل اندھے	باب ۸ ح ۵

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب حکایت
		شتعلچی کے ہے۔	
	بیت	بیت	
۵۲۲	بیفائدہ ہر کہ عمر در باخت چیزے نخرید و زر بینداخت	جس نے اپنی عمر بیفائدہ (کاموں میں) رائیگاں کردی وہ ایسا ہے کہ روپیہ تو صرف کر دیا مگر خرید اکچھ نہیں۔	باب ۸ ح ۵
۵۲۳	ملک از خردمنداں جمال گیرد و دین از پرہیزگاران کمال یابد	ملک کی رونق عقلمندوں سے ہوتی ہے اور دین پرہیزگاروں سے کمال کے درجہ پر پہنچتا ہے	باب ۸ ح ۶
۵۲۴	بادشاہاں بہ نصیحت خردمنداں ازاں محتاج ترا ند کہ خردمنداں بہ قربت بادشاہاں۔	عقلمند لوگ بادشاہوں کے قربت کے جتنے محتاج ہوتے ہیں بادشاہ اُس سے زیادہ عقلمندوں کی نصیحت کے محتاج ہیں۔	؍؍
	از قطعہ	از قطعہ	
۵۲۵	جز بخردمند مفرما عمل گرچہ عمل کارِ خردمند نیست	اگرچہ (ملازمت) عقلمندوں کا کام نہیں ہے تاہم عقلمند کے سوا کسی کو خدمات پر مامور نکر۔	؍؍
۵۲۶	سہ چیز پے سہ چیز پایدار نماند مال بے تجارت و علم بے بحث	تین چیزیں تین چیزوں کے بغیر قایم نہیں رہ سکتے۔ مال بغیر	باب ۸ ح ۷

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت
	و ملک بے سیاست ۔	تجارت کے ۔ علم بغیر بحث کے اور ملک بغیر حکومت کے ۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
۵۲۷	وقتے بلطف گوئے و مدارا و مردمی باشد کہ در کمند قبول آوری دلے	کبھی مہربانی اور خوش خلقی اور نرمی سے بھی بات کیا کر تو ممکن ہے کہ تو کسی کے دل کو قابو میں لا سکے ۔	باب ۸ ح ۷
	وقتے بقہر گوئے کہ صد کوزہ نبات گہ گہ چناں بکار نیاید کہ حنظلے	کبھی غصہ بھی کیا کر (اسلئے کہ) مصری کے سو کوزے کبھی کبھی وہ کام نہیں دیتے جو اندرایں کا پھل کام دیتا ہے ۔	
۵۲۸	رحم آوردن بر بداں ستم است بر نیکاں و عفو کردن از ظالماں جور است بر درویشاں ۔	بدوں پر رحم کرنا (گویا) نیکوں پر ظلم کرنا ہے ۔ اور ظالموں کے (قصور کو) معاف کرنا (گویا) مظلوموں پر ستم کرنا ہے ۔	باب ۸ ح ۸
	بیت	**بیت**	
۵۲۹	خبیث را چو تعہد کنی و بنوازی بدولت تو گنہ میکند بانبازی	جب تو بدکار کی جانبداری کریگا اور اس پر مہربان رہے گا تو وہ تیرے دولت کو شرکت کے نگاہ سے دیکھے گا ۔	رر

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۵۳۰	بر دوستی بادشاہاں اعتماد نتواں کرد و بر آواز خوش کودکاں کہ ایں بخیالے مبدل شود و آں بخوابے متغیر گردد۔	بادشاہوں کی دوستی پر بھروسہ نکرنا چاہئے اور نہ لڑکوں کی خوش آوازی پر کیونکہ وہ ایک ادنیٰ خیال کے ساتھ بدل جائے گی اور یہ ایک خواب سے متغیر ہو جائے گی۔	باب ۸ ح ۹
۵۳۱	ہر آں سرّے کہ داری با دوست درمیاں منہ اگرچہ دوست مخلص باشد چہ دانی کہ وقتے دشمن گردد۔	جس راز کو تو مخفی رکھا چاہتا ہے اُس کو کسی سے نہ کہہ اگرچہ دوست خالص کیوں نہ ہو کیا معلوم کہ وہ کسی وقت دشمن ہو جائے۔	باب ۸ ح ۱۰
۵۳۲	ہرگز بدے کہ توانی بدشمن مرساں کہ باشد کہ روزے دوست گردد۔	جو برائی تو دشمن کو پہنچا سکتا ہے مت پہنچا کیونکہ ممکن ہے کہ کسی روز وہ دوست ہو جائے۔	؍؍
۵۳۳	رازے کہ نہاں خواہی با ہیچ کس مگوئے اگرچہ دوست مخلص باشد کہ مر آں دوست را نیز دوستاں باشند	جس راز کو تو مخفی رکھا چاہتا ہے اُس کو کسی سے نکہہ اگرچہ دوست کیوں نہ ہو کیونکہ اُس دوست کے بھی دوست ہوں گے۔	؍؍
	قطعہ	قطعہ	

حوالہ	ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر
باب ۳ ح ۱۰	اپنے دل کی بات کسی سے کہکر اُس کو اُس سے کے اور کسی کو کہنے سے منع کرنا اس سے بہتر ہے کہ خاموش رہنا۔	خامشی بہ کہ ضمیر دل خویش باکسے گفتن و گفتن کہ مگوئے	۵۳۴
	اے سلیم ؟ چشمہ کے منہہ ہی کو بندکر دے تاکہ پانی نہ آسکے کیونکہ جب وہ بھر جائے گا تو بند نہیں کیا جاسکے گا۔	اے سلیم آب ز سر چشمۂ ببند کہ چو پر شد نتواں بستن جوئے	۵۳۵
	فرد	فرد	
	جو بات کہ مجلس میں کہنے کے لائق نہیں ہے۔ اُس کو پوشیدہ بھی نہیں کہنا چاہئے۔	سخنے در نہاں نباید گفت کہ بہر انجمن نشاید گفت	۵۳۶
باب ۳ ح ۱۱	جو کمزور دشمن کہ تابع ہو جائے اور دوستی ظاہر کرے اُس سے اُس کا مقصد بجز اِس کے اور کچھ نہیں ہوتا کہ قوی دشمن بنے۔	دشمن ضعیف کہ در طاعت آید و دوستی نماید مقصود وے خبر ایں نیست کہ دشمن قوی گردد۔	۵۳۷
باب ۳ ح ۱۱	جو شخص کہ ادنیٰ دشمن کو حقیر جانتا ہے وہ ایسا ہے کہ ذرا سی آگ کو	ہر کہ دشمن کوچک را حقیر شمار و بداں ماند کہ آتش اندک را مہمل بگذارد	۵۳۸

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
		(کچھ خیال نہ کرکے) سلگنے دیتا ہے۔	
	قطعہ	قطعہ	
۵۳۹	امروز بکشش چو میتوان کشت کاتش چو بلند شد جہان سوخت	جب بجھا سکتا ہے تو آج بجھا دے (کیونکہ) جب آگ بھڑک اٹھیگی تو جہان کو جلا دے گی۔	باب ۸ خ ۱۱
۵۴۰	مگذار کہ زہ کند کمان را دشمن کہ بہ تیر میتوان دوخت	جس دشمن کو تو تیر سے مار سکتا ہے اُسے کمان کے کھینچنے تک مہلت نہ دے۔	″
۵۴۱	سخن درمیان دو دشمن چنان گوے کہ اگر دوست گردند شرم زدہ نباشی	دو دشمنوں میں بات ایسی کہ کہ اگر دوست ہو جائیں تو تو شرمندہ نہ ہو سکے	باب ۸ خ ۱۲
	مثنوی	مثنوی	
۵۴۲	میانِ دو کس جنگ چون آتش است سخن چین بدبخت ہیزم کش ست	دو شخصوں میں لڑائی مثل آگ کے ہے (اور) چغلخور بدبخت لکڑیاں ڈالنے والا ہے۔	باب ۸ خ ۱۳
	کنند این و آن خوش دگرباره دل وے اندر میان کوربخت و خجل	یہ اور وہ (دونوں) پھر صلح کرلیں گے تو وہ (یعنے چغلخور) ان میں نادم اور شرمندہ رہے گا۔	″
۵۴۳	میان دو تن آتش افروختن	دو آدمیوں میں آگ لگانا یعنے	″

سلسلہ	اقوال	ترجمہ وماحصل	حوالہ باب و حکایت
	نہ عقلست خود درمیان سوختن	دشمنی پیدا کرنا) اور آپ اُس میں جلنا دانائی نہیں ہے ۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
۵۴۴	درسخن با دوستاں آہستہ باش تا ندارد دشمن خونخوار گوش	دوستوں سے بھی آہستہ باتیں کر ایسا نہ ہو کہ خونخوار دشمن سنتا ہو	باب ۸ ح ۱۲
۵۴۵	پیش دیوار انچہ گوئی ہوشدار تا نباشد در پسِ دیوار گوش	دیوار کے نزدیک بھی جو کچھ کہنا ہو سوچ سمجھکر کہ ایسا نہو کہ دیوار کے پیچھے کوئی سنتا ہو	؍؍
۵۴۶	ہر کہ با دشمناں صلح میکند سرِ آزار دوستاں دارد ۔	جو شخص کہ دشمن سے صلح کرتا ہے وہ دوستوں کے ستانے کا خیال رکھتا ہے ۔	باب ۸ ح ۱۳
	بیت	**بیت**	
۵۴۷	بشوا اے خردمند زاں دوست دست کہ با دشمنانت بود ہم نشست	اے دانشمند اُس دوست سے ہاتھ دھو جو تیرے دشمنوں کے پاس بیٹھتا ہے ۔	؍؍
۵۴۸	چوں درامضائے کارے متردد باشی آں طرف اختیار کن کہ بے آزار تو برآید ۔	جب کسی کام کے کرنے میں تجھے پس وپیش ہو تو وہ پہلو اختیار کر جس سے تجھے اذیت	باب ۸ ح ۱۴

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
		یا نقصان نہ پہنچے۔	
	بیت	بیت	
۵۴۹	با مردم سہل گوے دشوار مگوے	نرمی اور عاجزی سے بات کرنے والوں کے ساتھ سخت کلامی نکر	باب ح ۱۴
۵۵۰	با آنکہ در صلح زند جنگ مجوے	جو شخص کہ صلح کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہی اُس سے نہ لڑ۔	رر
۵۵۱	تا کار بزر بر می آید جان در قطر افگندن نشاید۔	جب تک کہ کام روپیے سے نکلے جان کو خطرہ میں نہ ڈال۔	رر
	بیت	بیت	
۵۵۲	چو دست از ہمہ حیلتے درگسست حلال است بردن بشمشیر دست	جب تمام تدبیروں سے ہاتھ رکجاتو تو اُس وقت تلوار پر ہاتھ لیجانا روا ہے۔	رر
۵۵۳	بر عجز دشمن رحم مکن کہ اگر قادر شود بر تو نبخشاید۔	دشمن کے عاجزی پر رحم نکر اسلئے اگر وہ قابو پاجائے گا تو تیرے اوپر رحم نہیں کرے گا۔	باب ح ۱۵
	بیت	بیت	
۵۵۴	دشمن چو بینی ناتوان لاف از بروت خود مزن۔	جب تو دشمن کو کمزور دیکھے تو اپنے موچھونپر تاو دیکر شیخی نہ مار	رر

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	ترجمہ باب
۵۵۵	مغز نیست در ہر استخوان مرد نیست در ہر پیرہن ۔	ہر ہڈی میں مغز اور ہر لباس میں آدمی ہوتا ہے ۔	باب ۶ ح ۱۵
۵۵۶	ہر کہ بدے را بکشد خلق را از بلائی وے برہاند و وے را از عذاب خدائے ۔	جو شخص کہ کسی بدکار کو مارتا ہے وہ خلقت کو ایک بڑی بلا سے چھڑاتا ہے اور اس کو خدا کے عذاب سے ۔	باب ۶ ح ۱۶
	قطعہ	**قطعہ**	
۵۵۷	پسندیدست بخشایش ولیکن منہ بر ریش خلق آزار مرہم	رحم کرنا اچھا ہے مگر ظالم کے زخم پر مرہم نہ لگا ۔	؍؍
۵۵۸	ندانست آنکہ رحمت کرد بر مار کہ آں ظلمست بر فرزند آدم	جس شخص نے کہ سانپ پر رحم کیا وہ یہ نہ سمجھا کہ (ایسا کرنا) اولاد آدم پر ظلم کرنا ہے ۔	؍؍
۵۵۹	نصیحت از دشمن پذیرفتن خطاست ولیکن شنیدن رواست کہ بخلاف آں کار کنی عین صوابست ۔	دشمن کی نصیحت ماننی خطا ہے لیکن سننا روا ہے تاکہ اس کے خلاف عمل کرے جو بہت اچھا ہے ۔	باب ۶ ح ۱۷
	مثنوی	**مثنوی**	
۵۶۰	حذر کن زانچہ دشمن گوید "آں کن"	جس کام کے کرنے کو دشمن	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	کہ بر زانو زنی دست تغابن	کہ اُس سے پیچ و تاب نہ کھاؤ افسوس کرنا اور نقصان اٹھانا پڑیگا	
	گرت راستے نماید راست چون تیر ازاں برگرد و راہ دست چپ گیر	اگر وہ تجھے داہنے جانب کو سیدھا راستہ بتائے تو تو اُس سے پھر جا اور بائیں ہاتھ کا راستہ لے	
۵۶۱	خشم بیش از حد گرفتن وحشت آرد و لطف بے وقت ہیبت برد۔	حد سے زیادہ غصہ وحشت پیدا کرتا ہے۔ اور بے موقع مہربانی رعب و دہشت کھو دیتی ہے	باب ح ۱۸
۵۶۲	نچنداں درشتی کن کہ از تو سیر گردند۔ نہ چنداں نرمی کہ بر تو دلیر	نہ اتنی سختی کر کہ تجھ سے لوگ بیزار ہو جائیں نہ اتنی نرمی کر کہ دلیر بن جائیں	〃
	مثنوی	**مثنوی**	
۵۶۳	درشتی و نرمی بہم در بہ است چو رگ زن کہ جرّاح و مرہم نہ است	سختی اور نرمی ملی جلی اچھی ہے مثل فصّاد کے کہ وہ زخم بھی لگاتا ہے اور مرہم بھی رکھتا ہے۔	〃
۵۶۴	درشتی نگیرد خردمند بیش بسستی کہ نازل کند قدر خویش	عقلمند آدمی سختی بہت نہیں کرتا نہ اتنی نرمی کرتا ہے کہ اپنی قدر گھٹ جائے۔	〃
	نہ مر خویشتن را فزونی نہد	نہ وہ اپنے کو بہت بڑھاتا ہے	〃

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب
۵۶۵	نہ یکبار تن در مذلت دہد و دو کس دشمن ملک و دین اند پادشاہ بے حلم و زاہد بے علم ۔	نہ بالکل اپنے کو عاجز ہی بناڈالتا ہے۔ دو شخص ملک اور دین کے دشمن ہیں۔ بے حلم بادشاہ اور بے علم زاہد۔	باب ث ح ۱۹
	بیت	بیت	
۵۶۶	بر سر ملک مباد آں ملک فرماندہ کہ خدا را نبود بندۂ فرماں بردار	وہ بادشاہ ملک کا فرماں روا نہ ہو جو خدا کا فرماں بردار بندہ نہ ہو	״
۵۶۷	بادشاہ را باید کہ خشم بر دشمناں تا حدے نراند کہ دوستاں را اعتماد نماند۔ آتش خشم اول در خداوند خشم افتد۔ پس آنگہ زبانہ بخصم رسد یا نرسد۔	بادشاہ کو چاہیے کہ رعایا پر غصہ اس حد تک کرے کہ دوستوں کو (اس پر) اعتماد رہے۔ (کیونکہ) غصہ کی آگ پہلے غصہ ور لوگوں ہی میں سلگتی ہے اسکے بعد کہیں دشمن تک پہنچتی ہے یا نہیں بھی پہنچتی۔	باب ث ح ۲۰
	ازمثنوی	ازمثنوی	
۵۶۸	نشاید بنی آدم خاک زاد کہ در سر کند کبر و تندی و باد	خاک سے پیدا شدہ آدمی کو نہ چاہیے کہ دماغ میں غرور اور تیزی رکھے۔	״

نمبر مسلسل	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
۵۶۹	بدخوئے بدست دشمنے گرفتارست کہ ہر جا کہ رود از چنگِ عقوبتِ او خلاص نیابد۔	بدخو آدمی ایک ایسے دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہے کہ جہاں کہیں جاتا ہے اُس کے عذاب کے پنجہ سے رہائی نہیں پاتا۔	باب ث ح ۲۱
	بیت	**بیت**	
۵۷۰	اگر ز دست جفا بر فلک رود بدخوے ز دست خوے بد خویش در بلا باشد	اگر بدخصلت آدمی بلا کی وجہ سے آسمان پر جائے تو بھی وہ اپنے بدخوئی کے ہاتھ سے بلا ہی میں مبتلا رہتا ہے۔	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۵۷۱	برو با دوستاں آسودہ بنشیں چو بینی درمیانِ دشمناں جنگ	جب تو دشمنوں میں لڑائی دیکھے تو جا اور اپنے دوستوں کے ساتھ آرام سے بیٹھ۔	باب ث ح ۲۲
	و گر بینی کہ باہم یک زبانند کماں را زہ کن و بر بارہ بر سنگ	اگر تو جانتا ہے کہ وہ آپس میں متفق ہیں تو کمان کو چلّہ چڑھا اور فصیل پر نشانہ لگا یعنے اپنی محافظت کر۔	
۵۷۲	دشمن چو از ہمہ حیلتے فرو ماند سلسلہ	جب دشمن سب طرح سے	باب ث ح ۲۳

سلسلہ	اقوال	ترجمہ وماحصل	حوالہ
	دوستی برجنباند آنکہ بدوستی کارہائے کند کہ ہیچ دشمن نتواند کرد۔	خشک جاتا ہے تو دوستی ہٹاتا ہے اور دوستی میں ایسے کام کرتا ہے کہ کوئی دشمن بھی نہیں کرسکتا۔	
۵۷۳	سرِ مار بدست دشمن بکوب کہ از احدی الحسنیین خالی نباشد اگر دشمن غالب آمد مار کشتی وگرنہ از دشمن برستی۔	سانپ کا سر دشمن کے ہاتھ سے کچلوا تاکہ دو مصلحتوں میں سے ایک بھی خالی نہ جائے اگر دشمن غالب آگیا تو گویا تو نے سانپ کو مار ڈالا اگر سانپ غالب آیا تو دشمن سے نجات ملی۔	باب ث ح ۳۴
	بیت	**بیت**	
۵۷۴	بروز معرکہ ایمن مشو ز خصم ضعیف کہ مغز شیر برآرد چو دل ز جان برداشت	لڑائی کے موقع میں کمزور دشمن سے بے خوف نہ رہو۔ کیونکہ جب وہ جان سے ناامید ہو جائے گا تو شیر کا مغز نکال لیگا	〃
۵۷۵	خبرے کہ دانی کہ دلی بیازارد تو خاموش باش۔ تا دیگرے بیارد	جس خبر کو تو جانتا ہے کہ اس سے کسی کے دل کو رنج پہنچے گا	باب ث ح ۴۴

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
		تو خاموش رہ جب تک کہ کوئی اور شخص اُس کو بیان کرے ۔	
	بیت	بیت	
۵۷۶	بلبلا مژدهٔ بهار بیار خبر بد به بوم شوم گذار	اے بلبل تو بہار کی خوشخبری لا۔ بُری خبر اُلو کے لئے چھوڑ دے۔	باب ۸ ح ۲۴
۵۷۷	پادشاه را بر خیانت کسے واقف مگردان مگر آنگه که بر قبولِ کلّی واثق باشی وگرنه در هلاکِ خود میکوشی ۔	بادشاہ کو کسی کے چوری سے آگاہ نکر مگر اُس وقت جبکہ بادشاہ کو تیری بات مان لینے کا تجھکو پورا پورا بھروسہ ہو ورنہ تو خود اپنے ہلاکت کا باعث ہوگا۔	باب ۸ ح ۲۵
	نظم	نظم	
۵۷۸	بسیچ سخن گفتن آنگاه کن چو دانی که در کار گیرد سخن کمالست در نفس انسان سخن تو خود را بگفتار ناقص مکن	بات کرنے کا ارادہ اُس وقت کر جب تو جانے کہ بات کا اثر ہوگا بات ہی سے انسان کی بزرگی ہے اسلئے بات کرکے اپنی وقعت نہ کھو۔	〃
۵۷۹	فریبِ دشمن مخور و غرورِ مدّاح مخر که این دام زرق نهاده است و آن	دشمن کے فریب میں نہ آ خوشامد کرنے والوں کی جھوٹی تعریف کا	باب ۸ ح ۲۶

حوالہ	ترجمہ و ماحصل		اقوال	نمبر
	گاہک نہ بن کیونکہ وہ تو مکر کا جال بچھایا ہے اور یہ طمع کا منہہ کھول دیتا ہے ۔		دامن طمع کشادہ ۔	
باب ث خ ۲۷	احمق کو اپنی تعریف اچھی معلوم ہوتی ہے اور وہ مثل لاش کے ہے کہ ٹخنے میں سوراخ کر کے پھونکو تو پھول جاتی ہے ۔		احمق را ستایش خوش آید چوں لاشہ کہ در کعبش دمے فربہ نماید ۔	۵۸۰
	قطعہ		قطعہ	
؍؍	خبردار کبھی شاعر کی تعریف نہ سن کیونکہ اس کو تجھ سے کچھ نفع حاصل کرنے کی امید رہتی ہے ۔		الا تا نشنوی مدح سخن گوئے کہ اندک مایہ نفعی از تو دارد	۵۸۱
؍؍	اگر تو کسی دن اس کی مراد پوری نکرے گا تو وہ تیرے دو سوسے زیادہ عیب گن دیگا ۔		اگر روزے مرادش بر نیاری دو صد چنداں عیوبت بر شمارد	
باب ث خ ۲۸	جب تک کہ بات کرنے والے کا عیب کوئی اور شخص ظاہر نہیں کرتا اس کی گفتگو درست نہیں ہوتی ۔		متکلم را تا کسے عیب نگیرد سخنش صلاح نپذیرد ۔	۵۸۲
	بیت		بیت	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب حکایت
۵۸۳	مشو غرہ بر حسن گفتار خویش بہ تحسین ناداں و پندار خویش	نادان کے سراہنے اور اپنے ذاتی سمجھ سے اپنے کلام کی خوبی پر نہ پھول -	باب ۸ ح ۲۸
۵۸۴	ہمہ کس را عقل خود بکمال نماید و فرزند خود بجمال -	سب کو اپنی عقل ٹھیک اور اپنا لڑکا خوبصورت معلوم ہوتا ہے -	باب ۸ ح ۲۹
۵۸۵	دہ آدمی بر سفرہ بخورند و دو سگ بر مرداری بہم بسر نبرند -	دس آدمی ایک دسترخوان پر کھا لیتے ہیں مگر دو کتے ایک مردار کو مل جل کر نہیں کھا سکتے -	باب ۸ ح ۳۰
۵۸۶	حریص بہ جہانے گرسنہ است و قانع بنانے سیر -	لالچی دنیا بھر کا بھوکا ہے اور قانع ایک روٹی سے سیر ہو جاتا ہے -	ایضاً
۵۸۷	درویشی بہ قناعت بہ از توانگری بہ بضاعت -	مال والی دولتمندی سے قناعت والی فقیری اچھی -	ایضاً
	بیت	**بیت**	
۵۸۸	رودۂ تنگ بیک گردہ نان پُر گردد نعمت روئے زمیں پُر نکند دیدۂ تنگ	تنگ آنت ایک روٹی سے بھر جاتی ہے لیکن تنگ آنکھ کو روئے زمین کی نعمت بھی نہیں بھر سکتی -	ایضاً
	مثنوی	**مثنوی**	
۵۸۹	پدر چوں دور عمرش منقضی گشت	جب باپ کے عمر کا زمانہ پورا	ایضاً

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
	مرا این یک نصیحت کرد و بگذشت	ہو گیا تو اُس نے مجھے یہ ایک نصیحت کی اور مر گیا۔	
	کہ شہوت آتش ست ازوے بپرہیز بخود بر آتش دوزخ مکن تیز۔ دراں آتش نداری طاقت سوز بہ صبر آبے بریں آتش زن امروز	شہوت آگ ہے اس سے بچ اپنے اوپر دوزخ کی آگ نہ بھڑکا تو اُس آگ میں جلنے کی تاب نہیں لا سکتا تو آج صبر کا پانی اُس آگ پر ڈال۔	
۵۹۰	ہر کہ در حال توانائی نیکی نکند در وقت ناتوانی سختی بیند	جو کوئی توانائی (مقدرت) کے حالت میں کسی کے ساتھ نیکی نہیں کرتا وہ کمزوری (مفلسی) کے دن سختی اٹھاتا ہے۔	باب ۳۱ ح
	بیت	**بیت**	
۵۹۱	بد اختر تر از مردم آزار نیست کہ روزِ مصیبت کسش یار نیست	لوگوں کو ستانے والے سے بڑھ کر کوئی بدنصیب نہیں۔ کیونکہ تکلیف و مصیبت کے زمانہ میں کوئی اُس کا مددگار نہیں ہوتا۔	〃
۵۹۲	ہر چہ زود بر آید دیر نپاید۔	جو چیز جلد حاصل ہوتی ہے وہ دیر تک نہیں رہتی۔	باب ۳۲ ح

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	از قطعہ	از قطعہ	
۵۹۳	مرغک از بیضہ برون آید و روزی طلبد آدمی زادہ ندارد خبر و عقل و تمیز	پرندے کا بچہ انڈے سے نکلتے ہی روزی ڈھونڈھتا ہے۔ آدمی کا بچہ (تو اس وقت) عقل و تمیز کی خبر تک نہیں رکھتا۔	باب ۳ ح ۳۲
۵۹۴	آبگینہ ہمہ جا بینی ازاں قدرش نیست	کانچ کا ٹکڑہ ہر جگہ ملتا ہے اسلئے اُس کی عزت نہیں ۔	〃
۵۹۵	لعل دشوار بدست آید ازانست عزیز	لعل مشکل سے ہاتھ آتا ہے اسی سبب سے اُس کی قدر ہے	
۵۹۶	کارہا بصبر بر آید و مستعجل بسر در آید	صبر سے (بڑے بڑے) کام تکمیل پاتے ہیں اور جلدباز سر کے بل گرتا ہے ۔	باب ۳ ح ۳۳
	از مثنوی	از مثنوی	
۵۹۷	سمند باد پا از تک فرو ماند شتربان ہمچناں آہستہ می راند	تیز رفتار گھوڑا دوڑنے سے تھک کر رہجاتا ہے شتربان یکساں آہستہ آہستہ منزلیں طے کئے چلا جاتا ہے ۔	〃
۵۹۸	ناداں را بہ از خاموشی نیست	ناداں کے حق میں خاموش بیٹھنے	باب ۳ خ ۳۴

حوالہ باب	ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر سلسلہ
	سے بہتر کوئی بات نہیں اگر وہ یہ مصلحت جانتا تو نادان نہ ہوتا	واگر ایں مصلحت بدانستی نادان نبودے	
	قطعہ	قطعہ	
باب ۳ ح ۱۳	جب تو بزرگی کا کمال نہیں رکھتا تو یہی بہتر ہے کہ اپنی زبان کو منہہ میں روکے رکھے۔	چوں نداری کمال فضل آں بہ / کہ زباں در دہاں نگہداری	۵۹۹
	زبان ہی آدمی کو ذلیل اور خوار کر دیتی ہے (جیسے) جوزِ بے مغز کو اُس کا ہلکاپن۔	آدمی را زباں فضیحہ کند / جوزِ بے مغز را سبکساری	
	قطعہ	قطعہ	
ایضاً	چوپائے تجھ سے بات چیت کرنا نہیں سیکھ سکیں گے۔ (مگر) تو چارپایوں ہی سے خاموشی سیکھ لے۔	نیاموزد بہایم از تو گفتار / تو خاموشی بیاموز از بہائم	۶۰۰
	مثنوی	مثنوی	
ایضاً	جو کوئی جواب کے دینے میں نہیں سوچتا اُس کی بات اکثر درست نہیں ہوتی۔	ہر کہ تامل نہ کند در جواب / بیشتر آید سخنش ناصواب	۶۰۱

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت باب
۶۰۲	یا سخن آرا ے چو مردم بہوش یا بنشیں ہمچو بہایم خموش	یا سمجھدار آدمیوں کی سی بات کر یا چوپایوں کی طرح خاموش بیٹھ۔	باب ۸ ح ۳۴
۶۰۳	ہر کہ با بدان نشیند نکوئی نہ بیند۔	جو شخص کہ بُروں کے ساتھ بیٹھتا ہے اُس میں اچھی باتیں پیدا نہیں ہوتیں	باب ۸ ح ۳۶
	مثنوی	**مثنوی**	
۶۰۴	گر نشیند فرشتۂ با دیو وحشت آموزد و خیانت و ریو	اگر فرشتہ شیطان کے پاس بیٹھے گا تو وحشت بد دیانتی اور فریب سیکھے گا۔	״
۶۰۵	از بدان جز بدی نیاموزی نکند گرگ پوستیں دوزی	تو بدوں سے بدی کے سوا کچھ نہ سیکھے گا۔ (جیسے) بھیڑیا پوستیں نہیں سی سکتا۔	״
۶۰۶	مردماں را عیب نہانی پیدا مکن کہ مر ایشاں را رسوا کنی و خود را بے اعتماد۔	لوگوں کا چھپا ہوا عیب ظاہر نکر (کیونکہ) اس سے تو اُن کو رسوا کرے گا اور اپنے آپ کو بے اعتبار۔	باب ۸ ح ۳۷
۶۰۷	ہر کہ علم خواند و عمل نکرد بداں ماند کہ گاؤ راند و تخم نیفشاند۔	جس شخص نے کہ علم تو پڑھا اور اُس پر عمل نہیں کیا وہ اُس شخص کے مانند ہے جس نے	باب ۸ ح ۳۸

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر صفحہ کتاب
		ہل تو چلایا مگر تخم نہیں بویا۔	
۶۰۸	از تن بے دل طاعت نیاید و پوست بے مغز بضاعت را نشاید۔	بے دل آدمی سے اطاعت نہیں ہوتی اور خالی چھلکا قدر و قیمت کے لائق نہیں ہوتا۔	باب ۸ ح ۴۸
۶۰۹	نہ ہر کہ در مجادلہ چست در معاملہ درست	جو شخص کہ لڑنے میں چالاک ہو (یہ ضرور نہیں) کہ وہ معاملہ کا بھی ٹھیک ہو۔	ریر
	بیت	**بیت**	
۶۱۰	بس قامت خوش کہ زیر چادر باشد چوں باز کنی مادر مادر باشد	بہ ظاہر اوپر سے برقع اوڑھی ہوی عورت (ممکن ہے) کہ برقع اتار ڈالنے کے بعد تجھکو کوئی بدشکل ضعیفہ نظر پڑے۔	ریر
۶۱۱	اگر شبہا ہمہ شب قدر بودے شب قدر بے قدر بودے۔	اگر کل معمولی راتیں بھی شب قدر ہوتیں تو شب قدر بے قدر ہوتی	باب ۸ ح ۴۹
	بیت	**بیت**	
۶۱۲	گر سنگ ہمہ لعل بدخشاں بودے پس قیمت لعل و سنگ یکساں بودے	اگر تمام پتھر بدخشاں کے لعل ہوتے تو لعل اور پتھر کی قیمت برابر ہوتی۔	ریر

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۶۱۳	نہ ہر کہ بصورت نیکوست سیرت زیبا در وست۔	جس شخص کی صورت اچھی ہو (یہ ضرور نہیں ہے) کہ اُس کی خصلت بھی اچھی ہو۔	باب ۸ ح ۴۰
	قطعہ	قطعہ	
۶۱۴	تواں شناخت بیک روز در شمائل مرد کہ تا کجاش رسیدست پایگاہِ علوم	آدمی کے عادتوں سے ایک روز میں جان سکتے ہیں کہ اس کی لیاقت کہاں تک ہے۔	؍؍
	ولے ز باطنش ایمن مباش و غرہ مشو کہ خبث نفس نگردد بسالہا معلوم	مگر اُس کے باطن سے بے فکر نہ رہا اور فریفتہ نہ ہو۔ اسلئے کہ نفس کی بدی تو برسوں میں بھی معلوم نہیں ہوتی۔	؍؍
۶۱۵	ہر کہ با بزرگاں ستیزد خون خود بریزد۔	جو شخص کہ بزرگوں سے لڑتا ہے وہ اپنا خون کرتا ہے۔	باب ۸ ح ۴۱
	قطعہ	قطعہ	
۶۱۶	تو دو بینی شکستہ پیشانی تو کہ بازی بسر کنی با غوچ	جب تو مینڈھے سے لڑے گا تو جلدی اپنا سر ٹوٹا ہوا دیکھے گا۔	؍؍
۶۱۷	پنجہ افگندن با شیر و مشت زدن با شمشیر کار خردمنداں نیست	شیر سے پنجہ لڑانا اور تلوار پر مکا مارنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے	باب ۸ ح ۴۲

[illegible]	ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر
	بیت	**بیت**	
باب ث ح ۴۱	مست سے زور آوری اور لڑائی مگر زبردست کے سامنے اپنے ہاتھ کو چھپا لے۔	جنگ و زور آوری مکن بامست پیش سر پنجہ در بغل نہ دست	۶۱۸
باب ث ح ۴۳	جو کمزور کہ زور آور کے ساتھ لڑائی کرتا ہے وہ اپنی ہلاکت میں دشمن کا مددگار ہے۔	ضعیفے کہ با قوی دلاوری کند یار دشمن ست در ہلاک خویش	۶۱۹
	قطعہ	**قطعہ**	
،،	نازک آدمی کی کیا طاقت ہے کہ بہادروں سے لڑنے جائے بودے آدمی کا طاقتور سے پنجہ لڑانا نادانی ہے۔	سایہ پروردہ را چہ طاقت آں کہ رود با مبارزاں بقتال۔ سست بازو بجہل می فگند پنجہ با مرد آہنیں چنگال	۶۲۰
باب ث ح ۴۴	جو شخص کہ نصیحت نہیں سنتا وہ ملامت سننا چاہتا ہے۔	ہر کہ نصیحت نشنود سر ملامت شنیدن دارد۔	۶۲۱
	بیت	**بیت**	
،،	جب تو نصیحت نہیں سنتا تو چپ اگر میں تجھے ملامت کروں۔	چوں نیاید نصیحت در گوشش اگرت سرزنش کنم خاموش	۶۲۲
باب ث ح ۴۵	بے ہنر، ہنرمند کو نہیں دیکھ سکتے	بے ہنراں ہنرمنداں را نتوانند دید	۶۲۳

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ وما حصل	[illegible]
	چنانکہ سگان بازاری سگ صیدی را مشغلہ برآرند وپیش آمدن نیارند یعنے سفلہ چوں بہ ہنر باکسے بر نیاید بخبثش در پوستیں افتد۔	جیساکہ بازاری کتے شکاری کتے کو دیکھتے ہیں تو شور وغل مچاتے ہیں اور آگے نہیں آتے۔ کمینہ جب لیاقت سے کسی سے سر بر نہیں ہوتا تو بدذاتی سے اُس کے عیب ظاہر کرتا ہے۔	
	بیت	**بیت**	
۶۲۴	کُند ہر آئینہ غیبت حسود کوتہ دست کہ در مقابلہ گنگش بوُد زبان مقال	نادان اور حاسد ہی پیٹھ پیچھے شکایت کرنے لگتا ہے اس لئے کہ مقابلہ پر اُس کی زبان خاموش ہو جاتی ہے۔	باب ۸ ح ۵۴
۶۲۵	اگر جور شکم نبودے ہیچ مُرغ در دام صیّاد نیفتادے بلکہ صیّاد خود دام ننہادے	اگر بھوک کا تقاضا نہ ہوتا تو کوئی جانور جال میں نہ پھنستا بلکہ شکاری خود ہی جال نہ بچھاتا۔	باب ۸ ح ۶۴
۶۲۶	حکیماں دیر دیر خورند و عابداں نیم سیر و زاہداں تا سدّ رمق وجوانان تا طبق برگیرند وپیراں تا عرق بکنند اما قلندراں چنداں	عقلمند لوگ ٹھہر ٹھہر کر کھاتے ہیں عابد آدھی بھوک رکھکر اور پرہیزگار جان بچانے کے موافق اور جوان اتنا کھاتے ہیں کہ اُن کے سامنے	باب ۸ ح ۷۴

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	بہ خور ند کہ در معدہ جائے نفس نماند و بر سفرہ روزی کس ۔	سے برتن اٹھاو یا جائے ۔ اور بوڑھے جب تک کہ کھاتے کھاتے پسینہ نہ آجائے ۔ مگر بے وقوف اسقدر کھاتے ہیں کہ پیٹ میں سانس لینے کو جگہ نہیں رہتی اور دسترخوان پر کسی کو ایک دانہ نہیں بچتا ۔	
	فرد	**فرد**	
۶۲۷	اسیر بند شکم را دو شب نگیرد خواب شبے زمعدہ سنگے شبے ز دلتنگے	پیٹ کے قیدی کو نیند نہ آنے کے دو ہی راتیں ہوتے ہیں ایک تو اُس رات جب معدہ میں گرانی ہو دوسرے اُس شب میں جب بھوک لگی ہو ۔	باب ۸ ح ۷۴
۶۲۸	مشورت با زنان تباہ است و سخاوت با مفسدان گناہ ۔	عورتوں سے مشورہ کرنا گویا تباہ ہونا ہے اور مفسدوں کے ساتھ سخاوت کرنا گناہ ہے ۔	باب ۸ ح ۸۴
	بیت	**بیت**	
۶۲۹	ترحم بر پلنگ تیز دندان	تیز دانت والے تیندوے [illegible]	

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ما حصل	[illegible]
۶۳۰	ستمگاری بود بر گوسفنداں ہر کرا دشمن پیش ست گر نہ کُشد دشمن خویش ست ۔	رحم کرنا گویا بکریوں پر ظلم کرنا ہے جس شخص کا دشمن سامنے ہو اُس کو وہ نہ مارے تو وہ آپ اپنا دشمن ہے ۔	باب ۸ ح ۴۹
	بیت	**بیت**	
۶۳۱	سنگ در دست و مار بر سر سنگ خیرہ رائی بود قیاس و درنگ	پتھر ہاتھ میں اور پتھر پر سانپ ہو تو اُس کے مارنے میں سوچنا اور دیر کرنا عقلمندی کے خلاف ہے ۔	رر
۶۳۲	در کُشتن بندیان تامّل اولیٰ ترست بحکم آں کہ اختیار باقیست تواں کُشت و تواں بخشید اما اگر بے تامّل کُشتہ شود محتمل ست کہ مصلحتے فوت شود و مثل آں ممتنع باشد ۔	قیدیوں کے مارنے میں تامّل کرنا اچھا ہے اسلئے کہ اختیار باقی رہتا ہے مار بھی سکتے ہیں اور معاف بھی کر سکتے ہیں ۔ لیکن اگر بے سوچے قتل کردے جائیں تو ممکن ہے کہ کوئی مصلحت فوت ہو جائے اور اس کا تدارک ناممکن ہو ۔	رر
	مثنوی	**مثنوی**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۶۳۳	نیک سہلست زندہ بیجاں کرد کشتہ را بار زندہ نتواں کرد	جیتے کو مار ڈالنا آسان ہے مگر مارے ہوئے کو زندہ نہیں کیا جا سکتا۔	باب ۸ ح ۴۹
۶۳۴	شرط عقلست صبر تیر انداز کہ چو رفت از کماں نیاید باز	تیر انداز کو صبر کرنا ہی عقلمندی ہے اسلئے کہ جب کمان سے تیر نکل گیا تو پلٹ کر نہیں آسکتا۔	؍؍
۶۳۵	حکیمے کہ با جاہلاں در افتد باید کہ توقع عزت ندارد اگر جاہلے بزباں آوری بر حکیم غالب آید عجب نیست کہ سنگیست کہ گوہر را می شکند۔	جو عقلمند کہ کسی نادون یا جاہلوں سے جھگڑنا چاہے اس کو اپنی عزت و آبرو کی امید نہ رکھنی چاہیے۔ اگر نادان اپنی زبان کے زور سے عقلمند پر غالب آجائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ وہ تو ایک پتھر کے مثل ہے جو موتی کو توڑ دیتا ہے۔	باب ۸ ۵۰
	بیت	بیت	
۶۳۶	نہ عجب گر فرو رود نفسش عندلیبے غراب ہم قفسش	اگر بلبل کے ساتھ کوا بھی پنجرے میں بند ہو تو عجب نہیں کہ بلبل کا دم نکلجائے۔	؍؍

باب / حکایت	ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر
	قطعہ	**قطعہ**	
باب ث ح ۵۰	اگر کسی ہنرمند پر کوئی اوباش آدمی زیادتی کرے تو اُس کو رنجیدہ اور برہم نہونا چاہیئے۔	گر ہنرمندی ز اوباش جفائے بیند تا دلِ خویش نیازارد و درہم نشود	۶۳۷
؍؍	اگر پتھر سونے کا پیالہ توڑ ڈالے تو پتھر کی قیمت نہیں بڑھے گی اور نہ سونے کی قیمت گھٹے گی۔	سنگ بدگوہر اگر کاسۂ زریں شکند قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود	۶۳۸
باب ث ح ۵۱	اگر کسی عقلمند کو کمینوں کے مجمع میں خاموش دیکھے تو تعجب مت کر کیونکہ طنبور کی آواز ڈھول کے آواز پر غالب نہیں آتی اور عنبر کی خوشبو لہسن کی بدبو سے دب جاتی ہے۔	خردمندی را کہ در زمرۂ اجلاف سخن ببندد شگفت مدار کہ آواز بربط با غلبۂ دہل بر نیاید و بوئے عنبر از گند سیر فرو ماند۔	۶۳۹
	مثنوی	**مثنوی**	
؍؍	نادان بلند آواز نے گردن بلند کی تاکہ دانا کو بے شرم کرے مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ حجازی الاپ نٹ کے ڈھول کی آواز سے دب جاتی ہے	بلند آواز نادان گردن افراخت کہ دانا را بہ بے شرمی بینداخت نمیداند کہ آہنگِ حجازی فرو ماند ز بانگِ طبلِ غازی۔	۶۴۰

حوالہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ و مآخذ
۶۴۱	جوہر اگر در خلاب اُفتد ہماں نفیس است و غبار اگر بر فلک رود ہماں خسیس	موتی اگر کیچڑ میں گر پڑے تو ویسا ہی نفیس ہے اور اگر گرد آسمان پر بھی چڑھ جائے تو ویسی ہی ناچیز ہے۔	باب ث ح ۵۲
۶۴۲	استعداد بے تربیت دریغ است و تربیت نامستعد ضایع۔	لائق شخص کا غیر تربیت یافتہ ہونا قابل افسوس ہے اور نالائق کو تربیت کرنا بے فائدہ	؍؍
۶۴۳	خاکستر نسبتے عالی دارد کہ آتش جوہر علویست ولیکن چوں بنفس خود ہنرے ندارد با خاک برابر است	راکھ آگ سے پیدا ہوتی ہے جو ایک اعلیٰ عنصر ہے مگر خود اُس کے ذات میں کوئی صفت نہ ہونے سے وہ مٹی کے برابر ہے۔	؍؍
۶۴۴	قیمت شکر نہ از نے است کہ آں خاصیت وے است	شکر کی قیمت نیشکر کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اُس کے ذاتی جوہر کے سبب سے ہے۔	؍؍
	مثنوی	**مثنوی**	
۶۴۵	چو کنعاں را طبیعت بے ہنر بود پیمبر زادگی قدرش بیفزود	کنعان میں کوئی ذاتی جوہر نہ تھا۔ اُس لئے پیمبر زادہ ہونے	؍؍

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
		پر بھی اس کی کچھ قدر نہیں ہوی	
۴۴۶	ہنر بنما اگر داری نہ گوہر گل از خارست و ابراہیمؑ از آزر	اگر تجھ میں ہنر ہے تو دکھا ذات کو نہ جتا گلاب کا پھول کانٹے سے پیدا ہوتا ہے اور ابراہیمؑ علیہ السلام آزر سے پیدا ہوے تھے۔	باب ۸ ح ۵۲
۴۴۷	مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔	مشک وہ ہے جو آپ ہی خوشبو دے وہ نہیں جسے عطار بیان کرے۔	باب ۸ ح ۵۳
۴۴۸	دانا چوں طبلۂ عطارست خاموش و ہنرنمائے۔ و نادان چوں طبل غازیست بلند آواز و میان تہی۔	عقلمند آدمی صندوقچۂ عطار کے طرح خاموش اور ہنر ظاہر کرتا ہے اور نادان نٹ کے ڈھول کے مانند آواز تو بلند کرتا ہے مگر اندر خالی ہوتا ہے۔	رر
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۴۹	عالم اندر میانِ جاہل را مثلے گفتہ اند صدیقاں شاہدے درمیان کوران است	جو عالم کہ جاہلوں میں ہو اُس کے متعلق سچے آدمیوں نے ایک مثل کہی ہے۔ کہ وہ مثل ایک	رر

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت و باب
	مصحفے درمیاں زندیقاں	معشوق کے ہے جو اندھوں میں ہے یا ایک قرآن ہے جو بتخانوں میں ہے ۔	
٦٥٠	دوستے را کہ ہمہ عمر فراچنگ آرند نشاید کہ بیک دم بیازارند	جس شخص کو عمر بھر دوست بنا رکھا ہو اُس کو ایکدم رنجیدہ نکر دینا چاہیے ۔	باب ٨ ح ٥٣
	بیت	**بیت**	
٦٥١	سنگے بچند سال شود لعل پارۂ زنہار تا بیک نفسش نشکنی بسنگ	پتھر برسوں میں کہیں لعل کا ٹکڑا بنتا ہے ۔ ہرگز اُس کو دم بھر میں پتھر سے نہ توڑ ۔	رر
٦٥٢	عقل در دست نفس چناں گرفتارست کہ مردِ عاجز در دست زن گربز ۔	عقل نفس کے ہاتھ میں ایسی پھنسی ہے جیسا کہ مرد عاجز حیلہ باز عورت کے ہاتھ میں ۔	باب ٨ ح ٥٥
	بیت	**بیت**	
٦٥٣	در خرمی بر سرائے بہ بند کہ بانگِ زن از وے برآید بلند	اُس گھر پر خوشی کا دروازہ بند کر دے جس گھر سے عورت کی آواز بلند نکلے ۔	رر
٦٥٤	رائے بے قوت مکر و فسونست	تدبیر بغیر زور کے مکر و فریب ہے	باب ٨ ح ٥٦

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	وقوت بے رائے جہل وجنون	اور زور عقل کے بغیر جہالت اور دیوانہ پن ۔	
	بیت	**بیت**	
٦٥٥	تمیز باید وتدبیر ورائے وانگہ ملک کہ ملک ودولتِ نادان سلیح جنگ خود است	(پہلے) تمیز۔ تدبیر۔ اور عقل چاہیئے پھر ملک۔ کیونکہ احمق کا ملک اور دولت اُس ہی سے لڑنے کے ہتیار ہیں ۔	باب ث ح ٥٦
٦٥٦	جوانمردے کہ بخورد وبدہد بہ از عابدے کہ روزہ دارد وبنہد ۔	جو سخی کہ آپ کھائے اور دوسروں کو دے وہ اُس عابد سے اچھا جو روزہ رکھے اور کھانا بچائے ۔	〃
٦٥٧	ہر کہ ترکِ شہوت از بہر قبول خلق دادہ است از شہوت حلال در شہوت حرام افتادہ است ۔	جس نے کہ ترک شہوت خلقت میں مقبول ہونے کے واسطے کی ہو وہ گویا شہوتِ حلال سے شہوتِ حرام میں پڑ گیا ۔	〃
	بیت	**بیت**	
٦٥٨	عابد کہ نہ از بہر خدا گوشہ نشیند بیچارہ در آئینہ تاریک چہ بیند	جو عابد کہ عبادت خدا کے لئے گوشہ نشین نہیں ہے وہ بیچارہ اندھیرے آئینہ میں کیا دیکھے گا ۔	〃

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت و نمبر باب
۶۵۹	اندک اندک خیلے شود وقطرہ قطرہ سیلے گردد۔	تھوڑا تھوڑا ملکر بہت سا ہوجاتا ہے اور بوند بوند جمع ہوکر سیلاب بنجاتا ہے۔	باب ۸ ح ۵۷
۶۶۰	آنکہ دست قدرت ندارد سنگ خوردہ نگہ دارد تا بوقت فرصت ومار از دماغ خصم برآرد۔	جو شخص کہ قوت نہیں رکھتا ہے وہ جس پتھر سے اُس نے مار کھائی تھی اُس کو رکھ چھوڑتا ہے تاکہ بروقت موقع دشمن سے بدلہ لے۔	؍؍
	بیت	**بیت**	
۶۶۱	اندک اندک بہم شود بسیار دانہ دانہ است غلہ در انبار	تھوڑا تھوڑا ہی بہت بنجاتا ہے ڈھیر کے اندر جو غلہ ہے وہ ایک ایک ہی دانہ ہے۔	؍؍
۶۶۲	عالم را نشاید کہ سفاہت از عامی بحلم درگذارد کہ ہر دو طرف رازیاں دارد ہیبت ایں کم شود وجہل آں مستحکم۔	عالم کو نہیں چاہئے کہ کمینہ کے ساتھ حلم سے کام لے کیونکہ اس سے دونوں کا نقصان ہے۔ اس کا (عالم کا) رعب گھٹ جاتا ہے اور اُس کی (کمینہ کی) جہالت اور پختہ ہوجاتی ہے۔	باب ۸ ح ۵۸

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	بیت	**بیت**	
۶۶۳	چو با سفلہ گوئی بلطف و خوشی فزونش گردد کبر و گردن کشی	جب تو کمینہ کے ساتھ نرمی اور خوشی سے بولے گا۔ تو اُس کا غرور اور تکبر بڑھتا ہے۔	باب ۸ ح ۵۸
۶۶۴	معصیت از ہر کہ صادر شود ناپسند است و از علما ناخوب تر کہ علم سلاح جنگ شیطانست و خداوند سلاح را چون باسیری برند شرمساری بیشتر شود۔	گناہ کا سرزد ہونا ہر شخص سے بُرا ہے اور عالموں سے تو بہت ہی بُرا ہے۔ اس لئے کہ علم شیطان سے لڑنے کا ہتیار ہے جب ہتیار بند کو قید کیا تو اُسے زیادہ شرم آئے گی۔	باب ۸ ح ۵۹
	مثنوی	**مثنوی**	
۶۶۵	عامی نادان پریشان روزگار بہ ز دانشمند ناپرہیزگار کان بنابینائی از راہ اوفتاد وین دو چشمش بود و در چاہ اوفتاد	نادان جاہل پریشان حال عالم ناپرہیزگار سے اچھا ہے۔ اس لئے کہ وہ تو اندھے پن کے باعث راستہ سے بھٹکا اور یہ دو آنکھیں رکھکر بھی کنوئیں میں گر پڑا۔	ایضاً
۶۶۶	جان در حمایت یکدم است و دنیا	جان ایکدم کے حفاظت میں ہے	باب ۸ ح ۶۰

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	باب وحوالہ
	وجود میانِ دو عدم۔	اور دنیا دو نیستیوں کے بیچ میں۔	
۶۶۷	دین بدنیا مفروش۔ کہ دین بدنیا فروشاں خرند	دین کو دنیا پیدا کرنے کیلئے مت بیچ اس لئے اس کو دنیا پیدا کرنیوالے کے ہاتھ بیچنے والے گدھے ہیں۔	〃
۶۶۸	شیطان با مخلصان بر نیاید وسلطان با مفلساں۔	شیطان خدا کے خاص بندوں کا اور بادشاہ مفلسوں کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔	باب ۵ ح ۶۱
	نظم	نظم	
۶۶۹	داشش بدہ آنکہ بے نماز ست گرچہ دہنش ز فاقہ باز ست کو فرض خدا نمی گزارد از قرضِ تو نیز غم ندارد	بے نماز کو قرض مت دے اگرچہ اُس کا منہ مارے فاقوں کے کھلا ہوا کیوں نہ ہو اس لئے کہ جب وہ خدا کا فرض ہی ادا نہیں کرتا تو تیرے قرض کی فکر سے بھی اُسکو غم نہ ہوگا۔	〃
۶۷۰	ہر کہ در زندگی نانش نخورند چوں بمیرد نامش نبرند	جس کی زندگی ہی میں کسی نے اسکی روٹی نہ کھائی ہو اُس کے مرنے کے بعد کوئی اُس کا نام نہیں لیتا۔	باب ۵ ح ۶۲

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	مثنوی	مثنوی	
۶۷۱	آنکہ در راحت و تنعم زیست او چہ داند کہ حال گرسنہ چیست	جس کی زندگی آرام و آسائش میں گذری ہو وہ کیا جانے کہ بھوکے کا کیا حال ہوتا ہے۔	باب ۳ ح ۶۲
۶۷۲	حالِ درماندگاں کسے داند کہ باحوالِ خویش درماند	عاجزوں اور محتاجوں کا حال وہی جانتا ہے جس نے خود اسکا تجربہ اٹھایا ہو۔	〃
	قطعہ	قطعہ	
۶۷۳	اے کہ بر مرکب تازہ سواری ہشدار کہ خرِ خارکش مسکین در آب و گل ست	اے شخص (جو تیز گھوڑے پر سوار ہے) تو اس کا بھی خیال رکھ کہ غریب لکڑیاں اٹھانے والا گدھا کیچڑ میں دھنسا ہوا ہے۔	باب ۳ ح ۶۲
۶۷۴	آتش از خانۂ ہمسایۂ درویش مخواہ کانچہ از روزن او میگذرد دودِ دلست	غریب ہمسایہ کے گھر سے آگ نہ مانگ اس واسطے کہ اس کے مکان کے روزن سے جو دھواں نکلتا ہے وہ دل کا دھواں ہے	〃
۶۷۵	درویش ضعیف حال را در تنگی خشک سال مپرس کہ چونی۔ الا بشرط آنکہ	درویش تنگ دست سے قحط کی تکلیف میں یہ نہ پوچھ کہ کسطرح ہے	باب ۳ ح ۶۳

حوالہ باب و حکایت	ترجمہ وماحصل	اقوال	نمبر
	مگر اس شرط پر کہ تو اس کے زخم پر مرہم لگائے اور اس کے آگے روپیہ رکھدے۔	مرہم بریش نہی و درہم در پیش	
	قطعہ	**قطعہ**	
باب ب ح ۶۳	کسی گدھے کو بوجھ سے لدا ہوا زمین پر گرا پائے تو دل سے اس پر مہربانی کر۔ مگر اس کے پاس نہ جا	خرے کہ بینی و بارش بگل در افتادہ ز دل برو شفقت کن ولے مرو بہ سرش	۶۷۶
؍؍	جب تو چلا گیا اور دریافت کر لیا کہ وہ کس طرح گرا تو مردوں کی طرح کمر باندھ اور گدھے کے دم کو پکڑ (نکال لے)	کنونکہ رفتی و پرسیدیش کہ چوں افتاد میاں ببند و چو مرداں بگیر دُم خرش	
باب ب ح ۶۴	دو چیزیں عقل کے خلاف ہیں مقسوم سے بڑھکر رزق کا کھانا اور وقت مقررہ سے پہلے مرنا	دو چیز مخالف عقل ست۔ خوردن بیش از رزقِ مقسوم و مُردن پیش از وقت معلوم۔	۶۷۷
	قطعہ	**قطعہ**	
باب ب ح ۶۴	کفر و شکایت کے ساتھ کتنے ہی آہ و نالے کسی کے منہ سے کیوں نہ نکلیں۔ قضا کبھی نہیں	قضا دگر نشود ور ہزار نالہ و آہ بشکر یا بشکایت برآید از دہنے	۶۷۸

نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل	حوالہ
		ٹل سکتی۔	
۶۷۹	فرشتہ کہ وکیل ست بر خزائن باد چہ غم خورد کہ بمیرد چراغ بیوہ زنے	ہوا کے خزانے پر جو فرشتہ مقرر ہے اس کو کسی بیوہ عورت کے چراغ بجھ جانے کا غم کیا ہوگا۔	باب ۲ ح ۶۴
	قطعہ	**قطعہ**	
۶۸۰	جہد رزق ار کنی و گر نکنی برساند خدائے عزوجل	تو چاہے رزق کے لئے تلاش کرے یا نہ کرے خداوند کریم ضرور پہنچائیگا۔ اور	باب ۲ ح ۶۵
۶۸۱	ور روی در دہان شیر و پلنگ نخورندت مگر بروز اجل	اگر تو شیر اور چیتے کے منہ میں بھی جائیگا تو بھی وہ تجھے نہ کھائینگے مگر موت کے دن۔	باب ۲ ح ۶۵
	قطعہ	**قطعہ**	
۶۸۲	ہر کرا جاہ و دولت ست و بدان خاطر خستہ در نخواہد یافت	جسکو دولت و ثروت حاصل ہے اور اس دولت سے وہ محتاج کی خبر نہ لیگا۔	باب ۲ ح ۶۶
	خبرش دہ کہ ہیچ دولت و جاہ بسرائے دگر نخواہد یافت	تو اسکو آگاہ کردے کہ عاقبت میں کوئی دولت و مرتبہ نہ پائیگا۔	″

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب
۶۸۳	حسود از نعمت حق بخیل است و بندہ بیگناہ را دشمن میدارد۔	حاسد خدا کی نعمت سے محروم اور بندہ بیگناہ کا دشمن ہے	باب ۸ ح ۶۷
	قطعہ	قطعہ	
۶۸۴	الا تا نخواہی بلا بر حسود کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست	خبردار تو ہرگز حاسد پہ بلا نازل ہونے کی خواہش نکر کیونکہ وہ بدبخت خود ہی حسد کی بلا میں پھنسا ہوا ہے	باب ۸ ح ۶۷
	چہ حاجت کہ با وے کنی دشمنی کہ ویرا چناں دشمن اندر قفاست	کیا ضرور ہے کہ تو اُس کے ساتھ دشمنی کرے اس لئے کہ ایسا دشمن تو (مخفی طور پر) اس کے پیچھے لگا ہوا ہی ہے۔	؍؍
۶۸۵	تلمیذ بے ارادت عاشق بے زرست و روندہ بے معرفت مرغ بے پر و عالم بے عمل درخت بے بر و زاہد بے علم خانہ بے در	شاگرد بے اعتقاد (مثل عاشق مفلس کے ہے۔ اور انجان راستہ چلنے والا (مثل) پرندہ بے پر کے ہے۔ عالم بے عمل (مثل) درخت بے ثمر	باب ۸ ح ۶۸

حوالہ باب و حکایت	ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر شمار
	اور پرہیزگار بے علم (مثل) اس گھر کے ہے جس کا دروازہ نہ ہو		
	بیت	**بیت**	
باب ۵ ح ۶۹	نیک خصلت اور پیارا سپاہی مردم آزار فقیہ سے بہتر ہے۔	سرہنگِ لطیف خوئے دلدار بہتر ز فقیہ مردم آزار	۶۸۷
باب ۵ ح ۷۰	بے مروّت آدمی (مثل) عورت کے ہے۔ اور لالچی پرہیزگار مثل لٹیرے کے ہے۔	مردم بے مروّت زنست و عابد با طمع راہزن۔	۶۸۸
باب ۵ ح ۷۱	دو شخصوں کی حسرت دل سے دور نہیں ہوتی اور ان کی اس حسرت اور نقصان کا پاؤں کیچڑ سے کبھی نہیں نکلتا۔ ایک تو اُس بیوپاری کا جسکی کشتی ڈوبی ہوئی ہو۔ دوسرا اُس وارث کا جو قلندروں کی صحبت میں بیٹھا ہوا ہو۔	دو کس را حسرت از دل نرود و پائے تغابن از گل بر نیاید۔ تاجرِ کشتی شکستہ و وارث با قلندراں نشستہ۔	۶۸۹

نمبر شمار	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
	قطعہ	**قطعہ**	
۶۹۰	پیش درویشاں بود خونت مباح گر نباشد در میاں مالت سبیل	اگر تیرا مال اُن پر وقف نہ ہو تو فقیروں کے نزدیک تیرا خون جائز ہے۔	باب ۳ ح ۴۲
	یا مرو با یار ازرق پیرہن یا بکش بر خان و ماں انگشت نیل	یا تو نیلا کپڑا پہننے والے دوست کے ساتھ نہ جا (اگر جاتا ہے) تو اپنے مال و دولت کو چھوڑ دے۔	
۶۹۱	خلعت سلطاں اگرچہ عزیز است جامۂ خلقان خود ازاں بعزت تر	بادشاہوں کا خلعت اگرچہ عمدہ ہے (مگر) اپنا پرانا لباس عزت میں اُس سے بہت اچھا ہے۔	باب ۳ ح ۴۲
۶۹۲	خوان بزرگاں اگرچہ لذیذ خوردہ انبانِ خویش ازاں بلذت تر	اگرچہ امیروں کا دستر خوان مزیدار ہے (لیکن) اپنے جھولی کا ٹکڑا اُس سے زیادہ لذیذ ہے۔	باب ۳ ح ۴۲
	بیت	**بیت**	
۶۹۳	سر کہ از دست مرغ خویش وترہ	اپنی محنت سے پیدا کیا ہوا	״

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	بہتر از نان دہ خدائے دیہہ	سرکہ اور ساگ گانوں کے چودھری کی دی ہوئی روٹی اور حلوے سے اچھا ہے۔	
۶۹۳	خلاف راہ صواب است وعکس رائے اولو الالباب دارو بگمان خوردن وراہ نادیدہ بے کارواں رفتن۔	ایسی دوا کا استعمال کرنا جس کی تاثیر معلوم نہ ہو اور جس راستے کو نہ دیکھا ہو بغیر قافلے کے اُس راستے سے جانا خلاف عقل اور عقلمندوں کی نصیحت کے برعکس ہے۔	باب ۸ ح ۴۳
	قطعہ	قطعہ	
۶۹۴	امید عافیت آنگہ بود موافق عقل کہ نبض را بطبیعت شناس بنمائی	تجھے اپنی صحت پانے کی امید اسی صورت میں رکھنی چاہیے جب تو اپنے نبض کو کسی ایسے حکیم کو دکھائے جو تیرے مزاج سے واقف ہو۔	باب ۸ ح ۴۳
۶۹۵	بپرس ہرچہ ندانی کہ ذل پرسیدن دلیل راہ تو باشد بعز دانائی	جو بات تجھے معلوم نہ ہو وہ دوسرے سے پوچھ کیونکہ پوچھنے کی تکلیف اور شرمندگی ہی	〃

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
		تیرے حق میں اچھی قابلیت حاصل کر لینے کے ذرائع ہوں گے	
۶۹۶	ہر آنچہ دانی کہ ہر آئینہ معلوم تو خواہد شد بہ پرسیدن آں تعجیل مکن کہ ہیبت سلطنت را زیاں دارد۔	جس بات کے متعلق تجھے معلوم ہے کہ وہ کبھی نہ کبھی معلوم ہو جائیگی ایسی بات کے دریافت کرنے میں جلدی نکر ورنہ وہ تیرے رعب سلطنت کو نقصان پہنچاے گی۔	باب ۸ ح ۴۷
۶۹۷	ہر کہ با بداں نشیند اگر طبیعت ایشاں درو اثر نکند بفعل ایشاں متہم گردد چنانکہ اگر شخصے بخرابات رود بنماز کردن منسوب شود بخمر خوردن	جو شخص کہ بدوں کی صحبت میں بیٹھا ہو۔ اگر اُس میں عادت بد کا اثر نہ بھی ہوا ہو تو بھی صحبت کے وجہ سے بدنام ہو جائے گا۔ جیسا کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھنے کے لئے شراب خانہ میں جائے تو بھی شرابخواری کا دھبہ اُس پر لگجاتا ہے۔	باب ۸ ح ۵۷
	مثنوی	**مثنوی**	
۶۹۸	رقم بر خود بنادانی کشیدی کہ ناداں را بصحبت بر گزیدی	اگر تو اپنی صحبت میں کسی بیوقوف کا رکھنا پسند کرے گا تو خود ہی	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	تعلق باب
		اسکی نسبت پر نادانی کا دھبہ لگا لے گا	
۶۹۹	طلب کردم ز دانایان یکے پند مرا گفتند با نادان مپیوند اگر صاحب تمیزی خر نمائی وگر نادانی احمق تر نمائی	بیوقوفوں کی صحبت اختیار مت کر کیونکہ اگر تو اپنے زمانہ کا مشہور عالم بھی ہوگا تبھی اُن کی صحبت کے باعث بیوقوف ہی ظاہر ہوگا اگر تو بیوقوف ہے تو اور بھی زیادہ بیوقوف سمجھا جائیگا	باب ۸ ح ۷۵
	قطعہ	**قطعہ**	
۷۰۰	کسے کو لطف کند با تو خاک پایش باش وگر خلاف کند در دو چشمش افگن خاک	جو شخص تجھپر مہربانی کرتا ہے تو اُس کے پاؤں کی خاک بن اگر وہ خلاف کرے تو تو اُس کے دونوں آنکھوں میں خاک ڈال -	باب ۸ ح ۷۶
۷۰۱	سخن بلطف و کرم با درشت خوی مگوے که زنگ خورده نگردد بنرم سوہن پاک	بدخو کے ساتھ نرمی سے بات نکر کیونکہ زنگ کھائی ہوئی چیز سوہن سے گھسنے کے سوائے صاف نہیں ہوتی -	ایضاً
۷۰۲	ہر کہ در پیش سخن دیگراں افتد تا مایۂ فضلش بدانند پایۂ جہلش بشناسد	جو شخص کہ اوروں کے باتوں میں اس غرض سے دخیل ہوتا ہو کہ	باب ۸ ح ۷۷

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت
		ان پر اپنے لیاقت کا اظہار کریں وہ لوگ اس کی جہالت البتہ معلوم کر لیتے ہیں۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
٧٠٣	نہ ہر مرد ہوشمند جواب مگر آنگہ کزو سوال کنند	عقلمند آدمی اس وقت تک جواب نہیں دیتا جب تک کہ اس سے سوال نکیا جائے	باب ٨ ح ٧٧
	گرچہ بر حق بود فراخ سخن حمل دعویش بر محال کنند	اگر زیادہ باتیں کرنے والا حق پر ہو تو بھی اس کے دعوے پر لوگ زیادہ اعتبار نہیں کرتے۔	
٧٠٤	ہر کہ سخن نسنجد از جوابش برنجد۔	خوب غور کر کے سوال نکرنے والے کو جواب سن نے کے بعد رنج اٹھانا پڑتا ہے۔	باب ٨ ح ٧٨
	قطعہ	**قطعہ**	
٧٠٥	تا نیک ندانی کہ سخن عین صواب است باید کہ بگفتن دہن از ہم نکشائی	جب تک عقل اس بات کی اجازت نہ دے کہ جواب کا دینا مناسب اور ضرور ہے اس وقت تک منہ نکھولنا چاہیئے	رر

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ نمبر حکایت
۷۰۶	اگر راست سخن گوئی و در بند بمانی به زانکه دروغت دہد از بند رہائی	جھوٹ بولکر قید سے مخلصی پانے سے سچ کہکر قید میں پڑا رہنا اچھا ہے۔	باب ۸ ح ۷۸
۷۰۷	دروغ گفتن بضربت لازم بماند۔ اگرچہ جراحت درست شود نشان بماند۔	جھوٹ بولنا مثل ایک بھاری زخم لگانے کے ہے۔ زخم تو اچھا ہوجائے گا۔ لیکن نشان قائم رہجاتا ہے۔	باب ۸ ح ۷۹
	قطعہ	**قطعہ**	
۷۰۸	کسے را عادت بود راستی خطائے رود درگذارند ازو وگر نامور شد بقولِ دروغ دگر راست باور ندارند ازو	جس شخص کی عادت سچ بولنے کی ہوتی ہے اس سے اگر کوئی خطا بھی ہوجائے تو معاف کردیا جاتا ہے اور اگر جھوٹ بولنے میں مشہور ہوگیا تو اس کے سچی بات کا بھی اعتبار نہیں کیا جاتا۔	رر
۷۰۹	سگ حق شناس به از آدمی ناسپاس	انسان ناشکرگذار سے شکرگذار کتا اچھا ہے۔	باب ۸ ح ۸۰
	قطعہ	**قطعہ**	
۷۱۰	سگے را لقمہ ہرگز فراموش نگردد ور زنی صد نوبتش سنگ	سو بار پتھر مارنے پر بھی ایکبار کی ڈالی ہوئی روٹی کو کتا کبھی نہیں بھولتا	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	وگر عمرے نوازی سفلہ را بکمتر چیزے آید با تو در جنگ	لیکن کمینہ کے ساتھ اگر عمر بھر سلوک کیا گیا ہو تو وہ ایک ادنی بات میں لڑنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔	باب ۸ ح ۸۰
۷۱۱	از نفس پرور ہنر پروری نیاید و بے ہنر سروری را نشاید۔	بالکل اپنے خواہشات کے ہی پورے کرنے کی فکر میں رہنے والے سے اچھے باتوں کی تحصیل نہیں ہو سکتی اور بے ہنر یا نالایق شخص افسری کے لایق نہیں ہوتا	باب ۸ ح ۸۱
	نظم	نظم	
۷۱۲	مکن رحم بر مرد بسیار خوار کہ بسیار خسپ است بسیار خوار	زیادہ کھانے والے آدمی پر رحم نکر کیونکہ سوتا بہت ہے اور کھاتا بھی بہت ہے۔	//
۷۱۳	چو گاو ار ہمی بایدت فربہی چو خر تن بجور کساں در دہی	تجھے بیل کیطرح اگر موٹا ہونا منظور ہے تو اپنے جسم کو گدھے کی طرح تکلیف برداشت کرنے کے لئے لوگوں کے حوالہ کر۔	//
۷۱۴	ہر کہ بتادیب دنیا راہ صواب برنگیرد بتعذیب عقبیٰ گرفتار آید۔	جو شخص کہ آداب سکھلانے پر بھی بھلائی کا راستہ اختیار نہیں کرتا	باب ۸ ح ۸۲

نمبر	اقوال	ترجمہ وما حصل	[illegible]
		وہ آخرت کے عذاب میں گرفتار ہو جاتا ہے	
	قطعہ	قطعہ	
۷۱۵	نرود مرغ سوئے دانہ فراز چوں دگر مرغ بیند اندر بند	جب پرندے کو جال میں پھنسا ہوا دیکھتا ہے تو دوسرا پرندہ دانہ کے طرف نہیں جاتا ۔	باب ح ۸۶
	پند گیر از مصائب دگران تا نگیرند دیگراں ز تو پند	اور دوں کے مصیبتوں کو دیکھکر عبرت لے تاکہ اور لوگ تجھ سے نصیحت حاصل کریں	ایضاً
	قطعہ	قطعہ	
۷۱۶	شب تاریک دوستان خدائے مے بتابد چو روز رخشندہ	جن پر خدا مہربان ہے ان کی اندھیری رات بھی مثل روز روشن کے چمکتی ہے ۔	باب ح ۸۷
۷۱۷	ویں سعادت بزور بازو نیست تا نبخشد خدائے بخشندہ	اور یہ خوش نصیبی طاقت بازو سے حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ خدا نہ بخشے ۔	ایضاً
۷۱۸	گدائے نیک انجام بہ از بادشاہ بد فرجام	فقیر جس کا انجام اچھا ہو اس بادشاہ سے اچھا جس کی عاقبت	باب ح ۸۸

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب و حکایت
		خواب ہو	
	بیت	**بیت**	
۷۱۹	غمے کز پیش شادمانی بری بہ از شادی کز پسش غم خوری	جس رنج کے بعد خوشی حاصل ہو وہ رنج اس خوشی سے اچھا ہے جس کے بعد رنج ہو۔	باب ۸ ح ۸۸
۷۲۰	خداوند تبارک وتعالیٰ می بیند و می پوشد و ہمسایہ نمی بیند و میخروشد۔	خدائے تعالیٰ اپنے بندوں کے گناہوں کو دیکھتا ہے اور ان پر پردہ ڈالدیتا ہے اور پڑوسی دیکھتا نہیں اور شور مچاتا ہے	باب ۸ ح ۹۰
	بیت	**بیت**	
۷۲۱	نعوذ باللہ اگر خلق غیب داں بودے کسے بحال خود از دست کس نیا سودے	خدا کی پناہ۔ اگر روئے زمین کے لوگ غیب داں ہوتے تو ان کی ایذا رسانی سے کسی کو آرام و اطمینان نہ ہوتا۔	ریر
۷۲۲	زر از معدن بجاں کندن بدر آید و از دست بخیل بجاں کندن	سونا معدن میں پتھر کے پھوڑنے سے باہر نکلتا ہے مگر بخیل کے پاس سے تو جانکندنی کے (مرتے وقت) نکلتا ہے۔	باب ۸ ح ۹۱ یعنی

باب و حکایت	ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر
	قطعہ	قطعہ	
باب ۸ ح ۹۱	بخیل اپنے دولت سے حظ نہیں اٹھاتے بلکہ اس کو گاڑ کر یہ کہتے ہیں کہ کسی چیز کو کھا لینے سے اس کے تمنا میں رہنا ہی اچھا ہے مگر کسی دن تو دیکھے گا کہ دشمن کی خواہش کے موافق وہ شخص مرگیا اور اس کی دولت البتہ رہ گئی۔	دونان نخورند و گوشش دارند گویند امید بہ کہ خوردہ روزے بینی بکام دشمن زر ماندہ و خاکسار مردہ	۷۲۳
باب ۸ ح ۹۲	جو شخص کہ زیردستوں پر رحم نہیں کرتا وہ زبردستوں کے ظلم میں گرفتار ہو جاتا ہے۔	ہر کہ بر زیردستاں نبخشاید بجفائے زبردستاں گرفتار آید	۷۲۴
	مثنوی	مثنوی	
〃	جس بازو میں قوت ہے (یہ کچھ ضرور نہیں ہے کہ) وہ جوانمردی سے عاجزوں کا ہاتھ توڑ ہی ڈالے	نہ ہر بازو کہ در وے قوتے ہست بمردی عاجزاں را بشکند دست	۷۲۵
〃	کمزوروں کا دل رنجیدہ مکرو ورنہ تو بھی کبھی زورمند کے ظلم سے	ضعیفاں را منہ بر دل گزندے کہ درمانی بجور زورمندے	۷۲۶

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	مرجع مطالب
		عاجز ہو جائے گا ۔	
٧٢٧	عاقل چو خلاف درمیان آمد بجہد و چوں صلح بیند لنگر بنہد کہ آنجا سلامت برکنارست وانیجا حلاوت درمیان ۔	عقلمند آدمی کسی مقام پر فساد یا نزاع دیکھتا ہے تو وہاں سے چلا جاتا ہے اور جب کسی مقام پر صلح دیکھتا ہے تو وہاں ٹھیر جاتا ہے اور مقام کرتا ہے اس لئے کہ پہلے موقع سے علحدہ ہو جانا ہی باعث سلامتی ہے اور دوسرے موقع پر ٹھیرنا باعث آرام ہوتا ہے ۔	باب ۸ ح ۹۵
	از قطعہ	**از قطعہ**	
٧٢٨	بداں را نیک دار اے مرد ہشیار کہ نیکاں خود بزرگ و نیک روزاند	اے عقلمند ۔ بدوں پر مہربانی کی نظر رکھ اس لئے کہ اچھے لوگ تو خود ہی اچھے کہلانے کے مستحق ہیں ۔	باب ۸ ح ۹۶
	بیت	**بیت**	
٧٢٩	آنکہ خط آفرید و روزی سخت یا فضیلت ہمی دہد یا بخت	جس نے خوش اقبالی اور بدنصیبی پیدا کی ہے ۔ وہی پروردگار فضیلت علم بخشتا ہے یا بد نصیب	باب ۸ ح ۹۷

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
		بناتا ہے۔	
٧٣٠	نصیحت بادشاہان سلم کسے را کہ نہ بیم سر ندارد و امید زر	جس شخص کو اپنے جان کا خوف یا دولت پیدا کرنے کی تمنا نہیں ہوتی ایسا ہی شخص بادشاہوں کو نصیحت کرنے کے شایاں ہے۔	باب ش ح ٩٨
	مثنوی	**مثنوی**	
٧٣١	موحد چہ در پائے ریزی زرش چہ شمشیر ہندی نہی بر سرش	خدا پر سچا اور پورا عقیدہ رکھنے والے کو مال و دولت دو۔ یا شمشیر اُس کے گردن پر رکھو اُس کو دونوں یکساں ہیں۔	ایضاً
	امید و ہراسش نباشد ز کس برانیست بنیاد توحید و بس	اس لئے کہ اُس کو نہ کسی کا خوف ہے نہ کسی سے امید اور اسی پر توحید کی بنیاد ہے اور بس	
٧٣٢	شاہ از بہر دفع ستمگاراں ست و شحنہ برائے خونخواراں و قاضی مصلحت جوئے طراراں۔	ظلم و زیادتی کرنے والوں کو سزا دینے کے لئے بادشاہ گشت و خون کرنے والوں کا بندوبست رکھنے کے لئے کوتوال۔ پوٹلی بازوں اور چوروں کی تنبیہ کیلئے	باب ش ح ٩٩

نمبر	اقوال	ترجمه و ماحصل	نمبر باب و حکایت
	قطعه	قاضی مقرر رہیں قطعه	
۷۳۳	چو حق معائنه دانی که می بباید داد بلطف به که بجنگ آوری و دلتنگی	جب معلوم ہے کہ انصافاً تجھکو کوئی شئے دینا واجب ہے تو اُس شئے کا بلاکسی فساد برپا کرنے اور رنج اٹھانے کے خوشی سے دیدینا ہی بہتر ہے۔	باب ۸ ح ۹۹
۷۳۴	خراج اگر نگذارد کسے بطیب نفس بقهر ازو بستانند و مزد سرهنگی	اگر کوئی شخص خوشی سے خراج ادا نہیں کرتا تو خراج کا وصول کرنیوالا اُسکو معہ اپنی سزاولی کی رقم کے وصول کرلیتا ہے۔	ایضاً
۷۳۵	همه کس را دندان بترشی کُند گردد مگر قاضیان را که بشیرینی	عام لوگوں کے دانت تو ترشی سے کُند ہوتے ہیں مگر قاضیوں کے دانت شیرینی سے۔	باب ۸ ح ۱۰۰
	بیت	بیت	
۷۳۶	قاضی که برشوت بخورد پنج خیار ثابت کُند از بهر تو ده خربزه زار	جو قاضی کہ پانچ ککڑیاں رشوت میں کھالے گا وہ خربزے کے دس کھیت پر تیرا دعوی ثابت کردیگا۔	ایضاً

بیت	اقوال	ترجمہ وماحصل	حوالہ
۷۳۷	قحبۂ پیر از نابکاری چہ کند کہ توبہ نکند وشحنۂ معزول از مردم آزاری	عمر رسیدہ بڑھیا بدرفتاری سے اور کوتوال معزول مردم آزاری سے توبہ نکرے گا تو کیا کرے گا۔	باب ۳ ح ۱۰۱
	بیت	**بیت**	
۷۳۸	جوان گوشہ نشین شیر مرد راہ خداست کہ پیر خود نتواند زگوشہ برخواست	جوان عمر آدمی خدا کے راہ پر گوشہ نشینی اختیار کرے تو وہ جوانمرد ہے اس لئے کہ بوڑھا آدمی خود ہی بیٹھے کی جگہ سے اٹھ نہیں سکتا۔	؍؍
	بیت	**بیت**	
۷۳۹	جوان سخت میباید کہ از شہوت بپرہیزد کہ پیر سست رغبت را خود آلت برنخیزد	طاقتور جوان آدمی کو چاہئے کہ شہوت سے پرہیز کرے کیونکہ خواہشات بجھے ہوئے بوڑھے کو تو اصل ہی میں خواہش نہیں ہوتی	؍؍
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۷۴۰	گرت زدست برآید چو نخل باش کریم ورت زدست نیاید چو سرو باش آزاد	اگر تجھ سے ہو سکے تو کھجور کے درخت مانند سخی بن۔ اگر تجھ سے نہیں ہو سکتا تو سرو کی طرح آزاد رہ۔	باب ۳ ح ۱۰۲
۷۴۱	دو کس مردند و تحسر بردند یکے آنکہ داشت و نخورد ودیگر آنکہ دانست و نکرد	دو شخص مرتے وقت بے فائدہ رنج اٹھاتے ہیں ایک وہ جس نے	باب ۳ ح ۱۰۳

[illegible]	اقوال	ترجمہ وماحصل	[illegible]
		دولت جمع کرکے اُس سے کچھ حظ نہیں اُٹھایا۔ اور دوسرا وہ جس نے علم پڑھ کر اُس پر عمل نہ کیا۔	
	قطعہ	قطعہ	
۷۴۲	کس نہ بیند بخیل فاضل را کہ نہ در عیب گفتنش کوشد	ہر شخص بخیل فاضل کے عیوب کے بیان کرنے میں کوشش کرتا ہے۔	باب ۸ ح ۱۰۳
۷۴۳	ور کریمے دو صد گنہ دارد کرمش عیبہا فرو پوشد	اور اگر کسی سخی میں دو سو عیب بھی ہوں تو اُس کی سخاوت اُس کے اُن عیوب کو ڈھانپ دیتی ہے۔	

تمت تمت

قابلِ قدر کتابیں

مؤلفہ مانک راؤ وٹھل راؤ صاحب

۱۔ **تاریخ بستانِ آصفیہ**۔ جس میں سلطنت نظام کے متعلق بعض ایسے معلومات ملیں گے جو کسی اور تاریخ میں تلاش کرنے سے بھی نہ مل سکیں۔ قیمت .... ے

۲۔ **چکرورتی راجہ اشوک کا جیون چرتر**۔ (سوانح عمری) ۱۰/

۳۔ **دستورِ حکمرانی**۔ یعنی ہندوستان قدیم کے مشہور جنرل اور مدبر بھیشم پتاما اور نارد جی مہاراج کے ان سیاسی نکات کا مجموعہ جنکی تلقین انھوں نے راجہ یدھشٹر کو کی تھی ۱۲/

مؤلفہ ہنمنت راؤ صاحب مددگار خزانہ عامرہ سرکارِ عالی

۱۔ **نصائح چانکیہ**۔ چانکیہ نامی سنسکرت کا ایک مستند عالم جو ڈیڑھ ہزار سال قبل راجہ چندر گپت کے زمانہ میں ہو گزرا ہے اسکے حکیمانہ اور سبق آموز مواعظ کا مجموعہ جسکا ترجمہ مرہٹی زبان سے اردو میں کیا گیا ہے۔ قیمت ۴/

۲۔ **مقالاتِ سعدی**۔ گلستاں کے ان فقرات اور اشعار کا مجموعہ جو بطور ضرب المثل زبان زد عام اور واجب العمل ہیں۔ یہ کتاب مضامین ذیل پر مشتمل ہے:۔

(۱) سوانح عمری حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ مع شجرہ عکسی (۲) مضمون وجہ حصر کتاب گلستاں بر ہشت ابواب (۳) روایت حکایات (۴) فہرست اقوال بترتیب حروف تہجی (۵) اقوال مع ترجمہ ماحصل۔ قیمت ۱۲/

کتب متذکرہ بالا ذیل کے پتہ پر نقد قیمت یا بذریعہ وی پی۔ روانہ کیجا سکتے ہیں۔ بیرونجات کیلئے محصول ڈاک ذمہ خریدار

المشتہر

محمد عبد الرحیم۔ روبروے مسجد مومناں محلہ حسینی علم حیدرآباد دکن